کوئٹہ، گوادر، حب، اسلام آباد، کراچی اور پشاور سے بیک وقت شائع ہونیوالا اردو روزنامہ
باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت A.B.C Certified بلوچستان کا کثیر الاشاعت اخبار
Daily ASKAR INTERNATIONAL QUETTA
MEMBER A.P.N.S
روزنامہ
عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ
چیف ایڈیٹر: سید فاروق شاہ
رجسٹرڈ نمبر BC-A-21
جلد نمبر 22 | بروز ہفتہ 13 ستمبر 2025ء / 19 ربیع الاول 1447ھ / قیمت 15 روپے | شمارہ نمبر 337

اسرائیل کی جانب سے ثالث ملک قطر کو نشانہ بنانا امن مذاکرات سبوتاژ کرنے کی کوشش ہے، پاکستان اور قطر ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ ہر مشکل وقت میں کھڑے رہے ہیں

اسرائیلی جارحیت قابل مذمت، پاکستانی قوم برادر ملک قطر کیساتھ کھڑی ہے، پاکستان

تنازع فلسطین کا اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل چاہتے ہیں وزیراعظم نے اسرائیلی اشتعال انگیزی کے خلاف امت مسلمہ کے متحد ہونے پر زور دیا، پاکستان غزہ میں اسرائیلی مظالم کی مذمت کرتا ہے

کسی نے مس ایڈونچر کرنے کی کوشش کی تو بھرپور جواب دیا جائے گا پاکستان مشرق وسطی کی صورتحال پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہے اور اپنے دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے، شفقت علی خان کی ہفتہ وار پریس بریفنگ

اسلام آباد (جی این ایم) ترجمان دفتر خارجہ شفقت علی خان نے کہا ہے کہ قطر پر اسرائیلی حملہ عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہے، پاکستانی قوم برادر ملک قطر کے ساتھ کھڑی ہے، وزیراعظم نے اسرائیلی اشتعال انگیزی کے خلاف امت مسلمہ کے متحد ہونے پر زور دیا۔ ہفتہ وار پریس بریفنگ میں ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ پاکستان غزہ میں اسرائیلی مظالم کی مذمت کرتا ہے، پاکستان تنازع فلسطین کا حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا (باقی صفحہ 2 نمبر 1)

مستونگ میں غریب مزدور کی 10 سالہ بیٹی کا گھر میں جنسی تشدد کے بعد قتل، ملزمان فرار

اعلی حکام نے واقعے کا نوٹس لے لیا، ڈی پی او مستونگ سے رپورٹ طلب

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان کے ضلع مستونگ میں ایک غریب مزدور (باقی صفحہ 2 نمبر 4)

بلوچستان کے عدالتی نظام میں اہم تبدیلی، اب جدید ٹیکنالوجی کی مدد سے ٹرائلز ہوں گے

کوئٹہ (جی این ایم) بلوچستان اسمبلی نے انسداد دہشتگردی اور فرانزک (باقی صفحہ 2 نمبر 3)

تحریک انصاف رہنماؤں کا مائن لائسنس کے نئے شرائط پر اعتراض

الاٹمنٹ کمیٹیوں میں مائننگ ایسوسی ایشن کی نمائندگی بحال کرنے کا مطالبہ

کوئٹہ (یو این اے) تحریک انصاف کے سینئر رکن و سابق میئر کوئٹہ رحیم کاکڑ (باقی صفحہ 2 نمبر 2)

ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا، شہباز شریف

ٹی چوک فلائی اوور منصوبہ اسلام آباد، راولپنڈی اور گردونواح کے شہریوں کیلئے سنگ میل ثابت ہوگا، وزیراعظم

پاکستان 2027ء میں ایس سی او سمٹ کی میزبانی کرے گا، ایس سی او سمٹ کیلئے تیاریاں ابھی سے کرنا ہوں گی، خطاب

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وزیراعظم محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ ٹی چوک فلائی اوور کا منصوبہ اسلام آباد، راولپنڈی اور گردونواح کے شہریوں کیلئے سنگ میل ثابت ہوگا، ریل کار کے مجوزہ منصوبے سے جڑواں شہروں کے مکینوں کو مزید آسانیاں میسر آئیں گی، ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جمعہ کو جی ٹی روڈ، اسلام آباد ایکسپریس ہائی وے کے جنکشن (ٹی چوک) روات پر (باقی صفحہ 2 نمبر 6)

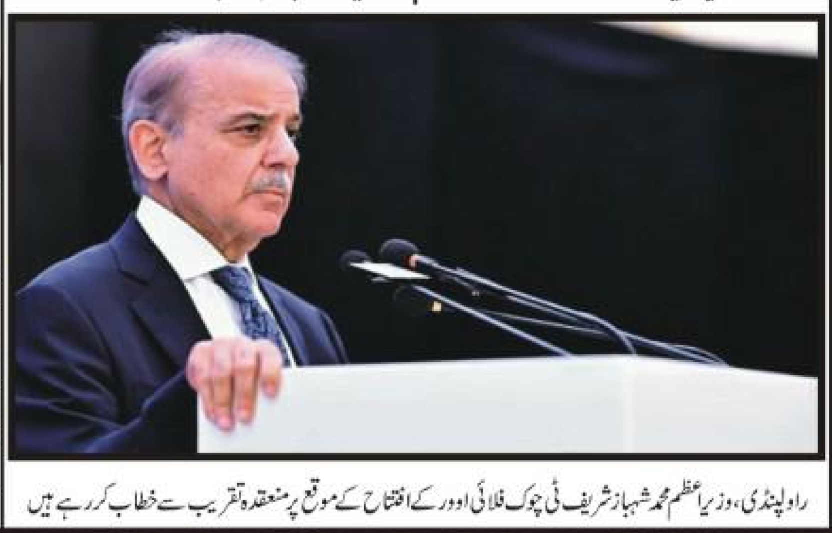

راولپنڈی، وزیراعظم محمد شہباز شریف ٹی چوک فلائی اوور کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ کی زیرصدارت صوبائی کابینہ کا 19واں اجلاس، اہم فیصلے

بلوچستان حکومت صوبے کی ترقی، عوامی مسائل کے حل اور ہر طبقہ فکر کی فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے، سرفراز بگٹی

اجلاس میں اقلیتوں کی فلاح و بہبود کیلئے انڈومنٹ فنڈ قائم کرنے کی منظوری دی گئی تاکہ صوبے میں آباد اقلیتی برادری کو بہتر سہولیات اور مواقع فراہم کیے جا سکیں

کوئٹہ (اے این این) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیرصدارت صوبائی کابینہ کا 19واں اجلاس منعقد ہوا جس میں گزشتہ اجلاس کی توثیق کے ساتھ ساتھ مختلف محکموں کی کارکردگی اور پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں صوبے کی عوامی فلاح و بہبود اور ترقی کے حوالے سے کئی اہم فیصلے کیے گئے۔ اجلاس میں اقلیتوں کی فلاح و بہبود کیلئے انڈومنٹ فنڈ قائم کرنے کی منظوری دی گئی تاکہ صوبے میں آباد اقلیتی برادری کو بہتر سہولیات (باقی صفحہ 2 نمبر 5)

کوئٹہ، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی صوبائی کابینہ کے اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

بلوچستان کے عوام کے حقوق کا ہر صورت تحفظ یقینی بنایا جاسکے

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی

بلوچستان حکومت ہر اہم معاملے میں عوامی رائے اور شراکت داری کو بنیادی حیثیت دے گی غیر مصدقہ مواد پھیلانے والوں کے خلاف بھرپور کارروائی ہوگی

بلوچستان حکومت صوبے کی ترقی، عوامی مسائل کے حل اور ہر طبقہ فکر کی فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے، اور آج کے فیصلے اسی سلسلے کی کڑی ہیں

کوئٹہ (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبائی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سوشل میڈیا کے بے قابو استعمال پر شدید برہمی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ ایک ایسا جن بنتا جا رہا ہے جو معاشرے میں انتشار اور بداعتمادی کو جنم دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج سوشل میڈیا پر جو چاہے وہ لکھ دیا جاتا ہے، بغیر کسی ثبوت اور تصدیق کے الزامات لگائے جاتے ہیں جس سے ہر باعزت شخص کی پگڑی اچھالی جا رہی ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ سوشل میڈیا کے منفی استعمال کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور وقت آ گیا ہے کہ ہم سب مل کر قانون (باقی صفحہ 2 نمبر 7)

سردار اختر مینگل کی زیرصدارت آج کوئٹہ میں اہم اجلاس، قوم پرست جماعتوں کے نئے اتحاد پر غور

قوم پرست جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کی کوشش، گرینڈ اپوزیشن الائنس کا امکان، اختر مینگل

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان نیشنل پارٹی (بی این پی) کے سربراہ اور سابق وزیراعلیٰ بلوچستان سردار اختر جان مینگل نے آج بروز ہفتہ، 13 ستمبر 2025 کو کوئٹہ میں ایک اہم سیاسی اجلاس طلب کر لیا ہے۔ اجلاس کا مقصد موجودہ ملکی و صوبائی سیاسی صورتحال پر مشاورت (باقی صفحہ 2 نمبر 8)

بلوچستان کے وسائل پر پہلا حق عوام کا ہے، سید صادق آغا

وسائل کی منصفانہ تقسیم ہی بلوچستان کے مسائل کا حل ہے، سینئر نائب صدر تحریک انصاف بلوچستان

کوئٹہ (یو این اے) پاکستان تحریک انصاف بلوچستان کے صوبائی سینئر نائب (باقی صفحہ 2 نمبر 35)

گوادر، ایف آئی اے کمپوزٹ سرکل کی کارروائی، ایرانی شہری سمیت 29 ملزمان گرفتار

گوادر (یو این اے) ایف آئی اے کمپوزٹ سرکل گوادر نے غیرقانونی انسانی اسمگلنگ کی کوشش ناکام بناتے ہوئے ایرانی شہری سمیت 29 ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ ابتدائی تفتیش کے مطابق گرفتار شدگان ایران سے غیرقانونی طور پر دیگر ممالک جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ گرفتار شدگان کے خلاف قانونی کارروائی کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

استامحمد میں اساتذہ کی عارضی آسامیوں میں ناانصافیوں کے خلاف نوجوانوں کی آہ و فریاد

جعلی ڈگری ہولڈرز کو نوازنے کا سلسلہ جاری، اصل حقدار نظرانداز

استامحمد (رپورٹ عبداللہ مگسی) ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر استامحمد اور ڈی آر سی استامحمد کے خلاف اساتذہ کی عارضی آسامیوں میں ناانصافیوں اور زیادتیوں کے خلاف نوجوانوں نے آہ و فریاد کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اصل حقداروں کو نظرانداز کر کے جعلی ڈگری (باقی صفحہ 2 نمبر 12)

کوئٹہ میں سائبر کرائم ایجنسی کی کارروائی، بلیک میلنگ اسکینڈل بے نقاب

کوئٹہ (جی این ایم) نیشنل سائبر کرائم انویسٹی گیشن ایجنسی نے خاتون کی شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے نازیبا ویڈیوز کے ذریعے بلیک میلنگ اسکینڈل بے نقاب کر دیا۔ ترجمان کے مطابق ملزمان نے متاثرہ لڑکی کی نازیبا ویڈیوز واٹس ایپ پر شیئر کیں اور والد سمیت منگیتر کو بلیک میل کیا۔ کارروائی کے دوران اہم ملزم رانا محمد معظم (باقی صفحہ 2 نمبر 11)

بلوچستان میں ٹرانسپورٹ انڈسٹری تباہی کے دہانے پر، ٹرانسپورٹرز سنگین بحران کا شکار

چیک پوسٹوں پر غیر قانونی رقوم وصولی اور پٹرولیم مصنوعات کی مہنگائی نے ٹرانسپورٹ کا پہیہ جام کر دیا، رہنماؤں کا الزام

کوئٹہ (یو این اے) آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی کے صدر (باقی صفحہ 2 نمبر 9)

بلوچستان میں قبائلی جرگوں سے امن و اعتماد کی نئی فضا قائم ہو رہی ہے، سید امان شاہ

سول حکومت، عسکری اداروں اور قبائلی عمائدین کی مشترکہ کاوشیں مسائل حل کرنے میں سنگ میل ثابت ہوں گی

کوئٹہ (یو این اے) عوام پاکستان پارٹی بلوچستان کے صوبائی کنوینئر سید امان (باقی صفحہ 2 نمبر 34)

سرکاری نرخنامے پر ہر حال میں عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا، جواد زہری

بازار میں ناجائز منافع خوری اور تجاوزات کسی صورت برداشت نہیں کیے جائیں گے، اے سی پنجگور

پنجگور (خ ن) اسسٹنٹ کمشنر پنجگور جواد احمد زہری کی سربراہی میں ایک ٹیم نے پنجگور بازار کا تفصیلی دورہ کیا، جہاں اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں، معیار، صفائی اور مجموعی صورتحال کا جائزہ لیا گیا اس موقع پر ڈی ایس پی امیر جان، رسالدار میجر لیویز صابر لچکی، انجمن تاجران کمیٹی کے (باقی صفحہ 2 نمبر 13)

کوئٹہ مشرقی بائی پاس پر ٹریفک حادثہ، زرنج ٹریکٹر سے ٹکرا گیا

ٹریکٹر ڈرائیور کے دونوں پاؤں ٹوٹ گئے، حادثے میں زرنج سوار بھی زخمی

کوئٹہ (یو این اے) مشرقی بائی پاس پر ٹریفک حادثہ پیش آیا ہے جہاں (باقی صفحہ 2 نمبر 10)

پشین، سرانان میں افغان باشندوں کی دکانیں سیل، 100 سے زائد غیر قانونی افراد گرفتار

پشین (یو این اے) ڈپٹی کمشنر پشین منصور احمد کی خصوصی ہدایت پر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نجم کبزئی، اسسٹنٹ کمشنر نوید بلوچ، لیویز فورس اور ایف سی اہلکاروں نے مشترکہ کارروائی کرتے ہوئے سرانان شہر میں دکانداری کرنے والے متعدد افغان باشندوں کے دکان سیل کر دیے۔ انتظامیہ نے بتایا کہ افغان پناہ گزین کیمپ تحصیل سرانان اور مضافاتی علاقوں میں غیرقانونی طور پر مقیم (باقی صفحہ 2 نمبر 33)

کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں نماز جمعہ اور امام بارگاہوں پر سیکورٹی انتہائی سخت

کوئٹہ (اے این این) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے نمٹنے کیلئے نماز جمعہ کے دوران سیکورٹی کی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے مساجد اور امام بارگاہوں کے اندر اور باہر فورسز کو تعینات کر کے اندر جانے والوں کی سخت تلاشی لی گئی بازار کے اہم چوکوں اور حساس مقامات پر بھی فورسز تعینات کئے گئے جبکہ کوئٹہ آنے والی گاڑیوں کی تلاشی (باقی صفحہ 2 نمبر 15)

بلوچستان میں امن و ترقی کے لیے بیروزگاری کا خاتمہ ناگزیر ہے، پروفیسر حلیم صادق

نوجوانوں کو روزگار اور تعلیمی سہولتیں فراہم کیے بغیر ترقی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوسکتا، صوبائی جنرل

کوئٹہ (یو این اے) عوام پاکستان پارٹی بلوچستان کے صوبائی جنرل سیکرٹری پروفیسر ڈاکٹر حلیم صادق نے کہا ہے کہ بلوچستان میں دیرپا امن اور پائیدار ترقی کا راستہ صرف اور صرف بیروزگاری کے خاتمے سے ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں صوبے کے نوجوان سب (باقی صفحہ 2 نمبر 14)

اسلام آباد، چینی ناظم الامور کو این ڈی ایم اے کے دفتر دورے کے موقع پر سیلابی صورتحال سے متعلق بریفنگ دی جا رہی ہے

اسلام آباد، قائمقام صدر سید یوسف رضا گیلانی سے سینیٹر عبدالشکور خان اچکزئی، ایم این اے نوید عامر و دیگر ملاقات کر رہے ہیں

بی ایف اے کی خصوصی مہم، 1620 لیٹر ناقص دودھ اور 350 کلو ملاوٹی دہی تلف

ملاوٹ عوام کی صحت کے لیے سنگین خطرہ ہے، کسی کو کھلواڑ کی اجازت نہیں دیں گے، سیکرٹری خوراک بلوچستان منظر جاوید علی

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان فوڈ اتھارٹی کی جانب سے دودھ اور دہی میں ملاوٹ کے خلاف جاری خصوصی مہم کے دوسرے روز بھی بھرپور کارروائیاں کی گئیں۔ اس دوران جان محمد روڈ، میکانگی روڈ، گوالمنڈی چوک، ریئسانی روڈ، سریاب، فقیر محمد روڈ اور پشتون آباد میں قائم (باقی صفحہ 2 نمبر 16)

حکومت نازک وقت میں سیلاب سے متاثرین کے ساتھ کھڑی ہے، صدر مملکت

بچاؤ، ریلیف اور بحالی کی کارروائیاں صوبائی حکام، مسلح افواج اور انسانی ہمدردی کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کے ساتھ قریبی ہم آہنگی کے ساتھ جاری ہیں

شہری متحد اور چوکس رہنے کے ساتھ ساتھ جاری امدادی کوششوں کی حمایت کریں، آصف زرداری کا جنوبی پنجاب کے سیلاب سے متاثرہ لوگوں سے یکجہتی کا اظہار

اسلام آباد (سی ایم لنکس) صدر مملکت آصف علی زرداری نے حالیہ سیلاب سے شدید متاثر ہونے والے جنوبی پنجاب کے عوام کے ساتھ گہری ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کیا ہے۔ جمعہ کو ایوان صدر کے پریس ونگ کے مطابق صدر مملکت نے ان ہزاروں لوگوں کو درپیش بے پناہ مشکلات کا ذکر کیا جو اپنے گھروں سے بے گھر ہوئے ہیں اور جن کا روزگار سیلاب سے بری طرح متاثر ہوا ہے۔ انہوں نے قوم کو یقین دلایا کہ حکومت اس نازک وقت میں سیلاب سے متاثرہ کمیونٹیز کے ساتھ کھڑی ہے۔ صدر مملکت نے کہا کہ بچاؤ، ریلیف اور بحالی کی کارروائیاں صوبائی حکام، مسلح افواج اور انسانی ہمدردی کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کے ساتھ قریبی ہم آہنگی کے ساتھ جاری ہیں تاکہ ضرورت مندوں کو ضروری امداد فراہم کی جا سکے۔ حکومت نے زراعت اور مویشیوں کے بڑے نقصان کے پیش (باقی صفحہ 2 نمبر 18)

مستونگ، لیویز تھانہ ولیخان اور تھانہ درینگڑھ کی کارروائی، 4 چوری شدہ گاڑیاں برآمد

اہم مقدمات میں مطلوب مرکزی ملزم محمد نعیم شاہوانی گرفتار، تفتیش جاری

مستونگ (یو این اے) لیویز تھانہ ولیخان اور تھانہ درینگڑھ نے اس ہفتے کے دوران کامیاب کارروائیاں کرتے ہوئے 4 چوری شدہ گاڑیاں برآمد کیں اور اہم مقدمات میں مطلوب ملزمان کو گرفتار کیا۔ ترجمان کے مطابق پچھلے مہینے پرانا پھاٹک ایریا میں 88 کار میں تین افراد کے (باقی صفحہ 2 نمبر 32)

اختر جان مینگل ودیگر رہنماؤں کی سعد اللہ کاکا اچکزئی کے انتقال پر فاتحہ خوانی

مرحوم کی خدمات ناقابل فراموش ہیں، غم میں برابر کے شریک ہیں، اختر جان مینگل

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان نیشنل پارٹی کے سربراہ سردار اختر جان مینگل، سابق ایم پی اے اختر حسین لانگو، سابق ایم پی اے احمد نواز بنگلزئی، جمال جان مینگل اور شکیل احمد جان مینگل نے میئر میونسپل کارپوریشن چمن حاجی حبیب اللہ اچکزئی کے بڑے بھائی، ممتاز تاجر و قبائلی (باقی صفحہ 2 نمبر 17)

بلوچستان، محکمہ زراعت کے سابق اعلی افسران گرفتار، اینٹی کرپشن نے میگا کرپشن بے نقاب کردی

ڈائریکٹر جنرل عبدالواحد کاکڑ کی ہدایت پر تحقیقات میں اہم شواہد سامنے آئے، مزید گرفتاریاں متوقع

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان میں بدعنوانی کے خلاف ایک بڑی کارروائی میں محکمہ انسداد بدعنوانی نے محکمہ زراعت میں ہونے والی میگا کرپشن کو بے نقاب کرتے ہوئے سابق ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچر ایکسٹینشن عرفان علی بختیاری اور سابق ڈائریکٹر اکنامک اینڈ مارکیٹنگ (باقی صفحہ 2 نمبر 31)

پاکستان کے پاس اسرائیل کو چند گھنٹوں میں لپیٹنے کی صلاحیت ہے، مولانا فضل الرحمان

اسرائیل وجود میں آیا تو قرارداد پاکستان میں لکھا گیا کہ فلسطینیوں کی بستیوں پر یہودیوں کی بستیاں ناقابل قبول ہے اور یہ قائداعظم کا اعلان تھا

جمعیت علمائے اسلام کی خواہش ہے اسلامی وجود اور بلاک ہو، بیت المقدس کی آزادی کے لیے مشترکہ دفاعی قوت استعمال کریں، خطاب

راولپنڈی (جی این ایم) جمعیت علمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمان کا کہنا تھا کہ پاکستان کے پاس اسرائیل کو چند گھنٹوں میں لپیٹنے کی صلاحیت ہے، جس طرح بھارت کو چند گھنٹوں میں لپیٹا تھا۔ راولپنڈی میں تحفظ ختم نبوت اور دفاع پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا فضل الرحمان کا کہنا تھا کہ اسرائیل وجود میں آیا تو قرارداد پاکستان میں لکھا گیا کہ فلسطینیوں کی بستیوں پر یہودیوں کی بستیاں ناقابل قبول (باقی صفحہ 2 نمبر 19)

چنگدو، صدر مملکت آصف علی زرداری کا چین پہنچنے پر حکام استقبال کر رہے ہیں

بلوچستان میں صحت کے شعبے میں انقلابی اقدامات کا عزم رکھتے ہیں، وزیر صحت

بلوچستان کی پسماندہ اور دورافتادہ علاقوں میں صحت کی سہولتوں کے فقدان کو دور کرنے کیلئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، بخت کاکڑ

حکومت صحت عامہ کے شعبے میں اصلاحات کے ساتھ ساتھ جدید طبی آلات اور ٹیکنالوجی متعارف کروا رہی ہے تاکہ مریضوں کو وہی سہولتیں مل سکیں جو بڑے شہروں میں میسر ہیں

کوئٹہ (اے این این) وزیر صحت بلوچستان بخت کاکڑ نے کہا ہے کہ صوبے کے عوام کو معیاری اور سستی طبی سہولیات فراہم کرنا حکومت کی اولین ترجیح ہے بلوچستان کی پسماندہ اور دورافتادہ علاقوں میں صحت کی سہولتوں کے فقدان کو دور کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں یہ بات انہوں نے صحافیوں کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ صوبائی کابینہ نے حالیہ اجلاس میں صحت کے شعبے (باقی صفحہ 2 نمبر 30)

علاقے کی ترقی اور عوام کے مسائل کے فوری حل کے لیے پرعزم ہیں، غلام رسول عمرانی

بلوچستان کے عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے حکومت تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے

کوئٹہ (اے این این) وزیراعلیٰ بلوچستان کے مشیر برائے محنت و افرادی سردار بابا غلام رسول خان عمرانی نے کہا ہے کہ بلوچستان کے عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے حکومت تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار سردار بابا غلام رسول خان عمرانی (باقی صفحہ 2 نمبر 20)

چاغی، پاک ایران گیٹ کھل گیا، عوام کو 15 روزہ راہداری پر زاہدان جانے کی اجازت

راہداری سہولت مستقل کی جائے، گیٹ کھلنے سے پاک ایران تعلقات میں نئے امکانات روشن، عوامی مطالبہ

چاغی (یو این اے) ایران اور اسرائیل کشیدگی کے باعث کئی روز تک بند رہنے والا پاک ایران گیٹ آخرکار ڈپٹی کمشنر چاغی اور اسسٹنٹ کمشنر تفتان کی بھرپور کاوشوں سے دوبارہ کھول دیا گیا۔ لیویز ذرائع کے مطابق گیٹ کھلنے کے بعد مقامی شہریوں کو اب پندرہ روزہ (باقی صفحہ 2 نمبر 21)

گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن بلوچستان کا اساتذہ کے مسائل حل اور تعلیم کے فروغ کے عزم کا اظہار

اساتذہ کی فلاح، حقوق کا تحفظ اور معیاری تعلیم ہماری اولین ترجیح ہے، سجاد حسین رند و کابینہ

کوئٹہ (یو این اے) گورنمنٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن بلوچستان کے صدر سجاد حسین رند اور چیئرمین حاجی حبیب الرحمان مردانزئی نے نومنتخب کابینہ کے عہدیداران کے ہمراہ اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ صوبہ بھر کے اساتذہ مختلف مسائل اور مشکلات کا شکار ہیں (باقی صفحہ 2 نمبر 28)

ڈپٹی کمشنر کیپٹن ریٹائرڈ جمیل احمد بلوچ نے عوامی مسائل کے فوری حل پر زور

شہریوں کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کیے جائیں گے، سرکاری محکمے فعال بنانے کے اقدامات جاری، ڈپٹی کمشنر قلات

قلات (یو این اے) ڈپٹی کمشنر کیپٹن ریٹائرڈ جمیل احمد بلوچ نے کہا ہے کہ عوامی مسائل سننا اور انہیں حل کرنا ضلعی انتظامیہ کی اولین ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے لوگوں کو صحت، تعلیم، پانی، امن و امان اور دیگر مسائل کے حل کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے (باقی صفحہ 2 نمبر 29)

کوئٹہ، اسپیکر بلوچستان اسمبلی عبدالخالق اچکزئی سے پروفیسر سارا عنایت ڈاکٹر احمد خان جمیل ارشد ملاقات کر رہے ہیں

برطانوی ہائی کمشنر کی اسحاق ڈار سے ملاقات، سیلاب متاثرین کیلئے امداد کا اعلان

برطانیہ نے ایمرجنسی ریلیف کیلئے 30 لاکھ پاؤنڈ فراہم کردیئے، پاکستان میں سیلاب اور بارشوں کے متاثرین سے یکجہتی کا اظہار

نائب وزیراعظم، وزیرخارجہ سینیٹر اسحاق ڈار نے بروقت امداد اور یکجہتی کے اظہار پر برطانوی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کیا

اسلام آباد (یو این اے) برطانیہ نے پاکستان کے سیلاب متاثرین کیلئے 30 لاکھ پاؤنڈ امداد کا اعلان کر دیا۔ نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحاق ڈار سے برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ نے اسلام آباد میں ملاقات کی، جس میں دوطرفہ تعلقات، اعلیٰ سطح روابط کی اہمیت، خطے کی صورتحال اور سیلاب و مون سون سے متاثرہ علاقوں میں تعاون کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دوران ملاقات برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ نے پاکستان کے ساتھ (باقی صفحہ 2 نمبر 22)

کوئٹہ، مرمتی کام کے باعث متعدد علاقوں میں آج ساڑھے چار گھنٹے گیس بند رہے گی

کوئٹہ (یو این اے) سوئی سدرن گیس کمپنی بلوچستان نے میڈیا الرٹ جاری کرتے ہوئے کہا ہے کہ شہر میں ضروری مرمتی کام کے باعث ہفتہ 13 ستمبر 2025 کو صبح 11:00 بجے سے سہ پہر 3:30 بجے تک ساڑھے چار گھنٹے کے لیے گیس کی فراہمی معطل رہے گی۔ بیان کے مطابق جن علاقوں میں گیس کی فراہمی بند رہے گی ان میں گورنر ہاؤس، سول سیکریٹریٹ، گلستان روڈ، (باقی صفحہ 2 نمبر 27)

اسلام آباد، نائب وزیراعظم سینیٹر اسحاق ڈار سے برطانوی ہائی کمشنر جین میریٹ ملاقات کر رہی ہیں

کوئٹہ میں بجلی کی طویل بندش، کیسکو نے مختلف فیڈرز پر شیڈول جاری کردیا

برقی لائنوں کی شفٹنگ اور مرمت کے باعث 13 تا 16 ستمبر تک کئی علاقوں میں بجلی معطل رہے گی، کیسکو

کوئٹہ (یو این اے) کوئٹہ الیکٹرک سپلائی کمپنی (کیسکو) کے اعلامیہ کے مطابق سڑکوں کی توسیع، بجلی کھمبوں کی تنصیب اور ضروری مرمتی کاموں کے باعث 13 تا 16 ستمبر شہر کے مختلف علاقوں میں بجلی بند رہے گی۔ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ 13 ستمبر کو سریاب گرڈ اسٹیشن کے اولڈ بازار فیڈرز سے صبح 10 بجے سے دوپہر 2 بجے تک اور کوئٹہ سٹی گرڈ اسٹیشن کے اسٹیڈیم فیڈر سے دوپہر 2 بجے تا شام 6 بجے بجلی کی فراہمی معطل رہے گی۔ 14 ستمبر کو بروری روڈ، شہباز ٹاؤن، جناح ٹاؤن، مالک پلانٹ، اور نیو جان محمد روڈ، سریاب ون، سریاب ٹو، لیاقت (باقی صفحہ 2 نمبر 24)

چمن، پولیس کا چھاپہ، حاجی مقصود اچکزئی کے گھر سے ارباب خان گرفتار

چھاپے میں جھوٹا مقدمہ درج اور قیمتی اشیاء غائب ہوئیں، مکمل تحقیقات کا مطالبہ

چمن (یو این اے) چمن دولت زئی قبائل کے رہنما حاجی مقصود اچکزئی، عبدالمجید، زین اللہ، کلیم اللہ، حبیب اللہ اور دیگر نے پریس کلب چمن میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ شب بی ایریا سوئی کاریز چمن میں پولیس کی جانب سے حاجی مقصود کے گھر پر چادر اور چار دیواری پامال کر کے غیر قانونی چھاپہ مارا گیا۔ چھاپے کے دوران ارباب خان کو گرفتار کر کے لے جایا گیا، جس پر رہنماؤں نے کہا کہ اس کے خلاف جھوٹا اور من گھڑت ایف آئی آر درج کی گئی ہے، جس کی وہ سخت مذمت کرتے ہیں۔ رہنماؤں نے مزید بتایا کہ چھاپے کے (باقی صفحہ 2 نمبر 23)

بیلہ پولیس کی کارروائی، کار لفٹر گرفتار، مسروقہ میرا کار برآمد

جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں بلاامتیاز جاری رکھیں گے، ایس ایس پی لسبیلہ عاطف امیر

بیلا (یو این اے) ایس ایس پی لسبیلہ عاطف امیر کی ہدایت پر ایس ایچ او بیلہ عبدالواحد بلوچ نے کامیاب کارروائی کرتے ہوئے کار لفٹر کو گرفتار کر لیا اور مسروقہ میرا کار برآمد کر لی۔ تفصیلات کے مطابق بیلہ پولیس نے مین آرسی ڈی روڈ ناکی چیک پوسٹ پر دوران سنیپ چیکنگ کوئٹہ سے کراچی جانے والی مشکوک میرا کار (رجسٹریشن نمبر BFL-176) کو روکا۔ گاڑی کی جانچ پڑتال پر چیسس نمبر چھ شدہ اور دستاویزات جعلی پائے گئے، جبکہ ڈرائیور کی شناخت زبیر خان ولد علی بخش قوم مری سکنہ ہزار گنجی کوئٹہ کے نام سے ہوئی۔ پولیس کے مطابق ملزم نے جعلی نمبر پلیٹ اور (باقی صفحہ 2 نمبر 25)

امریکہ اور اسرائیل کی گٹھ جوڑ عالم اسلام کے لیے بڑا خطرہ ہے، جمعیت نظریاتی

فلسطین کی جدوجہد رائیگاں نہیں جانے دی جائے گی، سید عبدالستار شاہ چشتی

پشین (یو این اے) جمعیت علماء اسلام نظریاتی پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات سید عبدالستار شاہ چشتی نے جمعرات کو پشین کے دورے کے دوران مختلف پروگراموں میں خطاب کرتے ہوئے امریکی صدر کے عرب ممالک کے دورے اور قطر میں پیش آنے والے واقعات پر سخت الفاظ میں اظہار تشویش اور مذمت کی۔ سید عبدالستار شاہ چشتی نے کہا کہ امریکی صدر کے عرب دورے کے دوران دارالحکومت دوحہ میں حماس کی مذاکراتی ٹیم پر امریکی گٹھ جوڑ کے ذریعے اسرائیلی حملہ کھلی دہشت گردی اور غنڈہ گردی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قطر میں (باقی صفحہ 2 نمبر 26)

01

کہ وزیراعظم شہباز شریف نے اسرائیلی جارحیت کے خلاف قطر کا ہنگامی دورہ کیا، پاکستانی قوم برادر ملک قطر کے ساتھ کھڑی ہے، قطر پر اسرائیلی حملہ عالمی قوانین کی خلاف ورزی ہے، پاکستان اور صومالیہ کی درخواست پر ہنگامی اجلاس بلایا گیا۔ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ اسرائیل کی جانب سے ثالث ملک قطر کو نشانہ بنانا امن مذاکرات سبوتاژ کرنے کی کوشش ہے، پاکستان اور قطر ہمیشہ ایک دوسرے کے ساتھ ہر مشکل وقت میں کھڑے رہے ہیں، وزیراعظم نے قطری قیادت کو پاکستان کی مکمل حمایت اور یکجہتی کا یقین دلایا۔ترجمان دفتر خارجہ نے کہا کہ قازقستان کے نائب وزیراعظم اور وزیر خارجہ نے پاکستان کا دورہ کیا جس میں مختلف دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ امور پر تبادلہ خیال کیا۔وزارت خارجہ کے ترجمان شفقت علی خان نے مزید بتایا کہ خودمختار ریاستوں پر اسرائیل کے بار بار حملے تشویشناک ہیں اور اسی پس منظر میں عرب اسلامک سمٹ کا اجلاس دوحہ میں بلایا گیا ہے۔ایک سوال کے جواب میں ان کا کہنا تھا کہ پاکستان مشرق وسطیٰ کی صورتحال پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہے اور اپنے دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے۔ترجمان نے کہا کہ قطر پر اسرائیلی حملے سے متعلق پاکستان کا ردعمل واضح ہے، پاکستان حملے کی مذمت کرتا ہے اور قطر سے اظہار یکجہتی کرتا ہے، پاکستان ایک ذمہ دار ملک ہے اور دفاع کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے، کسی نے مس ایڈوینچر کرنے کی کوشش کی تو بھرپور جواب دیا جائے گا۔ترجمان نے کہا کہ پاکستان نے 10 ستمبر کو شنگھائی تعاون تنظیم کی انسداد دہشت گردی سے متعلق ذیلی تنظیم کی صدارت سنبھال لی ہے اور علاقائی وعالمی شراکت داروں کے ساتھ مل کر انسداد دہشت گردی کی کوششیں جاری رکھے گا۔ترجمان دفتر خارجہ نے کشمیری حریت رہنما شبیر احمد شاہ کو کینسر کے باوجود ضمانت نہ دینے کی بھی مذمت کی۔انہوں نے بتایا کہ پاکستان اور ترکیہ کے مابین بھرپور تعلقات ہیں جن میں دفاعی تعاون بھی شامل ہے، ترک وزیر دفاع کا حالیہ دورہ اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی۔ترجمان نے کہا کہ صدر مملکت آصف زرداری کے دورہ چین سے متعلق سوال پر وضاحت کی گئی کہ یہ دورہ ہنگامی نوعیت کا نہیں تھا بلکہ پہلے سے طے شدہ تھا۔ترجمان دفتر خارجہ نے بتایا کہ بھارت نے حالیہ سیلابوں سے متعلق پیشگی اطلاع دی مگر ماضی کی طرح تفصیلی معلومات فراہم نہیں کی گئیں اور نہ ہی انڈس واٹر کمشنر فورم سے آگاہ کیا گیا۔علی امین گنڈاپور کے معطل پاسپورٹ سے متعلق سوال پر ترجمان نے کہا کہ اس حوالے سے وزارت داخلہ وضاحت دے سکتی ہے جبکہ بیرونی ممالک سے مذاکرات اور بات چیت وفاقی حکومت کا اختیار ہے۔انہوں نے واضح کیا کہ سیلاب کے پس منظر میں بین الاقوامی مدد کی اپیل کرنا وفاقی حکومت کا اختیار ہے، وفاقی حکومت جب مناسب سمجھے گی اپیل کرے گی۔ترجمان نے کہا کہ غیر قانونی افراد سے متعلق ہر ایک ملک پالیسی بناتا ہے، برطانیہ کی جانب سے پاکستان کو کسی فہرست میں شامل نہیں کیا گیا، پاکستان اور برطانیہ کے درمیان متعدد معاہدے ہیں۔

02

سردار حسن شاہ، جمیل بوستان ایڈووکیٹ، میر وائس ایڈووکیٹ، احمد شاہ ایڈووکیٹ، عبداللہ ایڈووکیٹ، عمر فاروق ایڈووکیٹ، بشیر احمد، نعیم جمال، توقیر بھٹی، ارشد اچکزئی، امین آغا، ضیاء الحق، نعمت اللہ، سردار بہلول اور سردار احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں مائن لائسنس کے لیے نئے شرائط اور کروڑوں روپے کے گوشوارے پر تشویش کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ الاٹمنٹ سے مائننگ ایسوسی ایشن کی نمائندگی ختم کرنے کے بجائے دوبارہ الاٹمنٹ کمیٹیوں میں نمائندگی دی جائے تاکہ مقامی مائن اونرز کے خدشات دور ہوں۔رہنماؤں کا کہنا تھا کہ صوبے میں ایک ہی شعبہ بچا تھا، اب اس کو بھی تباہی کے دہانے پر کھڑا کیا جا رہا ہے جس طرح باقی سیکٹرز ناکام ہوئے۔انہوں نے واضح کیا کہ تحریک انصاف کسی بھی غلط منصوبہ بندی کا حصہ نہیں بنے گی اور نہ ہی کسی غیر شفاف اقدام کی اجازت دے گی۔ان کا کہنا تھا کہ ہونا تو یہ چاہیے کہ مقامی افراد جن کے علاقوں میں معدنیات موجود ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر پالیسیاں بنائی جائیں تاکہ عوام کو باور کرایا جا سکے کہ وسائل انہی کے ہیں۔اس سے صوبے میں امن قائم ہوگا اور روزگار کے دروازے کھلیں گے۔رہنماؤں نے کہا کہ ہر کام کو ڈنڈے کے زور پر کرنے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے کیونکہ اس کے نتائج سب کے سامنے ہیں۔تحریک انصاف عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔

03

سائنس کا ترمیمی مسودہ قانون منظور کر لیا۔بدھ کو ہونے والے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں ترمیمی بل پارلیمانی سیکرٹری زرین خان مگسی نے ایوان میں پیش کیا جسے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کیا۔یہ قانون انسداد دہشتگردی ایکٹ 1997 میں نئی دفعہ 21AAA شامل کر کے بنایا گیا ہے جسے بعض مقدمات کی سماعت سے متعلق خصوصی احکام کا عنوان دیا گیا ہے۔اس دفعہ کو دیگر تمام نافذ قوانین پر بالادستی حاصل ہوگی۔صوبائی حکومت گریڈ 21 یا مساوی افسر پر مشتمل ایک اتھارٹی قائم کرے گی، جو چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ سے مشاورت کے بعد غیر معمولی حفاظتی انتظامات کے متقاضی مقدمات کا انتخاب کرے گی۔یہ اتھارٹی مقدمات مخصوص ججوں کو تفویض کرنے اور حکومت بلوچستان کے ساتھ رابطے کی ذمہ دار ہوگی۔اتھارٹی کے افسر کا نام، تقرری اور کوائف خفیہ رکھے جائیں گے اور یہ معلومات صرف چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ تک محدود ہوں گی۔اگر کسی مقدمے میں ججوں، وکلا یا گواہوں کو غیر معمولی تحفظ درکار ہو تو چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ 3 ججوں پر مشتمل ایک پینل تشکیل دیں گے، جن میں سے ایک کو اتھارٹی مقدمہ سننے کے لیے نامزد کرے گی۔اسی طرح 5 سرکاری وکلا پر مشتمل پینل بنایا جائے گا جن میں سے ایک کو مقدمے کی پیروی کے لیے منتخب کیا جائے گا۔ججوں، وکلا اور گواہوں کی اصل شناخت کو خفیہ رکھا جائے گا اور ریکارڈ میں صرف سرکاری عہدے یا علامتی شناخت درج ہوں گی۔گواہوں کو خصوصی کوڈز دیے جائیں گے جبکہ عدالتی احکامات بھی انہی علامتی شناختوں کے ساتھ دستخط ہوں گے۔یہ ریکارڈ صرف چیف جسٹس اور اتھارٹی کے پاس محفوظ رہے گا۔مخصوص مقدمات کی کارروائی ویڈیو کانفرنسنگ اور آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعے کی جا سکے گی۔شناخت چھپانے کے لیے آواز بدلنے کی ٹیکنالوجی بھی استعمال ہوگی۔سماعت صرف محفوظ احاطوں میں ہوگی جہاں صرف متعلقہ افراد کو رسائی دی جائے گی۔ضرورت پڑنے پر سماعت جیل یا کسی محفوظ مقام سے ورچوئل نظام کے ذریعے بھی کی جا سکے گی۔یہ نیا قانون اپیلوں اور تمام متعلقہ عدالتی کارروائیوں پر بھی لاگو ہوگا تاکہ معلومات خفیہ رکھ کر تمام فریقین کی مکمل حفاظت یقینی بنائی جا سکے۔قانون کی منظوری کے بعد بلوچستان میں انسداد دہشتگردی کے مقدمات کی سماعت اور اس سے جڑے تمام مراحل ایک نئی سمت اختیار کریں گے، جہاں سیکیورٹی اور انصاف کے تقاضوں کو یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

04

کی 10 سالہ بچی کو گھر میں جنسی تشدد کے بعد قتل کر دیا گیا۔تفصیل کے مطابق یہ واقعہ مستونگ کے علاقے ریئسانی ٹاؤن میں پیش آیا جہاں ایک معصوم 10 سالہ بچی زرینہ کو گھر کے اندر اکیلی ہونے کے دوران مبینہ طور پر جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور پھر قتل کر دیا گیا۔واقعہ کے بعد ملزمان فرار ہیں۔پولیس نے والد کی رپورٹ پر فوری طور پر مقدمہ درج کر کے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔واقعے سے علاقے میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔انسانی حقوق کی تنظیموں نے فوری انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔بچی کے والد جو ایک غریب اور مزدور شخص ہے، نے میڈیا کو بتایا کہ گزشتہ روز صبح اپنی بیوی کو علاج کے لیے کوئٹہ لے جانے کیلئے گھر سے روانہ ہوئے اور اپنی 10 سالہ بیٹی زرینہ کو گھر میں اکیلا چھوڑ دیا۔دن 3 بجے انہیں اطلاع ملی کہ کسی نے ان کی بیٹی کو گھر کے اندر قتل کر دیا گیا ہے۔جب وہ گھر پہنچے تو زرینہ مردہ حالت میں ملی، جس کے گلے میں دوپٹہ باندھا ہوا تھا اور سانس گھٹنے کی وجہ سے قتل کیا گیا تھا۔ابتدائی رپورٹس اور پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ بچی کے جسم پر زخموں کے نشانات بھی موجود تھے، جو جنسی تشدد کی نشاندہی کرتے ہیں۔پولیس نے لاش کو فوری طور پر پوسٹ مارٹم کے لیے اسپتال منتقل کر دیا اور پولیس تھانہ مستونگ میں درج کردہ فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) 154/2025، مورخہ 11 ستمبر 2025، سیکشن 376 زنا بالجبر، 302 قتل اور 34 مشترکہ ارادہ پاکستان پینل کوڈ کے تحت درج کی گئی ہے۔ابتدائی تفتیش سے اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ ملزمان علاقے کے رہائشی ہو سکتے ہیں۔والد کی جانب سے درج شکایت میں مزید کہا گیا ہے کہ ملزمان نے واقعے کے بعد فرار ہونے سے پہلے جائے وقوع پر کوئی واضح ثبوت نہیں چھوڑا۔مقتولہ بچی کے والدین غم سے نڈھال ہیں۔والد نے کہا میں علاج کے لئے گیا تھا لیکن واپس آ کر دیکھا تو میری بیٹی کی صرف لاش ملی۔خاندان نے پولیس پر تاخیر سے کارروائی کا الزام لگاتے ہوئے فوری انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی علاقے کے رہائشیوں نے شدید غم و غصے کا اظہار کیا اور پولیس اسٹیشن کا محاصرہ کر لیا، جس کے بعد حکام نے یقین دلایا کہ ملزمان کو عنقریب گرفتار کر لیا جائے گا۔پولیس کا کہنا ہے کہ تھانہ مستونگ کی جانب سے مقدمہ قتل اور جنسی تشدد کی دفعات کے تحت درج کر لیا گیا ہے۔ایس ایچ او مستونگ کے مطابق تحقیقات کا سلسلہ تیز ہے۔گھر کے اندر موجود شواہد، مقامی گواہوں اور ڈی این اے ٹیسٹ کی مدد سے ملزمان کی شناخت ممکن ہے۔ملزمان علاقے کے رہائشی ہو سکتے ہیں اور ان کی گرفتاری کے لیے جوائنٹ آپریشن چل رہا ہے۔انسانی حقوق کی تنظیموں، بشمول بلوچستان ہیومن رائٹس کمیشن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ بچوں کے خلاف جرائم کے لیے مزید خصوصی عدالتیں قائم کی جائیں اور پولیس کی کارکردگی کو بہتر بنایا جائے۔صوبائی حکومت کی جانب سے بھی اعلیٰ حکام نے واقعے کا نوٹس لے لیا ہے اور ڈی پی او مستونگ سے رپورٹ طلب کر لی ہے۔

05

اور مواقع فراہم کیے جا سکیں۔کابینہ نے صوبے میں ایوی ایشن کے شعبے کی بہتری کے لیے پروانشل ایوی ایشن اسٹریٹیجی اور تین سالہ ایوی ایشن ڈویلپمنٹ پلان 2025 تا 2027 کی بھی منظوری دی، جس کے تحت ایئرپورٹس اور فضائی سہولیات کی جدید خطوط پر ترقی یقینی بنائی جائے گی۔اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ساکران اور کربلا کو تحصیل کا درجہ دیا جائے گا تاکہ مقامی سطح پر انتظامی سہولتوں میں اضافہ ہو سکے۔بلوچستان کابینہ نے صوبے میں پہلی بار ٹرانس جینڈر پالیسی کی بھی منظوری دی، جس کا مقصد خواجہ سراؤں کو معاشرتی و معاشی طور پر بااختیار بنانا ہے۔اجلاس میں قانون شہادت ترمیمی بل کو صوبائی سطح پر توثیق کے لیے دی گئی جبکہ محکمہ داخلہ کی سفارشات پر نفرت آمیز اور اشتعال انگیز مواد کی اشاعت پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔کابینہ نے بی ٹی وی ٹا کے تحت ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے انضمام کی توثیق کی تاکہ فنی تعلیم اور ہنر مندی کے شعبے میں بہتری لائی جا سکے۔اسی طرح دالبندین میں جدید پرنس فہد اسپتال کے قیام کی منظوری دی گئی تاکہ مقامی عوام کو معیاری طبی سہولیات فراہم کی جا سکیں۔صوبائی کابینہ نے سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق خالق آباد اور شہید سکندر آباد کے پرانے نام بحال کرنے کی منظوری بھی دی۔اس کے ساتھ ساتھ صحت عامہ کے شعبے میں بہتری کیلئے دی ہاسپٹل ویسٹ مینجمنٹ رولز 2025 کی منظوری بھی دی گئی تاکہ اسپتالوں کے فضلے کو جدید اور محفوظ طریقے سے ٹھکانے لگایا جا سکے۔اجلاس کے دوران وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان حکومت صوبے کی ترقی، عوامی مسائل کے حل اور ہر طبقہ فکر کی فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات کر رہی ہے، اور آج کے فیصلے اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔

06

فلائی اوور کی تعمیر کے سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔تقریب میں وفاقی وزرا، ارکان اسمبلی اور وفاقی دارالحکومت کی انتظامیہ اور سی ڈی اے سمیت متعلقہ محکموں کے افسران بھی موجود تھے۔تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے ای چوک فلائی اوور منصوبے کو خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ منصوبہ اسلام آباد، راولپنڈی اور گردونواح کے شہریوں کیلئے سنگ میل ثابت ہوگا، ایک کلومیٹر کے فلائی اوور سے ایکسپریس وے اور دوسرے علاقوں کو جانے میں سہولت ہوگی۔انہوں نے ای چوک منصوبہ کیلئے وزیر داخلہ اور سی ڈی اے حکام کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل میں معیار پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا۔وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان 2027 میں ایس سی او سمٹ کی میزبانی کرے گا، ایس سی او سمٹ کیلئے تیاریاں ابھی سے کرنا ہوں گی۔انہوں نے اسلام آباد کو مزید خوبصورت بنانے کی ہدایت کرتے ہوئے بتایا کہ جاپان نے تحفے میں مختلف اقسام کے پودے دیے ہیں جن سے شہر کی خوبصورتی میں اضافہ ہوگا، شاہراہ دستور کو مزید خوبصورت بنانے کیلئے کام جاری ہے، چند ہفتوں میں شاہراہ دستور کے اطراف خوبصورت پھول دیکھنے کو ملیں گے۔وزیراعظم نے کہا کہ وزیر داخلہ محسن نقوی اور وزیر ریلوے حنیف عباسی پنڈی، اسلام آباد میں سفری سہولت کے نئے منصوبے پر کام کر رہے ہیں، ریل کار کے مجوزہ منصوبے سے جڑواں شہروں کے مکینوں کو مزید آسانیاں میسر ہوں گی۔وزیراعظم نے کہا کہ میٹرو بس سروس کے علاوہ ماحولیاتی تحفظ کیلئے الیکٹرک ٹرانسپورٹ بھی متعارف کرائی گئی ہے۔انہوں نے سی ڈی اے اور ضلعی انتظامیہ کے حکام کو بھرپور محنت کے ساتھ جڑواں شہروں کو ملانے اور شہر کی خوبصورتی میں اضافہ اور شہریوں کو سہولیات کی فراہمی کیلئے اقدامات کی ہدایت کی۔قبل ازیں وزیراعظم نے تختی کی نقاب کشائی کر کے منصوبے کا سنگ بنیاد رکھا۔وزیر داخلہ محسن نقوی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایکسپریس وے چند ماہ پہلے مکمل ہو چکی تھی، ای چوک فلائی اوور منصوبہ 150 دنوں میں افتتاح ہو جائے گا۔انہوں نے کہا کہ جو اہداف دیے گئے انہیں اعلیٰ معیار کو مدنظر رکھتے ہوئے مکمل کیا جائے گا۔وزیراعظم کو منصوبے کے بارے میں بریفنگ دیتے ہوئے بتایا گیا کہ ای چوک فلائی اوور منصوبے پر ایک ارب 49 کروڑ 50 لاکھ روپے لاگت آئے گی اور یہ 150 دن کی قلیل مدت میں مکمل ہوگا۔اسلام آباد ایکسپریس وے وفاقی دارالحکومت کی اہم شاہراہ ہے جو راولپنڈی، پنجاب، آزاد کشمیر اور جی ٹی روڈ کو آپس میں ملاتی ہے۔سی ڈی اے نے پہلے ہی زیرو پوائنٹ سے ٹی چوک تک اسلام آباد ایکسپریس وے کو سگنل فری بنا دیا ہے۔جی ٹی روڈ، چوک روات اسلام آباد ایکسپریس وے جنکشن، وفاقی دارالحکومت کا اہم داخلی راستہ ہے، اس وقت اس جنکشن پر ٹریفک کا بہت زیادہ دباؤ ہوتا ہے اور یہ خستہ حالی کا شکار ہے، ہلکی ٹریفک کے ساتھ ساتھ بھاری ٹریفک کا بھی اس پر شدید دباؤ ہے۔اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے سی ڈی اے نے منصوبے پر کام کا آغاز کیا ہے اور سی ڈی اے اور این ایچ اے کے درمیان رائٹ آف وے کے معاملے کو حل کیا گیا اور 5 جون 2025 کو این ایچ اے نے سی ڈی اے کو این او سی جاری کیا۔اس جنکشن سے روزانہ تقریباً ایک لاکھ گاڑیوں کا گزر ہوتا ہے، فلائی اوور کی تعمیر سے یومیہ تقریباً 41 ہزار 572 گاڑیوں کو آمدورفت میں آسانی ہوگی۔لاہور اور پنجاب کے دیگر علاقوں سے اسلام آباد براستہ جی ٹی روڈ آنے والے مسافروں کی سہولت کیلئے فلائی اوور کا ڈیزائن میسرز زیمپاک نے تیار کیا ہے۔فلائی اوور کی لمبائی ایک کلومیٹر سے زائد اور اس کی چوڑائی 11.30 میٹر ہوگی اور اس کے ساتھ ساتھ سٹریٹ لائٹس اور ہارٹیکلچر کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

07

سازا اسمبلی میں بیٹھ کر اس کے تدارک کے لیے قانون سازی کریں۔انہوں نے واضح کیا کہ سوشل میڈیا پر غیر مصدقہ اطلاعات پھیلانا دراصل معاشرے میں بے چینی اور انتشار کا سبب بنتا ہے جسے روکنے کے لیے بھرپور اقدامات ناگزیر ہیں۔وزیراعلیٰ نے اعلان کیا کہ صوبائی حکومت ایسے عناصر کے خلاف بھرپور کارروائی کرے گی جو سوشل میڈیا کو غلط استعمال کرتے ہیں اور غیر مصدقہ مواد پھیلاتے ہیں۔اسمبلی اجلاس میں وزیراعلیٰ بلوچستان نے زیارت کے حوالے سے بھی گفتگو کی اور کہا کہ محکمہ جنگلات کو اراضی کی منتقلی کے معاملے پر تمام قبائل کو اعتماد میں لے لیا گیا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت کسی بھی فیصلے میں قبائلی اور عوامی مشاورت کو اہمیت دیتی ہے تاکہ کسی بھی قسم کے تنازع یا بداعتمادی کی فضا پیدا نہ ہو۔مزید برآں، وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے این ایف سی ایوارڈ کے حوالے سے کہا کہ اس سلسلے میں تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کی جائے گی تاکہ بلوچستان کے عوام کے حقوق کا ہر صورت تحفظ یقینی بنایا جا سکے۔انہوں نے کہا کہ صوبے کی ترقی اور خوشحالی کے لیے اجتماعی فیصلے ناگزیر ہیں اور بلوچستان حکومت ہر اہم معاملے میں عوامی رائے اور شراکت داری کو بنیادی حیثیت دے گی۔

08

اور ممکنہ سیاسی اتحاد کی تشکیل پر غور کرنا ہے۔باوثوق ذرائع کے مطابق، سردار اختر مینگل کی جانب سے پشتونخوا ملی عوامی پارٹی کے سربراہ محمود خان اچکزئی، عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما ایمل ولی خان اور نیشنل پارٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ کو خصوصی دعوت نامے ارسال کیے گئے ہیں۔یہ اجلاس ایسے وقت میں طلب کیا گیا ہے جب بلوچستان سمیت ملک بھر میں سیاسی و معاشی عدم استحکام، آئینی حقوق کی پامالی اور وفاقی طرز حکومت پر نظرثانی جیسے معاملات پر قوم پرست جماعتوں کی تشویش بڑھ رہی ہے۔ذرائع کے مطابق اجلاس میں پارلیمانی و سیاسی مستقبل، آئندہ عام انتخابات کے حوالے سے ممکنہ سیٹ ایڈجسٹمنٹ، بلوچستان و پشتون بیلٹ میں مشترکہ بیانیے کی تشکیل اور ایک نئے سیاسی اتحاد یا گرینڈ اپوزیشن الائنس کے قیام پر مشاورت کی جائے گی۔سیاسی مبصرین اس اجلاس کو ایک بڑی پیش رفت قرار دے رہے ہیں جو نہ صرف بلوچستان بلکہ قومی سیاست پر بھی گہرے اثرات مرتب کر سکتی ہے۔اگر مذکورہ جماعتیں کسی اتحاد پر متفق ہو جاتی ہیں تو یہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا کی سیاست میں ایک نئے سیاسی بلاک کے طور پر ابھر سکتی ہے۔بی این پی ذرائع کے مطابق سردار اختر مینگل اس حوالے سے دیگر جماعتوں سے بھی رابطے بڑھا رہے ہیں تاکہ قوم پرست، جمہوری اور وفاقی قوتوں کو ایک پلیٹ فارم پر لایا جا سکے۔اجلاس کے فیصلے اور مزید پیش رفت جلد سامنے آنے کی توقع ہے۔

09

حاجی حبیب اللہ خان بادیزئی، جنرل سیکرٹری حاجی میرا کبرلہڑی، اور عہدیداران حاجی موسیٰ جان اچکزئی، حاجی ولی خان اچکزئی، حاجی نصر اللہ دہوار اور حاجی علی محمد نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان بھر میں ٹرانسپورٹ کا کاروبار مشکل سے مشکل تر ہوتا جا رہا ہے اور ٹرانسپورٹرز سنگین بحران سے دوچار ہیں۔رہنماؤں نے کہا کہ امن وامان کی خراب صورتحال، بلاجواز حکومتی فیصلے اور چیک پوسٹوں پر غیر قانونی رقوم کی وصولی نے اس اہم شعبے کو مفلوج کر دیا ہے۔بڑھتی ہوئی پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں نے ٹرانسپورٹرز کی کمر توڑ دی ہے جبکہ عوامی دباؤ کے باعث کرایوں میں اضافہ ممکن نہیں رہا۔انہوں نے کہا کہ اخراجات میں مسلسل اضافے نے ٹرانسپورٹ انڈسٹری کو معاشی تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔رہنماؤں کے مطابق چیک پوسٹوں پر بھتہ خوری اور ڈرائیورز کی تذلیل معمول بن چکی ہے جس سے ٹرانسپورٹرز میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔اگر حکومت نے فوری اور عملی اقدامات نہ کیے تو لاکھوں افراد کا روزگار متاثر ہوگا اور ٹرانسپورٹ کا پہیہ رکنے سے معیشت پر بھی سنگین اثرات مرتب ہوں گے۔آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ٹرانسپورٹ سیکٹر کے لیے فوری ریلیف پیکج دیا جائے، چیک پوسٹوں پر غیر قانونی رقوم کی وصولی بند کی جائے اور پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لیے واضح حکمت عملی اختیار کی جائے۔انہوں نے خبردار کیا کہ مطالبات تسلیم نہ ہونے کی صورت میں آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز احتجاجی لائحہ عمل، بشمول پہیہ جام ہڑتال، اپنانے پر مجبور ہوں گے، جس کی تمام تر ذمہ داری حکمرانوں پر عائد ہوگی۔

10

ایک زرنج موٹر سائیکل رکشہ ٹریکٹر سے ٹکرا گیا۔حادثے کے نتیجے میں ٹریکٹر ڈرائیور کے دونوں پاں ٹوٹ گئے جبکہ زرنج سوار بھی زخمی ہو گیا۔عینی شاہدین کے مطابق ٹریکٹر ڈرائیور ٹریکٹر کے نیچے سو رہا تھا کہ اچانک زرنج آ کر ٹکرا گیا۔واقعے کی اطلاع ملتے ہی مقامی لوگوں نے زخمیوں کو قریبی اسپتال منتقل کیا۔پولیس نے حادثے کے حوالے سے مزید تحقیقات شروع کر دی ہیں۔

11

کو گرفتار کیا گیا جبکہ اس کے ساتھی حمد اللہ کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔ترجمان نے بتایا کہ ملزمان کے موبائل فون اور ریکارڈ قبضے میں لے کر فرانزک لیبارٹری کو بھجوا دیے گئے ہیں۔واقعے کا مقدمہ سائبر کرائم ایکٹ 2016 کی دفعات 21 اور 24 کے ساتھ ساتھ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 109 کے تحت درج کیا گیا ہے۔ذرائع کے مطابق عدالت نے دونوں گرفتار ملزمان کا ریمانڈ منظور کر لیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔

12

سردار حسن شاہ، جمیل بوستان ایڈووکیٹ، میر وائس ایڈووکیٹ، احمد شاہ ایڈووکیٹ، عبداللہ ایڈووکیٹ، عمر فاروق ایڈووکیٹ، بشیر احمد، نعیم جمال، توقیر بھٹی، ارشد اچکزئی، امین آغا، ضیاء الحق، نعمت اللہ، سردار بہلول اور سردار احمد نے اپنے مشترکہ بیان میں مائن لائسنس کے لیے نئے شرائط اور کروڑوں روپے کے گوشوارے پر تشویش کا اظہار کیا۔انہوں نے کہا کہ الاٹمنٹ سے مائننگ ایسوسی ایشن کی نمائندگی ختم کرنے کے بجائے دوبارہ الاٹمنٹ کمیٹیوں میں نمائندگی دی جائے تاکہ مقامی مائن اونرز کے خدشات دور ہوں۔رہنماؤں کا کہنا تھا کہ صوبے میں ایک ہی شعبہ بچا تھا، اب اس کو بھی تباہی کے دہانے پر کھڑا کیا جا رہا ہے جس طرح باقی سیکٹرز ناکام ہوئے۔انہوں نے واضح کیا کہ تحریک انصاف کسی بھی غلط منصوبہ بندی کا حصہ نہیں بنے گی اور نہ ہی کسی غیر شفاف اقدام کی اجازت دے گی۔ان کا کہنا تھا کہ ہونا تو یہ چاہیے کہ مقامی افراد جن کے علاقوں میں معدنیات موجود ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر پالیسیاں بنائی جائیں تاکہ عوام کو باور کرایا جا سکے کہ وسائل انہی کے ہیں۔اس سے صوبے میں امن قائم ہوگا اور روزگار کے دروازے کھلیں گے۔رہنماؤں نے کہا کہ ہر کام کو ڈنڈے کے زور پر کرنے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے کیونکہ اس کے نتائج سب کے سامنے ہیں۔تحریک انصاف عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔

13

صدر فرید احمد، لائیو اسٹاک آفیسر ڈاکٹر مجیب الرحمٰن، لوکل گورنمنٹ کے نمائندہ فہد نعیم سمیت دیگر متعلقہ حکام بھی ان کے ہمراہ تھے بازار میں ٹیم نے خودساختہ مہنگائی، ناقص صفائی اور تجاوزات پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے فوری نوٹس لیا۔اسسٹنٹ کمشنر جواد احمد زہری نے واضح کیا کہ بازار میں ناجائز منافع خوری اور تجاوزات کسی صورت برداشت نہیں کیے جائیں گے۔انہوں نے کہا کہ پرائس کنٹرول کمیٹی کے جاری کردہ نرخ نامے پر ہر حال میں عملدرآمد یقینی بنایا جائے گا، خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی انہوں نے کہا کہ تجاوزات کے خاتمے کے لیے ریڑھی بانوں اور دکانوں کے سامنے سبزی، گوشت اور پھل فروخت کرنے والوں کو تین دن کی مہلت دی گئی ہے۔مقررہ وقت کے بعد کسی کو کوئی رعایت نہیں دی جائے گی، اور خلاف ورزی کی صورت میں سخت اقدامات کیے جائیں گے اسسٹنٹ کمشنر نے شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ بازار میں اشیائے خورد ونوش خریدتے وقت نرخنامہ ضرور دیکھیں اور ناجائز منافع خوری کے خلاف ضلعی انتظامیہ کے ساتھ تعاون کریں تاکہ عام آدمی کو ریلیف مل سکے۔

14

سے زیادہ مشکلات کا شکار ہیں۔بیروزگاری اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے، تعلیم یافتہ نوجوان بھی روزگار نہ ملنے کے باعث شدید مایوسی اور ذہنی دباؤ میں مبتلا ہیں، جو نہ صرف ان کے مستقبل بلکہ صوبے کے امن کے لیے بھی خطرناک ہے۔یہ بات انہوں نے طلبا کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کہی جس کی قیادت عدنان بلوچ کر رہے تھے۔پروفیسر حلیم صادق نے کہا کہ عوام پاکستان پارٹی نے ہمیشہ نوجوانوں کے مسائل کو اپنی سیاست کا مرکز بنایا ہے۔ہماری اولین ترجیح بیروزگاری کا خاتمہ، تعلیم کے فروغ اور نوجوانوں کے لیے فنی تربیت کے اداروں کا قیام ہے تاکہ وہ عملی زندگی میں باعزت روزگار کما سکیں۔انہوں نے کہا کہ بیروزگار نوجوان اکثر شدت پسندی اور منفی سرگرمیوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔اس رجحان کو روکنے کے لیے حکومت اور سیاسی جماعتوں کو مل کر نوجوانوں کے لیے روزگار کے دروازے کھولنے ہوں گے۔عوام پاکستان پارٹی نہ صرف نوجوانوں کو روزگار دلانے کے لیے جامع پالیسی مرتب کر رہی ہے بلکہ ان کی تعلیمی اور فنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لیے بھی خصوصی منصوبے لائے گی۔پروفیسر حلیم صادق نے کہا کہ اگر نوجوانوں کو امید اور مواقع فراہم کیے جائیں تو وہ بلوچستان کو ترقی اور خوشحالی کی نئی بلندیوں تک لے جا سکتے ہیں۔عوام پاکستان پارٹی اس مقصد کے لیے ہر فورم پر آواز بلند کرتی رہے گی اور عملی جدوجہد جاری رکھے گی۔

15

بھی سخت کر دی گئی تھی نماز جمعہ کے دوران علماء کرام نے ملک کی استحکام دہشتگردی کی خاتمے اور امت مسلمہ کی کامیابی کیلئے اجتماعی دعا بھی کی گئی کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں نماز جمعہ کے دوران سیکورٹی کے انتظامات انتہائی سخت کر دی گئی تھی مساجد اور امام بارگاہوں کے باہر فورسز کو تعینات کر کے مشکوک افراد پر کڑی نظر رکھی گئی اسی طرح مساجد میں جانے والے لوگوں کی بھی تلاشی لی گئی ساتھ میں کوئٹہ کے مختلف حساس علاقوں اور چوکوں پر بھی فورسز تعینات کیے گئے جبکہ کوئٹہ میں داخل ہونے والے گاڑیوں کی بھی تلاشی سخت کر دی گئی نماز جمعہ کے دوران علماء کرام نے دہشتگردی کی خاتمے کے ملک کی استحکام اور امت مسلمہ کی کامیابی کیلئے خصوصی دعا کی گئی اور نماز جمعہ کے خطبے کے دوران عوام پر زور دیا کہ وہ آپس میں اختلافات ختم کر کے ان شیطانی قوتوں کے خلاف متحد ہو جائے جو ملک کو کمزور کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اسلام واحد مذہب ہے جو انسانیت کا درس دیتا ہیں جو لوگ اسلام کے نام پر دہشتگردی کرتے ہیں ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ انسان کہلانے کے بھی لائق نہیں ہیں انہوں نے کہا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر آزاد ہوا اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کرے گا لیکن ہماری بھی فرض بنتا ہے کہ ملک کے استحکام اور کامیابی کیلئے ذاتی مفادات کے ساتھ ملکی مفادات کا بھی خیال رکھیں۔

16

ملک شاپس اور دودھ بردار گاڑیوں کی چیکنگ کی گئی۔کارروائیوں کے دوران 1620 لیٹر ناقص دودھ، خشک پاؤڈر کی بھاری مقدار اور پاؤڈر سے تیار کردہ 350 کلو دہی تلف کیا گیا جبکہ ملاوٹ ثابت ہونے پر 4 ملک سپلائرز اور 12 ملک شاپس مالکان پر بھاری جرمانے عائد کیے گئے۔اسی طرح 31 مراکز اور 28 دودھ بردار گاڑیوں سے 13893 لیٹر دودھ کے نمونے حاصل کر کے موبائل لیبارٹری کے ذریعے فوری ٹیسٹنگ کی گئی جس میں پانی اور خشک پاؤڈر کی بھاری مقدار میں ملاوٹ کی تصدیق ہوئی۔اس موقع پر سیکرٹری خوراک بلوچستان منظر جاوید علی نے کہا کہ دودھ اور دہی میں ملاوٹ شہریوں کی صحت کے لیے سنگین خطرہ ہے اور کسی کو عوام کی صحت سے کھلواڑ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ بلوچستان فوڈ اتھارٹی خالص اور معیاری خوراک کی فراہمی کے لیے سخت اقدامات کر رہی ہے اور یہ خصوصی مہم اسی سلسلے کی کڑی ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ اس مہم کو مزید وسعت دی جائے گی اور صوبے کے دیگر اضلاع میں بھی دودھ اور ڈیری مصنوعات کے مراکز کی سخت جانچ پڑتال جاری رکھی جائے گی۔عوام سے اپیل ہے کہ وہ خالص دودھ دہی استعمال کریں، قابل بھروسہ مراکز سے خریداری کریں اور ملاوٹ کی شکایات کی فوری اطلاع اتھارٹی کو دیں تاکہ بروقت کارروائی ممکن ہو سکے۔

17

رہنما حاجی نصیب اللہ اچکزئی کے چچا، حاجی محمد خیر اور حاجی عبدالخیر کے والد حاجی سعد اللہ اکا اچکزئی کے انتقال پر ان کے گھر جا کر فاتحہ خوانی کی۔اس موقع پر رہنماؤں نے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی اور لواحقین سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کیا۔سردار اختر جان مینگل نے کہا کہ حاجی سعد اللہ اچکزئی ایک نیک دل، قبائلی و سماجی رہنما تھے، ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

18

نظر بلاول بھٹو زرداری کی درخواست پر عمل کرتے ہوئے ملک میں زرعی ایمرجنسی کا اعلان کر دیا ہے۔اس اہم قدم کا مقصد کسانوں کا تحفظ، خوراک کی حفاظت اور زرعی شعبے کی تیزی سے بحالی کو یقینی بنانا ہے۔صدر مملکت آصف علی زرداری نے شہریوں پر زور دیا کہ وہ متحد اور چوکس رہنے کے ساتھ ساتھ جاری امدادی کوششوں کی حمایت کریں۔انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ حکومت متاثرہ علاقوں کی فوری ضروریات اور طویل مدتی بحالی کے لیے تمام ضروری وسائل کی فراہمی کو جاری رکھے گی۔

19

قبول ہے اور یہ قائداعظم کا اعلان تھا۔انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کے لیے کئی محاذ کھلے ہیں، اسرائیل کے وحشیانہ پن سے 70 ہزار فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، بوڑھے، بچے، خواتین اور غیر مسلح افراد پر بم باری بزدلی ہوتی ہے۔مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ اسرائیل نے دوحہ میں حماس کی قیادت پر فضائی حملہ کیا، لبنان، شام اور یمن پر حملہ کر چکا ہے، یہ ملکوں کی خودمختاری پر حملہ ہے، حماس اور قطر کے ساتھ اظہار یک جہتی کرتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ اسرائیلی وجود میں آیا ان کی خارجہ پالیسی کے مطابق مسلم امہ کا وجود ختم کرنا ہے، امت مسلمہ کو احساس ہو اسلامی دنیا کے حکمرانوں کا اجلاس دوحہ میں بلا رہے ہیں، اللہ کرے امت مسلمہ کے حکمرانوں کا ضمیر جاگے۔مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام کی خواہش ہے اسلامی وجود اور بلاک ہو، بیت المقدس کی آزادی کے لیے مشترکہ دفاعی قوت استعمال کریں، پاکستان کی صلاحیت ہے وہ اسرائیل کو چند گھنٹوں میں لپیٹ سکے، جس طرح پاکستان نے بھارت کو چند گھنٹوں میں لپیٹا تھا۔انہوں نے کہا کہ ایک طرف ٹرمپ کہتا ہے اسرائیل بات نہیں مان رہا اور پھر حملہ ہو جاتا ہے، الزام کس کو دیں پہلے حماس کی قیادت اکٹھی کی پھر حملہ کروا دیا، اسرائیل گریٹر اسرائیل کی بات کرتا ہے، وہ حرمین شریفین پر اسرائیل کی توسیع اور قبضے کی بات کرتا ہے۔سربراہ جمعیت علمائے اسلام نے کہا کہ دوریاستی نظریہ نہیں بلکہ ایک فلسطین کا نظریہ ہے۔انتخابات میں دھاندلی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ انتخابات میں دھاندلیاں نہ کیا کرو، نتیجے تبدیل نہ کیا کرو۔مولانا فضل الرحمان نے کہا کہ سیلاب سے تباہی ہے، لوگ بے گھر اور شہید ہو چکے ہیں، ہمیں ان مظلوموں کی طرف دیکھنا چاہیے، ہمارے بچے اور مائیں میں جو کرب سے زندگی گزر رہے ہیں، سب مظلوموں کی مدد کریں اور جو مدد کر رہے ہیں ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔انہوں نے کہا کہ اسرائیل کی سفاکیت کے خلاف پیغام دینا ہوگا اور قوم فلسطینی عوام کے ساتھ ہے، یہاں سے سیلاب زدگان کے لیے پیغام دینا ہوگا کہ ان کے ساتھ ہیں۔ان کا مزید کہنا تھا کہ چند مشکوک لوگ معاشرے میں اضطراب اور شکوک و شبہات پھیلاتے ہیں، سپریم کورٹ میں ان عناصر کو شکست دی اور ان کی کمر توڑ دی ہے اور وہ دوبارہ اپنی کمر سیدھی نہیں کر سکتے۔

20

نے سول سیکرٹریٹ میں واقع اپنے دفتر میں مختلف قبائل کے سیاسی و عوامی نمائندوں سے ملاقات کے دوران کیا۔اس موقع پر صوبے کی مجموعی سیاسی صورتحال کے ساتھ ساتھ علاقائی مسائل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔سردار بابا غلام رسول خان عمرانی نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے حکومت تمام دستیاب وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ قبائلی و سیاسی شخصیات کی تجاویز اور رہنمائی ہمارے لیے نہایت اہمیت کی حامل ہے اور انہی کی بنیاد پر عوامی فلاح و بہبود کے منصوبے ترتیب دیے جاتے ہیں۔انہوں نے مزید کہا کہ صوبائی حکومت بالخصوص دور دراز علاقوں کی ترقی اور عوام کے مسائل کے فوری حل کے لیے پرعزم ہے۔محکمہ محنت و افرادی پاور کی کوشش ہے کہ روزگار کے مواقع بڑھائے جائیں اور محنت کشوں کے مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے۔سردار بابا غلام رسول خان عمرانی نے اس بات پر زور دیا کہ عوامی نمائندوں اور مقامی قبائلی قیادت کے تعاون کے بغیر ترقی کا عمل ممکن نہیں، اس لیے سب کو یکجہتی اور تعاون کے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنا ہوگا۔

21

راہداری پر زاہدان جانے کی اجازت دے دی گئی ہے، جس سے عوام کو آمدورفت اور تجارتی سرگرمیوں میں سہولت میسر آئے گی۔ذرائع نے بتایا کہ راہداری پاس ڈپٹی کمشنر دالبندین کے دفتر سے جاری کیا جائے گا۔گیٹ کھلنے کے بعد مقامی آبادی میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور عوامی حلقوں نے حکام بالا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اقدام نہ صرف عوام کے دیرینہ مطالبے کی تکمیل ہے بلکہ سرحدی خطے میں رہنے والے لوگوں کے لیے بڑی آسانی کا باعث بھی ہے۔عوامی نمائندوں اور شہریوں نے مطالبہ کیا کہ اس سہولت کو مستقل بنیادوں پر فراہم کیا جائے تاکہ دونوں ممالک کے عوام کو آمدورفت اور کاروباری سرگرمیوں میں کسی قسم کی رکاوٹ پیش نہ آئے۔لیویز ذرائع کے مطابق گیٹ کھلنے سے پاک ایران تعلقات میں نئے امکانات روشن ہو گئے ہیں اور یہ اقدام خطے میں اعتمادسازی اور دوطرفہ تعاون کے فروغ کی جانب ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔

22

یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے مون سون اور حالیہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔برطانوی ہائی کمشنر نے 30 لاکھ پاؤنڈ کی فوری ہنگامی امداد اور مستقبل میں انسانی ہمدردی کی مزید معاونت کا اعلان کیا۔نائب وزیراعظم اسحاق ڈار نے بروقت امداد اور یکجہتی کے اظہار پر برطانوی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان برطانیہ کے تعاون کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

23

دوران گھر سے ایک عدد موٹر سائیکل، قیمتی سونا، پانچ لاکھ نقد روپے اور دیگر قیمتی اشیا غائب ہو گئی ہیں۔انہوں نے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ واقعے کی چھان بین اور مکمل تحقیقات کی جائیں تاکہ اصل محرکات سامنے لائے جا سکیں۔

24

پی اے ایف شیخ ماندہ اور داریم فیڈرز سے صبح 10:30 بجے تا دوپہر 2:30 بجے بجلی بند رہے گی، جبکہ اسی روز سریاب گرڈ کے گلستان روڈ، حالی روڈ، ہنہ اور لیاقت بازار ایکسپریس فیڈرز سے دن 11 بجے تا سہ پہر 3 بجے بجلی بند ہوگی۔مزید برآں 13 ستمبر کو سریاب گرڈ کے چلتن، سمنگلی ایکسپریس، ولدار کاریز، انڈسٹریل، ہزارہ ٹاؤن، جائنٹ روڈ، ساتھ واسا اور دیگر فیڈرز سے صبح 10 بجے تا شام 4 بجے تک بجلی معطل رہے گی، جبکہ 14 ستمبر کو کوئٹہ سٹی گرڈ کے بروری روڈ، پی اے ایف، نواں کلی، کینٹ، اسٹیڈیم، جی او آر کالونی، جناح ٹاؤن اور دیگر فیڈرز سے صبح 8 بجے تا دن 12 بجے بجلی بند رہے گی۔اعلامیہ میں مزید کہا گیا ہے کہ 220 کلووولٹ لورالائی گرڈ اسٹیشن کے پاور ٹرانسفارمر نمبر 1 پر ضروری کام کیلئے 13 تا 16 ستمبر روزانہ صبح 9 بجے تا شام 6 بجے بجلی معطل رہے گی۔علاوہ ازیں 13 ستمبر کو مچھ پور، 14 ستمبر کو گندا خہ اور 15 ستمبر کو کھڈ کوچہ گرڈ اسٹیشن سے بھی بجلی کی فراہمی معطل رہے گی۔کیسکو نے اس دوران بجلی بندش سے صارفین کو پیش آنے والی مشکلات پر معذرت کرتے ہوئے تعاون کی اپیل کی ہے۔

25

رجسٹریشن بک کے ذریعے فراڈ اور جعل سازی کا ارتکاب کیا۔بیلہ پولیس نے ملزم کے خلاف مقدمہ نمبر 74/2025 بجرم 420، 468، 471، 470 ت پ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ایس ایس پی لسبیلہ عاطف امیر نے واضح کیا کہ جرائم پیشہ عناصر کے خلاف کارروائیاں بلاامتیاز جاری رہیں گی۔

26

بین الاقوامی اداروں اور امریکی اڈوں کے باوجود یہ بیدردی ممکن نہیں ہو سکتی، اور امریکہ و اسرائیل کا ایل کی عالم اسلام کے خلاف سازشیں اور دہشت گردی ایک عظیم خطرہ بن چکی ہیں۔انہوں نے کہا کہ ٹرمپ کے دورے کے دوران بعض عرب حکام کی جانب سے غیر اسلامی و غیر اخلاقی اقدامات اور خواتین کے ڈانسز کو بطور "تحفہ" پیش کرنا اسلامی اقدار کی توہین ہے، اور امت مسلمہ کبھی ایسے رویوں کو قبول نہیں کرے گی۔خطبہ میں انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کو اب جاگ جانا چاہیے؛ اگر اس بدمست طاقت کا احتساب نہ کیا گیا تو اس کے مذموم عزائم پورے مسلم خطے کے امن کو تباہ کر دیں گے۔سید عبدالستار شاہ چشتی نے کہا کہ امریکہ و اسرائیل کی پشت پناہی میں صیہونی ریاست نے فلسطین، ایران اور قطر سمیت متعدد مقامات پر مظالم ڈھائے ہیں اور عالمی قوتیں اس کی حمایت کرتی دکھائی دیتی ہیں۔انہوں نے عالمی استعمار اور اقوام متحدہ کی منافقت پر بھی شدید تنقید کی اور کہا کہ عالمی اداروں کی دوغلی پالیسیوں کے باعث آزاد مسلمان اب سیاسی و معاشی استحصال کا شکار ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ نہ بیت المقدس آزاد ہوا اور نہ کشمیر، اور اسی خطے کی آزادی کے لیے متحدہ مزاحمت ضروری ہے۔چشتی نے امت مسلمہ اور عرب دنیا کے حکمرانوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کا غلامانہ رویہ اور سازشی پالیسیاں عالم اسلام کے امن، معیشت اور ترقی کو نقصان پہنچا رہی ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ اگر عرب اور مسلم ممالک نے حماس کی مجاہدین کی حمایت نہ کی تو اسرائیل کا "گریٹر اسرائیل" منصوبہ پورے خطے کے لیے سنگین نتائج لے آئے گا اور غاصب ریاست اپنے طے شدہ نقشے کے تحت عرب حکومتوں سے بھی علاقے چھین لے گی۔انہوں نے امت مسلمہ کو اپیل کی کہ مظلوم فلسطینیوں کی حمایت ہر مسلمان پر فرض اور قرض دونوں ہے۔انہوں نے کہا کہ شہدا فلسطین کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور شہادت سے امت کے حوصلے پست نہیں ہوتے۔چشتی نے کہا کہ یہ جنگ محض غزہ کی نہیں بلکہ پورے عرب و اسلامی دنیا کی بقا کی جنگ ہے اور حماس مجاہدین کی حمایت عملی طور پر لائی جائے۔حکمرانوں کے لیے انہوں نے کہا کہ اب بھی وقت ہے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو کر اسرائیلی بربریت کے خلاف عملی اقدامات کیے جائیں؛ محض زبانی مذمت یا بیانوں سے کام نہیں چلے گا۔آخر میں انہوں نے امت مسلمہ سے یکجہتی اور متحدانہ موقف اختیار کرنے کی اپیل کی تاکہ اسرائیل کے غیر انسانی عزائم کو شکست دی جا سکے اور فلسطینی عوام کو حق خودارادیت دلایا جا سکے۔

27

ہائی کورٹ، جناح روڈ، انسکمب روڈ، مسجد روڈ، فاطمہ جناح روڈ اور ان سے ملحقہ علاقے شامل ہیں۔کمپنی نے کہا کہ صارفین کو پیش آنے والی زحمت کے لیے معذرت خواہ ہیں اور ان سے گزارش ہے کہ وہ اس دوران متبادل انتظامات کر لیں۔

28

اور ان کے حل کے لیے ایسوی ایشن نہ صرف سنجیدہ ہے بلکہ عملی و مؤثر اقدامات اٹھانے کے لیے پرعزم ہے۔مشترکہ بیان میں کہا گیا کہ اساتذہ کی فلاح و بہبود، حقوق کا تحفظ اور معیاری تعلیم کا فروغ ہماری اولین ترجیح ہے۔گورنمنٹ ٹیچرز ایسوی ایشن ہر فورم پر اساتذہ کرام کی بھرپور نمائندگی کرے گی اور ان کے جائز مطالبات کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔کابینہ میں صدر سجاد حسین رند، چیئرمین حاجی حبیب الرحمان مرزازئی، سیکرٹری جنرل محمد یونس کاکڑ، چیف آرگنائزر اکبر علی اکبر، سینئر نائب صدر حافظ محمد عثمان، وائس چیئرمین شہزاد حیدر کاکڑ، نائب صدر گل باران حسنی، شبیر احمد مینگل، جمیل الدین کاکڑ، محمد آصف عمرانی، حاجی عبدالمنان، ملک ناظر شاہ، محمد اسماعیل مینگل، برکت بگٹی، محمد صدیق مشوانی اور قیصر خان کھیازئی شامل ہیں۔بیان میں کہا گیا کہ تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اساتذہ کو درپیش مسائل ختم کیے جائیں اور انہیں وہ سہولیات فراہم کی جائیں جن کے وہ حقدار ہیں۔موجودہ کابینہ مربوط حکمت عملی کے تحت اقدامات کر رہی ہے اور اس بات کا اعادہ کرتی ہے کہ وہ ہمیشہ صوبے کے اساتذہ کے ساتھ کھڑی رہے گی اور تعلیم کی ترقی، اساتذہ کی فلاح و بہبود اور ان کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رکھے گی۔

29

جا رہے ہیں۔چیف سیکرٹری بلوچستان کی ہدایت پر گورننس میں بہتری لانے کے لیے انتظامی سطح پر مفاد عامہ میں اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ڈپٹی کمشنر نے اپنے دفتر میں ڈسٹرکٹ قلات کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے عوامی وفود سے گفتگو کرتے ہوئے شہریوں کے مسائل سنے اور ان کے فوری حل کے لیے احکامات جاری کیے۔ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ بحیثیت انتظامی افسران یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ شہریوں کو درپیش مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کیے جائیں۔تعیناتی کے بعد ضلع قلات کے سرکاری محکموں کو فعال بنانے، تعلیم، صحت اور امن و امان میں بہتری کے لیے کوششیں جاری ہیں۔انہوں نے سرکاری محکموں کے افسران کو ہدایت کی کہ عوام کی خدمت کو یقینی بنایا جائے اور بلاتفریق سروسز فراہم کی جائیں، اور کسی بھی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ڈپٹی کمشنر نے عوامی وفود کو یقین دہانی کرائی کہ ان کے دفتر کے دروازے عوامی مسائل کے حل کے لیے ہمہ وقت کھلے ہیں۔

30

کی بہتری کے لیے اہم فیصلے کیے ہیں، جن میں دالبندین میں جدید پرنس فہد اسپتال کے قیام اور ہاسپٹل ویسٹ مینجمنٹ رولز 2025 کی منظوری شامل ہے۔ان فیصلوں سے عوام کو براہ راست فائدہ پہنچے گا اور اسپتالوں میں علاج معالجے کے معیار میں نمایاں بہتری آئے گی انہوں نے مزید کہا کہ دیہی علاقوں میں بنیادی مراکز صحت کو اپ گریڈ کرنے اور ڈاکٹروں وطبی عملے کی کمی کو پورا کرنے کے لیے جامع منصوبہ بندی کی جا رہی ہے وزیر صحت نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہر شہری کو علاج کی مساوی سہولت فراہم کی جائے گی، چاہے وہ شہر میں ہو یا کسی دور افتادہ دیہات میں بخت کاکڑ نے کہا کہ صوبائی حکومت صحت عامہ کے شعبے میں اصلاحات کے ساتھ ساتھ جدید طبی آلات اور ٹیکنالوجی بھی متعارف کروا رہی ہے تاکہ مریضوں کو وہی سہولتیں مل سکیں جو بڑے شہروں میں میسر ہیں انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ حکومت کے ساتھ تعاون کریں اور صحت مند بلوچستان کے خواب کو حقیقت بنانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

31

غیر احمد کاسی کو گرفتار کر لیا۔کارروائی آل بلوچستان نیشنل فروٹ و سبزی کمیشن ایجنٹس ایسوسی ایشن کے صدر کی جانب سے دی گئی شکایت پر کی گئی، جس میں بنیادی قیمتوں میں غیر قانونی اضافہ، زائد فیسوں کی وصولی اور ٹھیکوں میں سنگین بے ضابطگیوں کی نشاندہی کی گئی تھی۔چیف سیکرٹری بلوچستان کے حکم پر اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ نے ڈائریکٹر جنرل عبدالواحد کاکڑ کی خصوصی ہدایت اور ڈپٹی ڈائریکٹر عظیم انجم کی قیادت میں تحقیقات کیں، جن میں اہم شواہد اور کرپشن کے ناقابل تردید ثبوت سامنے آئے۔تحقیقات کے مطابق، 15 جون 2023 کو جاری کیے گئے "بیس ریٹس" میں 36 گنا تک غیر معمولی اضافہ کیا گیا، جس سے مارکیٹ کمیٹیوں اور عام عوام پر مالی بوجھ پڑا۔علاوہ ازیں، بی پی پی آر اے کے قواعد اور بلوچستان ایگریکلچر پروڈیوس مارکیٹ ایکٹ 1991 کی صریح خلاف ورزیاں کی گئیں، اور ٹھیکوں کی الاٹمنٹ میں من پسند افراد کو نوازا گیا۔اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ نے دونوں افسران کو باضابطہ گرفتار کر کے مزید تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے۔ذرائع کے مطابق مزید گرفتاریاں بھی متوقع ہیں اور دیگر افراد کو بھی شامل تفتیش کیا جا رہا ہے۔عوامی حلقوں نے اس اقدام کو سراہا اور توقع ظاہر کی کہ یہ تسلسل برقرار رہے گا اور تمام سرکاری اداروں میں احتساب کو یقینی بنایا جائے گا۔

32

قتل کے مقدمہ میں نامزد مرکزی ملزم محمد نعیم شاہوانی کو گرفتار کر کے مزید تفتیش تھانہ ولیخان میں جاری ہے۔ڈپٹی کمشنر مستونگ بہرام سلیم اور اسسٹنٹ کمشنر محمد جان جمالدینی کی ہدایت پر، رسالدار میجر پیر جان علیزئی، ایس ایچ او ولیخان محمد رحیم رودینی، نائب رسالدار بلال احمد، نائب رسالدار ملک محمد نواز اور دفعدار انور بخش کی ٹیم نے مختلف کارروائیوں کو کامیابی حاصل کی۔کارروائی کے دوران سٹی ایریا چوتو سے چھینا گیا ایس ویلر برآمد کیا گیا، نوشکی روڈ ٹاور ایریا سے دو ڈی کاریں بھی برآمد ہوئیں جو غنچہ ڈھوری سے چوری ہوئی تھیں، جبکہ کوشک ایریا سے پیاز سے لوڈ شدہ پک اپ گاڑی بھی برآمد کر لی گئی۔تمام برآمد شدہ گاڑیاں تھانوں میں منتقل کر کے مزید تفتیش جاری ہے۔

33

افغان مہاجرین کے خلاف بھی کارروائیاں کی گئیں، جن کے دوران 100 سے زائد افراد کو گرفتار کیا گیا جبکہ 5 گھروں کو مسمار کر دیا گیا کیمپ کے مکینوں نے ملک بدری اور گھروں کی مسماری پر سخت مزاحمت کی اور پتھراؤ بھی کیا تاہم سیکیورٹی فورسز نے پیشہ ورانہ مہارت اور نظم وضبط کے ساتھ آپریشن مکمل کر لیا۔بعدازاں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی قیادت میں ضلعی انتظامیہ اور ایف سی اہلکاروں نے یارو سرانان روڈ پر اسنیپ چیکنگ کی۔اس کے ساتھ ہی سرخاب کیمپ، کلی ترانہ اور دیگر مقامات پر جہاں غیر قانونی افغان مہاجرین رہائش پذیر ہیں، ان کے فوری انخلا اور ملک بدری کے سلسلے میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے اعلانات بھی کیے جا رہے ہیں۔

34

شاہ نے کہا ہے کہ صوبے میں جاری مشترکہ قبائلی جرگے ایک مثبت اور امید افزا پیش رفت ہیں، جن کے نتیجے میں عوام کا اعتماد سول حکومت اور عسکری اداروں پر بحال ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ بلوچستان ایک حساس خطہ ہے جہاں برسوں کی محرومیوں اور بداعتمادی نے جنم لیا، مگر اب قبائلی عمائدین کو شامل کر کے عوامی مسائل کے حل کے لیے جو مکالمہ شروع کیا گیا ہے وہ صوبے کے مستقبل کو روشن بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔سید امان شاہ نے کہا کہ ان جرگوں میں مختلف طبقات کی نمائندگی سے عوامی سطح پر خوش آئند ردعمل پیدا ہوا ہے۔لوگ اب سمجھنے لگے ہیں کہ ان کی آواز براہ راست حکومتی اداروں اور عسکری قیادت تک پہنچ رہی ہے۔اس عمل سے نہ صرف فاصلے کم ہو رہے ہیں بلکہ برسوں کی بے چینی اور اضطراب بھی کم ہو رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ عوام پاکستان پارٹی سمجھتی ہے کہ بلوچستان کے مسائل کا پائیدار حل مقامی لوگوں کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں۔قبائلی عمائدین اپنی روایتی حیثیت اور اثر ورسوخ کی بدولت عوام اور ریاستی اداروں کے درمیان ایک مضبوط پل کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ یہ جرگے نہ صرف امن وامان کے قیام میں مددگار ہیں بلکہ روزگار، تعلیم، صحت اور ترقیاتی منصوبوں جیسے بنیادی مسائل کو بھی اجاگر کر رہے ہیں۔انہوں نے تجویز دی کہ صوبے کے ہر ضلع میں باقاعدگی سے ایسے جرگے منعقد کیے جائیں تاکہ عوامی شراکت داری کو یقینی بنایا جا سکے اور جمہوری عمل کو تقویت ملے۔سید امان شاہ نے کہا کہ بلوچستان کی ترقی اور خوشحالی کے لیے ضروری ہے کہ سول حکومت، عسکری ادارے اور عوامی نمائندے ایک پیج پر رہیں۔یہی وہ ہم آہنگی ہے جو نہ صرف صوبے بلکہ پورے ملک کو استحکام اور ترقی کی راہ پر گامزن کر سکتی ہے۔

35

صدر اور معروف قبائلی شخصیت سید صادق آغا نے کہا ہے کہ بلوچستان کے قدرتی وسائل پر سب سے پہلا حق صوبے کے عوام کا ہے۔انہوں نے کہا کہ دہائیوں سے عوام پسماندگی اور محرومی کا شکار ہیں جبکہ ان کے وسائل سے ملک کے دیگر حصے مستفید ہو رہے ہیں جو کہ ناانصافی اور احساس محرومی کو مزید بڑھا رہا ہے۔سید صادق آغا نے مقامی وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان معدنیات، گیس اور تیل سمیت قدرتی وسائل سے مالا مال ہے لیکن عوام آج بھی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔صوبے کے اکثر علاقے تعلیم، صحت اور روزگار کے شعبوں میں پیچھے ہیں۔انہوں نے کہا کہ صوبے کی ترقی اور خوشحالی مقامی عوام کی شمولیت کے بغیر ممکن نہیں۔وسائل کی منصفانہ تقسیم کے بغیر خوشحالی کا خواب ادھورا رہے گا۔ان کا کہنا تھا کہ ان وسائل کو پہلے بلوچستان کے عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جانا چاہیے، نوجوانوں کو روزگار دیا جائے اور بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنایا جائے۔انہوں نے کہا کہ تحریک انصاف بلوچستان عوام کے حقوق کے تحفظ اور محرومیوں کے خاتمے کے لیے ہر فورم پر آواز بلند کرتی رہے گی۔جدوجہد کا مقصد ایسا بلوچستان ہے جہاں وسائل پر سب سے پہلا حق عوام کا ہو اور انہیں ترقی کے یکساں مواقع میسر آئیں۔

36

قیمتیں کسی صورت نہیں بڑھیں گی، کچھ عرصہ تو قیمتیں ٹھیک رہیں لیکن اچانک اضافہ کر دیا گیا۔وفاقی وزیر کا کہنا تھا کہ جن اداروں نے اسٹاک کی موجودگی کی رپورٹ دی تھی، ان کے خلاف انکوائری ہونی چاہیے کہ حقیقت میں اتنا اسٹاک کیوں موجود تھا نہیں، اور اگر تھا تو وہ چینی کہاں گئی۔انہوں نے کہا کہ ذخیرہ اندوزی کے خدشات کی بھی تحقیقات ضروری ہیں کیونکہ چینی عام آدمی کے استعمال کی بنیادی ضرورت ہے۔قیصر احمد شیخ نے کہا کہ وزیراعظم خود محتاط تھے لیکن اس کے باوجود حکومت معاملہ کنٹرول نہ کر سکی۔میں کابینہ کا حصہ ہوں لیکن ہمیں کہیں نہ کہیں اپنی غلطی تسلیم کرنی ہوگی۔انہوں نے مزید کہا کہ اب چینی کی درآمد ہو رہی ہے تو یہاں کے کسان پریشان ہے کیونکہ گنے کا سیزن قریب ہے اور خدشہ ہے کہ ملز والے کسانوں کو کم قیمت دیں گے۔وفاقی وزیر نے واضح کیا کہ بریفنگ وزارت فوڈ سیکیورٹی نے دی اور فیصلہ ای سی سی نے منظور کیا، جس کی سربراہی وزیر خزانہ کرتے ہیں جبکہ ایک اور کمیٹی کے سربراہ ڈپٹی وزیراعظم ہیں۔انٹرویو کے دوران قیصر احمد شیخ نے بانی پی ٹی آئی پر بھی بات کی اور کہا کہ وہ ملک کے اہم سیاستدان ہیں لیکن بظاہر پس منظر میں نظر آ رہے ہیں۔انہیں انا سے باہر آنا چاہیے کیونکہ سیاست صرف ضد بازیوں سے نہیں چلتی بلکہ اس میں مصالحت کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔

37

مقابلے کا انعقاد اسلام آباد میں نومبر میں کیا جائے گا جو 24 سے 29 نومبر تک جاری رہے گا۔ذرائع کے مطابق مقابلے میں 57 برادر ملکوں کے نوجوان شرکت کریں گے، جس کیلئے وزارت مذہبی امور نے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ذرائع کے مطابق تقریب تقسیم انعامات میں سیکرٹری جنرل او آئی سی اور امام کعبہ کی آمد متوقع ہے۔

38

سماعت اے ٹی سی کے جج منظر علی گل نے بانی پی ٹی آئی کی بہنوں علیمہ خان اور عظمیٰ خان کی عبوری ضمانت کی درخواستوں پر سماعت کی۔سماعت کے دوران علیمہ خان اور عظمیٰ خان کی جانب سے ایک روزہ حاضری معافی کی درخواست جمع کروائی گئی۔درخواست میں موقف اختیار کیا گیا کہ علیمہ خان اور عظمیٰ خان اسلام آباد میں ہیں جہاں بانی پی ٹی آئی سے ملاقات اور کیس کی سماعت کے سلسلے میں گئی ہوئی ہیں۔بعدازاں عدالت نے مقدمہ کے ریکارڈ پیش نہ ہونے پر سماعت 17 اکتوبر تک ملتوی کر دی اور دونوں کی عبوری ضمانت میں بھی اسی تاریخ تک توسیع کر دی ساتھ ہی دونوں کی عدالت سے حاضری معافی کی درخواست بھی منظور کر لی۔

39

بیان میں انہوں نے متاثرہ خاندانوں سے دلی ہمدردی اور یکجہتی کا اظہار کیا اور جانی و مالی نقصانات پر افسوس ظاہر کیا۔قائم مقام صدر پاکستان نے کہا کہ سیلاب سے ہزاروں دیہات زیر آب آ گئے ہیں اور عوام شدید مشکلات کا شکار ہیں۔انہوں نے ملتان اور گردونواح میں سیلابی صورتحال کو تشویشناک قرار دیتے ہوئے خبردار کیا کہ وبائی امراض کے پھیلنے کا خطرہ ہے۔قائم مقام صدر نے ہدایت کی کہ عوام کو بیماریوں سے بچانے کے لیے فوری طبی امداد فراہم کی جائے اور میڈیکل ٹیموں کی متاثرہ علاقوں تک بروقت رسائی یقینی بنائی جائے۔انہوں نے غذائی اجناس، صاف پانی اور دیگر ریلیف اشیاء کی فراہمی میں بھی تیزی لانے کی ضرورت پر زور دیا۔انہوں نے کہا کہ عوام کو مزید نقصانات سے بچانے کے لیے ریلیف آپریشنز میں بہتری لائی جائے اور وفاقی و صوبائی ادارے متاثرین کی مشکلات کم کرنے کے لیے مؤثر اقدامات کریں۔قائم مقام صدر نے عزم ظاہر کیا کہ حکومت تمام وسائل بروئے کار لا کر متاثرہ عوام کی بھرپور مدد کرے گی اور انہیں مشکل وقت میں تنہا نہیں چھوڑا جائے گا۔

40

مطابق گزشتہ ہفتے 22 اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا، پیاز، ٹماٹر، آٹا، چاول، انڈے اور چینی مہنگی ہونے والی اشیا میں شامل ہیں۔ادارہ شماریات کی رپورٹ کے مطابق دال مونگ، ماش، ایل پی جی، لکڑی، کپڑے بھی مہنگے ہوئے، ایک ہفتے میں پیاز 12.17 فیصد، ٹماٹر 10.47 فیصد مہنگے ہوئے، آلو 3.57 فیصد، چاول 1.63 فیصد، انڈوں کے دام 1.52 فیصد تک بڑھے۔ایک ہفتے میں 4 اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں کمی آئی، گزشتہ ہفتے آٹا 9.80 فیصد اور مرغی کی قیمت میں 3.20 فیصد کی کمی آئی، گزشتہ ہفتے 25 اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں استحکام رہا، سالانہ بنیاد پر ٹماٹر 90 فیصد، چینی 29 فیصد، آٹا 18.65 فیصد تک مہنگا ہوا۔

41

روز میجر عزیز بھٹی کے یوم شہادت کے موقع پر جاری اپنے ایک پیغام میں انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی جرات، دلیری اور وطن سے محبت کی داستان تاریخ کے سنہرے اوراق میں ہمیشہ کیلئے لکھی جا چکی ہے۔میجر عزیز بھٹی شہید کی جرات اور دلیری نے مکار دشمن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دیے، انہوں نے اپنے لہو سے وفا کی وہ داستان لکھی جو تاریخ کے سینے پر نقش ہو چکی ہے۔محسن نقوی نے کہا کہ قوم اس عظیم سپاہی کو سلام پیش کرتی ہے جو ہمیشہ کیلئے امر ہو گیا، لاہور پر دشمن کی یلغار کے سامنے سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہونے والا یہ بہادر افسر آج بھی قوم کے دلوں میں زندہ ہے۔وزیر داخلہ نے مزید کہا کہ میجر عزیز بھٹی شہید نے لاہور کی فضاؤں میں بہادری کی نئی داستان رقم کی، وہ دشمن کے سامنے ایک مضبوط چٹان کی طرح ڈٹے رہے، ان کی دلیرانہ مزاحمت اور بے مثال شجاعت دشمن کیلئے صدیوں کا سبق ہے۔

42–**50**

[illegible]

51–**56**

[illegible]

Daily ASKAR INTERNATIONAL QUETTA

MEMBER A.P.N.S

روزنامہ عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: سید فاروق شاہ

رجسٹرڈ نمبر BC-A-21

چیف ایڈیٹر و پبلشر سید فاروق شاہ نے روزنامہ عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ کو انڈیپینڈنٹ پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر روزنامہ عسکر انٹرنیشنل آفس نمبر 315 یونیورسل کمپلیکس 3ed فلور سے شائع کیا۔ فون نمبر:۔

03318383955 0812837048

بلوچستان کی موجودہ صورتحال اور قومی ذمہ داریاں

بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا اور اہم صوبہ ہے جو اپنے قدرتی وسائل، جغرافیائی اہمیت اور ثقافتی تنوع کے باعث ہمیشہ ملکی ترقی میں کلیدی کردار کا حامل رہا ہے۔ مگر افسوس کہ صوبہ آج بھی امن و امان، معاشی پسماندگی، روزگار کے فقدان اور بنیادی سہولیات کی کمی جیسے مسائل سے دوچار ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں حکومتوں نے بلوچستان کی ترقی اور عوامی فلاح کے بڑے بڑے دعوے کیے، لیکن عملی اقدامات وہ نہیں ہو سکے جن کی عوام کو توقع تھی۔ آج بھی تعلیم و صحت کے ادارے بنیادی ضروریات سے محروم ہیں، نوجوان بیروزگاری کا شکار ہیں اور زرعی معیشت کو درکار سہولیات میسر نہیں۔ یہ خلا عوام کے احساسِ محرومی کو مزید گہرا کر رہا ہے۔ امن و امان کی صورتحال میں بھی تسلی بخش بہتری دکھائی نہیں دیتی۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے واقعات نے نہ صرف بے شمار جانیں لیں بلکہ ترقی کی رفتار کو بھی بری طرح متاثر کیا۔ حالیہ دنوں میں ہونے والے واقعات نے واضح کر دیا ہے کہ ریاستی اداروں کو مزید مستحکم حکمتِ عملی اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ امن دشمن عناصر کو شکست دی جا سکے۔ بلوچستان کے عوام کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ صوبے کو قومی دھارے میں شامل کر کے اس کے وسائل کے ثمرات خود مقامی لوگوں تک پہنچیں۔ اس مقصد کے لیے ضروری ہے کہ وفاق اور صوبائی حکومتیں سنجیدگی کے ساتھ مل بیٹھ کر ایک ایسا روڈ میپ ترتیب دیں جس سے بلوچستان کو ترقی، خوشحالی اور امن کی راہ پر گامزن کیا جا سکے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ صوبے کے نوجوانوں کو روزگار، تعلیم اور ہنر کے مواقع دیے جائیں، وسائل کے بہتر استعمال کو یقینی بنایا جائے اور بلوچستان کو وہ مقام دیا جائے جس کا یہ مستحق ہے۔ بصورتِ دیگر احساسِ محرومی مزید گہرا ہوگا اور ملک کی وحدت متاثر ہو سکتی ہے۔

مریخ سیارے پر ایک خبر دیکھ کر

غلام جیلانی خان

ایک معروف خبر رساں ایجنسی رائٹرز (Reuters) کی طرف سے دی جانے والی ایک خبر نظر سے گزری جس کا عنوان تھا: ’’ناسا (NASA) کے ایک روور (Rover) نے مریخ پر قدیم زندگی کے آثار دیکھے ہیں‘‘۔ اہلِ مغرب (بالخصوص امریکہ) ایسی خبریں شائع کرتا رہتا ہے جن کا تعلق ’’انفس و آفاق‘‘ سے ہوتا ہے اور جو کائنات میں گھومنے والے سیاروں کے بارے میں ہوتی ہیں۔ ان سیاروں کی تعداد اَن گنت ہے۔ یہ خبریں مشرق و مغرب کی جدید اقوام کی طرف سے آتی ہیں اور ہمیں کچھ خبر نہیں کہ یہ حقیقی ہوتی ہیں یا محض جھوٹ کا پلندہ...... بالعموم ہم لوگ جو کرہ؟ ارض پر بسنے والی پس ماندہ اقوام میں شمار ہوتے ہیں، ان خبروں پر یقین کر لیتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا چارہ کار نہیں ہوتا۔ دنیا کے صرف پانچ سات بڑے بڑے ممالک نے خلاء میں سینکڑوں سیارے چھوڑ رکھے ہیں جن کی مانیٹرنگ زمین پر قائم اسٹیشنوں کی مدد سے کی جاتی ہے۔ خبر یہ ہے کہ ناسا (NASA) کے اس سیارے نے مریخ (Mars) کی ایک تصویر زمین پر بھیجی ہے جس سے عیاں ہوتا ہے کہ مریخ پر بھی ’کبھی‘ زندگی ہوا کرتی تھی اور یہ نہیں معلوم کہ یہ زندگی کیا تھی؟...... کیا یہ انسانی زندگی تھی؟...... کیا نباتاتی یا حیوانی زندگی تھی یا کیا ماورائے فکر ایسی زندگی تھی کہ جس کا علم آج تک انسان کو نہیں ہو سکا۔ شاید یہی وجہ ہوگی کہ ترقی یافتہ اقوام ان سیاروں پر اپنے جہاز (Rovers) بھیج کر اندازہ لگاتی رہتی ہیں کہ یہ زندگی کیسی تھی۔ لیکن یہ بھی دیکھئے کہ ان ترقی یافتہ جدید اقوام کے سائنس دانوں نے زندگی کا جو کھوج اب لگایا ہے، مسلمان فلسفہ دانوں نے سینکڑوں برس پہلے یہی کھوج لگا لیا تھا...... قرآنِ کریم میں تو یہ مرقوم ہے کہ خالقِ کائنات نے اس کائنات کو صرف چھ دنوں میں مکمل کیا اس کا آغاز اللہ کریم نے لفظ ’’کُن‘‘ سے کیا تھا اور جونہی یہ لفظ خدا کی ’زبان‘ سے ادا ہوا تھا، فوراً ہی اس کی تعمیل ہو گئی تھی۔ ’’کن فیکون‘‘ کا مفہوم یہی ہے کہ اللہ نے چاہا کہ ایسا ہو جائے تو بس ہو گیا۔ کسی روور (Rover) یا کسی سیارے کی ضرورت پیش نہ آئی...... یہ سیارے تو انسان کے احکام کے تابع ہیں...... انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اور خدا کا نائب بھی ہے اس لئے بقول مولانا روم:

گفتہ او گفتہء اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(انسان کا کہا ہوا، اللہ کا کہا ہوا ہے اگرچہ اللہ کے بندے (عبد) کے حلق سے نکلا ہوا ہے)

ارتقائے حیات کا جو جدید تصور رومی نے پیش کیا ہے اور جو پیشگوئی کی ہے وہ از بس لائقِ توجہ ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

آمدہ اوّل بہ اقلیم جماد

وز جمادی در نباتی اوفتاد

سالہا اندر نباتی عمر کرد

وز جمادی یاد ناورد از نبرد

وز نباتی چوں بہ حیوانی فتاد

نامدش حالِ نباتی ہیچ یاد

جز ہماں میلے کہ دارد سوئے آں

خاصہ در وقتِ بہار و ضمیراں

باز از حیواں سوئے انسانیش

می کشید آں خالقی کہ دانیش

ہم چنیں اقلیم تا اقلیم رفت

تا شد اکنوں عاقل و دانا و زفت

عقل ہائے اولینش یاد نیست

ہم ازیں عقلش تحول کرد نیست

تا ہد زیں عقل پُر حرص و طلب

صد ہزاراں عقل بیند بوالعجب

[انسانی زندگی سب سے پہلے جمادی قلمرو (پتھر کی دنیا) میں پیدا ہوئی۔ اس کے بعد جمادات سے نباتات میں آئی۔ کئی برس تک نباتات میں عمر گزاری اور یہ یاد نہ رہا کہ اس نے جمادات سے لڑ کر نباتات کا رخ کیا تھا۔ نبات سے جب حیوانات میں آئی تو نباتی زندگی کے متعلق کچھ یاد نہ رہا کہ وہ کیا تھی۔ ہاں البتہ بعض اوقات اس حیوانی زندگی کا میلانِ طبع نباتی زندگی کی طرف ہو جاتا تھا۔ بالخصوص موسمِ بہار میں یا اس وقت جب نباتی زندگی کے گل ہائے خوشبودار (ضمیران) یاد آتے تھے۔ اس کے بعد اس زندگی نے حیوان سے انسان کی طرف سفر کیا اور اس خالق کی طرف کھنچی کہ جس کو وہ جانتی تھی اور جو اس کے خمیر میں تھا۔ اس طرح ایک سلطنت (قلمرو) سے نکل کر یہ زندگی دوسری سلطنت تک آتی رہی تا آنکہ اس دورانِ سفر میں عاقل، دانا اور سمجھدار (زفت) بن گئی۔ لیکن اس سفر میں بھی زندگی کو اپنی پہلی عقلیں اور صورتیں (یعنی پہلے سفر) یاد نہ رہیں اور وہ اس موجودہ عقل (منزل) سے بھی آگے بڑھ گئی اور نوبت یہاں تک آ گئی کہ اس منزل میں بھی طلب و جستجو سے باز نہ آئی...... اور کچھ عجب نہیں کہ اس کے بعد یہ زندگی اور کتنی منزلیں دیکھے گی۔

علامہ اقبال نے اس طویل مضمون کو صرف ایک سادہ سے شعر میں اس طرح بیان کر دیا تھا:

موت کو سمجھے ہیں غافل، اختتامِ زندگی

ہے یہ شامِ زندگی، صبحِ دوامِ زندگی

معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نے مولانا روم کے فلسفہ سے لبریز نکات کو بہت آسان اور سہل زبان و انداز میں بیان کر دیا ہے۔ اگر اس ضمن میں اقبال و رومی کو مزید سمجھنا ہو تو بالِ جبریل میں وہ معرکتہ آلارا نظم دیکھئے جس کا عنوان ’’پیر و مرید‘‘ ہے۔ بالِ جبریل کی اولین چند اشاعتوں میں یہ عنوان ’’پیرِ رومی اور مریدِ ہندی‘‘ کے نام سے شائع ہوا تھا اور میرے پاس بالِ جبریل کا وہی نسخہ موجود ہے۔ بہرکیف یہ تو ایک جملہء معترضہ تھا جو کئی پیراگرافوں تک پھیل گیا...... قارئین سے اس جسارت کی معذرت! میں کالم کے آغاز میں ایک انگریزی زبان میں شائع شدہ خبر کا حوالہ دے رہا تھا جس میں مریخ نامی سیارے پر ناسا (NASA) کے ایک روور (Rover) نے قدیم ترین زندگی کے آثار دیکھے تھے۔ ہم اور آج کے دوسرے ہمزاد انسان خوش نصیب ہیں کہ وہ اس قدیم دور میں پیدا نہیں ہوئے تھے!...... ویسے تو خالقِ کائنات کو ہماری اس دنیا کو تخلیق کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگا ہوگا لیکن اللہ کا ایک ’لمحہ‘ نجانے ہماری کتنی صدیوں کے برابر ہوگا۔ حضرت شیخ سعدی نے موجودہ دور کے انسان پر ایک ایسی طنزیہ چوٹ کی ہے جس کا جواب نہیں۔ وہ فرماتے ہیں:

تو کارِ زمیں را نکو ساختی؟

کہ با آسماں نیز پرداختی

(کیا تو نے زمین کے سارے کام خوش اسلوبی سے مکمل کر لئے ہیں کہ اب آسمانوں کا رخ کر لیا ہے؟) رائٹرز کی اس خبر نے شاید بعض قارئین کے اذہان کو مغلوب کر لیا ہو اور انہوں نے سوچا ہو کہ دیکھو آج کے ’’مغربی‘‘ انسان نے کیسی ترقی کر لی ہے کہ مریخ کو جا چھوا ہے!...... مریخ یا مدارِ ارض پر گھومنے والے دوسرے سیاروں تک جانے کے لئے آج کا انسان کوشش کر رہا ہے۔ مریخ سے پرے نجانے کتنے اور سیارے ہوں گے۔ ذرا قرآن حکیم کے آخری پارے کی آخری دس سورتوں کا مطالعہ کیجئے، آپ پر سب کچھ عیاں ہو جائے گا...... لیکن اس کا کیا علاج کہ ہم قرآن کو صرف ناظرہ انداز ہی میں پڑھتے ہیں، اس کے معانی اور تفسیر کی طرف رخ نہیں کرتے۔ ہمارے سکولوں اور کالجوں کے نصاب میں قرآن حکیم کے جو حصے دیئے گئے ہیں، ان کا ترجمہ اور تفسیر جاننے کی بھی از حد ضرورت ہے۔ لیکن آج کا طالب علم جب سکول (یا کالج) سے فارغ ہوتا ہے تو کاروبارِ زندگی میں اس کی رسائی کہاں تک ہوتی ہے؟...... یہ المیہ، پاکستان کے عصرِ حاضر کا ایک عظیم المیہ (Great Tragedy) ہے۔ رائٹرز اور AFP وغیرہ جیسی گلوبل خبر رساں ایجنسیاں اس طرح کی خبریں شائع کرتی ہیں، ان کے مقاصد مغرب کے ابلاغی اور سائنسی عروج کو ظاہر کرنا ہے۔ ان کی خبروں کے ساتھ جو تصاویر منسلک کی جاتی ہیں وہ بھی ایک عام پاکستانی قاری کے لئے وجہِ حیرانی بن جاتی ہے، وجہِ پریشانی نہیں بنتی!...... شاید کبھی ایسا ہو کہ ہمیں اس پریشانی کی خبر بھی معلوم ہو جائے!...... یہ صرف میری ایک حسرت ہے جس کو حقیقت بننے کے لئے نجانے کتنے اور برسوں کی ضرورت ہو!

چور کون؟

مجیب الرحمان شامی

پاکستان کی ساری معیشت چوروں کی وجہ سے چل رہی ہے۔ وہ کیسے؟ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چور کون ہے؟ چور وہ ہے جو چھپ کر کسی کی چیز کو اجازت کے بغیر چرا لے۔ مثلاً کسی نے اگر سیب چرا لیا تو وہ چور کہلائے گا۔ حالانکہ وہ سیب اس نے اپنی یا اپنے بچے کی بھوک ختم کرنے کے لئے چوری کیا ہوگا۔ کیونکہ ظاہر ہے کوئی شوق سے تو چوری نہیں کرتا۔ شوق سے یاد آیا کہ جو شوق سے چوری کرے اسکو کوئی چور نہیں کہتا۔ مثال کے طور پر کوئی شوق سے کرکٹ کھیلتے ہوئے رنز چرا لے اسے کوئی چور نہیں کہتا اسے بڑا کھلاڑی کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ریاست کا اربوں روپیہ کھا لے اسے بھی کوئی چور نہیں کہتا۔ بینکوں سے اربوں کیا کوئی کھربوں بھی چوری کر لے یا کسی ترقیاتی منصوبے سے کوئی اتنی چوری کر لے کہ دوسرے ملکوں میں آسکے کاروبار شروع ہو جائیں یا جائیدادیں بن جائیں تو اسے صنعتکار، سیاست کار، بزنس مین یا وزیر تو کہا جا سکتا ہے لیکن چور نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی ملک کے عام انتخابات میں ووٹ چوری کر لے تو اسے بھی چور نہیں کہہ سکتے۔ ویسے ووٹ گننے کا اختیار تو الیکشن کمیشن یعنی چیف الیکشن کمشنر اور اسکے عملے کا کام ہے لیکن وہ تو سب کے سب ججز، کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر اور ان ووٹوں کے ڈبوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے والے فوج کے جوان اور پولیس کے جوان ہوتے ہیں۔ اور وہ صرف اور صرف اپنے افسروں کے سامنے جوابدہ ہیں اللہ کے سامنے نہیں۔ وہ ایک علیحدہ بحث ہے کہ قیامت کے روز اللہ خود ہی بتائے گا کہ وہ کس کے آگے جوابدہ ہیں۔ لہٰذا کسی چیف الیکشن کمشنر سے لیکر جتنے افراد اس کام سے ج؟ ڑے ہیں وہ سب کے سب چور نہیں ہیں وہ تو مور ہیں جو ناچتے ہیں موسم کی خوبصورتی کو دیکھ کر اپنے پَر پھیلاتے ہیں۔ بجلی چوری اگر ملک کے نامور گلوکار کی بیوی کرے تو وہ چور نہیں ہے البتہ وہ لیسکو کے ملازم کی جان بوجھ کر نامور گلوکار کو بدنام کرنے کی سازش ہو سکتی ہے۔ پاکستان میں عدلیہ ایسا ادارہ ہے جو چور کو سزا دینے کے لئے یا پھر کوئی بھی غیر قانونی کام کرنے کی سزا دینے کے لئے بنایا گیا ہے اور اس میں تعلیم یافتہ افراد مقابلے کا امتحان پاس کر کے فیصلے کرنے کے لئے بھرتی کئے جاتے ہیں۔ لیکن وہ چوروں اور جرائم پیشہ افراد کے متعلق سن سن کر اور انکی جائیدادیں دیکھ کر اس قدر متاثر ہوئے کہ اُن کو اپنی کم از کم تنخواہ پانچ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ لاکھ اور باقی سہولتیں اور انکا شمار بھی بہت ہی کم لگنے لگا۔ اور ا؟ نہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ہم ان چوروں کو نہیں چھوڑیں گے، ان سے اپنا لوٹا ہوا مال واپس لے کر رہیں گے۔ ویسے انصاف فراہم کرنے میں خواہ مخواہ ہماری عدلیہ کو بہت ہی نچلا درجہ دیا جاتا ہے۔ میں الاعلان اُن سب انتشار پسند عناصر کی مذمت کرتا ہوں۔ صرف صوبہ پنجاب کے افراد کی پینشن اور لیو انکیشمنٹ کو ختم کر کے بیوہ یا رنڈوا کو صرف دس سال تک پینشن دینے کا حکم وہ کرے جو خود تمام عمر زندگی کی تمام سہولیات ا؟ سی پینشن زدہ شخص کے ٹیکس سے لیتا ہو لیکن اس بات کا حکم بھی اس جج سے کروائے جسکی تاحیات نہ صرف پینشن بلکہ دوسرے تمام اخراجات جس میں ڈرائیور سے لیکر گراسری تک کے خرچے پاکستانی عوام کے ٹیکس سے ادا کئے جاتے ہیں۔ وہ چور نہیں ہو گا۔ وہ تو جج یا کسی صوبے کا وزیرِ اعلیٰ ہو سکتا ہے۔ عام آدمی صرف چور یا سرکاری ملازم ہو سکتا ہے۔ وزیر یا خادم کوئی نام تو رکھ سکتا ہے لیکن اعمال بادشاہوں والے ہوتے ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے پینشن نہ دے کر جو ٹینشن دے وہ چور نہیں ہو سکتا وہ تو سرکاری ملازموں کا راشن، پانی بند کرنے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ چور نہیں ہو سکتا۔ عدلیہ، پولیس، پارلیمنٹ، ملٹری، بیوروکریسی یہ وہ ادارے ہیں جن میں کوئی چور نہیں۔ پاکستان کے تمام غریبوں کو پکڑ کر جیل میں ڈالنا چاہیے کیونکہ یہ چور ہیں کاروباری شخصیات نہیں۔ یہ سب بھوکے ننگے اس لئے ہیں کیونکہ ٹیکس دیتے ہیں۔ جو ٹیکس نہیں دیتے وہ سب کے سب وی آئی پیز ہیں۔ ہمارے ہاں زیادہ تر لوگ پولیس، کسٹم، ملٹری یا دوسرے انتظامی اور مالیاتی محکموں میں جانا زیادہ پسند کرتے ہیں تا کہ کسی کو زیادہ سے زیادہ تکلیف دے سکیں۔ اور خود گاڑیوں، بڑے بڑے گھروں، ملازمین اور نوکروں چاکروں کے ساتھ دوسروں کو مرعوب کر سکیں۔ یہ مرعوب کرنے والے چور نہیں ہوتے یہ صرف بڑے آفیسر ہوتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پاکستان کو چوروں سے محفوظ رکھنے کے لئے یہ اتنے بڑے بڑے ادارے اس لئے بنائے گئے تھے کہ عام آدمی کو انسان کا بچہ بنا کر معاشرے کا فعال شہری بنایا جائے نہ کہ اسکو کوئی آفیسر بنا کر معاشرے کو بدامنی، چوری، عدم تحفظ، ریپ، ڈکیتی، عدم انصاف یا غاصبانہ قسم کے قبضہ مافیا جیسے جرائم پروان چڑھانے کے لئے نیشنل مینجمنٹ کورس کروایا جائے۔ کیونکہ بڑے آدمی ہی بڑے کام کرتے ہیں۔ چھوٹے لوگ تو صرف چوری کرتے ہیں۔ جو حکومت چراتا ہے وہ سٹیٹس مین کہلاتا ہے چور نہیں اور جو سیب چراتا ہے وہ چور ہوتا ہے سٹیٹس مین نہیں۔ اب فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ چور بننا ہے یا سٹیٹس مین۔ پاکستان کی ساری معیشت چوروں کی وجہ سے چل رہی ہے۔ وہ کیسے؟ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ چور کون ہے؟ چور وہ ہے جو چھپ کر کسی کی چیز کو اجازت کے بغیر چرا لے۔ مثلاً کسی نے اگر سیب چرا لیا تو وہ چور کہلائے گا۔ حالانکہ وہ سیب اس نے اپنی یا اپنے بچے کی بھوک ختم کرنے کے لئے چوری کیا ہوگا۔ کیونکہ ظاہر ہے کوئی شوق سے تو چوری نہیں کرتا۔ شوق سے یاد آیا کہ جو شوق سے چوری کرے اسکو کوئی چور نہیں کہتا۔ مثال کے طور پر کوئی شوق سے کرکٹ کھیلتے ہوئے رنز چرا لے اسے کوئی چور نہیں کہتا اسے بڑا کھلاڑی کہتے ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی ریاست کا اربوں روپیہ کھا لے اسے بھی کوئی چور نہیں کہتا۔ بینکوں سے اربوں کیا کوئی کھربوں بھی چوری کر لے یا کسی ترقیاتی منصوبے سے کوئی اتنی چوری کر لے کہ دوسرے ملکوں میں آسکے کاروبار شروع ہو جائیں یا جائیدادیں بن جائیں تو اسے صنعتکار، سیاست کار، بزنس مین یا وزیر تو کہا جا سکتا ہے لیکن چور نہیں کہا جا سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی ملک کے عام انتخابات میں ووٹ چوری کر لے تو اسے بھی چور نہیں کہہ سکتے۔ ویسے ووٹ گننے کا اختیار تو الیکشن کمیشن یعنی چیف الیکشن کمشنر اور اسکے عملے کا کام ہے لیکن وہ تو سب کے سب ججز، کمشنر، ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر اور ان ووٹوں کے ڈبوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے والے فوج کے جوان اور پولیس کے جوان ہوتے ہیں۔ اور وہ صرف اور صرف اپنے افسروں کے سامنے جوابدہ ہیں اللہ کے سامنے نہیں۔ وہ ایک علیحدہ بحث ہے کہ قیامت کے روز اللہ خود ہی بتائے گا کہ وہ کس کے آگے جوابدہ ہیں۔ لہٰذا کسی چیف الیکشن کمشنر سے لیکر جتنے افراد اس کام سے ج؟ ڑے ہیں وہ سب کے سب چور نہیں ہیں وہ تو مور ہیں جو ناچتے ہیں موسم کی خوبصورتی کو دیکھ کر اپنے پَر پھیلاتے ہیں۔ بجلی چوری اگر ملک کے نامور گلوکار کی بیوی کرے تو وہ چور نہیں ہے۔

جلالپور پیروالا کیوں ڈوبا؟

بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب جلالپور پیر والا میں اُچ شریف روڈ پر شگاف ڈال کر دریائے چناب کے پانی کو ایک راستہ دیا گیا۔ یہ فیصلہ بہت پہلے ہونا چاہیے تھا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز جلالپور کے دورے پر نہ

نسیم شاہد

آتیں تو افسر اب بھی یہی سوچتے رہ جاتے کہ شگاف ڈالیں یا نہ ڈالیں۔ قصہ اس اجمال کا یہ ہے کہ وزیراعلیٰ مریم نواز ایک ہفتہ پہلے ملتان کے دورے پر آئی تھیں اور انہوں نے سیلاب سے متاثرہ افراد کے کیمپوں کا دورہ کیا تھا انہیں یہی بتایا گیا تھا حالات کنٹرول میں ہیں۔ پانی گزر جائے گا کوئی بند توڑنے یا شگاف ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ مریم نواز مطمئن ہو کر چلی گئیں، حالانکہ ماہرین بار بار کہہ رہے تھے کہ شیر شاہ بند میں شگاف ڈالنا ضروری ہے وگرنہ پانی بڑی تباہی مچا سکتا ہے مگر افسر یہ سوچتے رہے اب اگر شگاف ڈالتے ہیں اور بڑی آبادی کے انخلا کی ضرورت پیش آئی تو وزیراعلیٰ کو کیا جواب دیں گے اسی شش و پنج کی وجہ سے ملتان کی ایک تحصیل جلالپور پیروالا بری طرح سیلاب کی لپیٹ میں آ گئی، چونکہ یہ تحصیل دریا کے بالکل قریب ہے، اس لئے پانی بڑی تیزی سے پورے علاقے میں پھیلتا گیا، حتیٰ کہ 80 فیصد تحصیل سیلابی پانی میں ڈوب گئی، اس سے پہلے یہ ہوا کہ جلالپور پیروالا کے ڈی ایس پی نے 9 ستمبر 2025ء کو اسسٹنٹ کمشنر کے نام ایک چٹھی لکھی، جس میں کہا گیا کہ سیلابی پانی بڑی تیزی سے جلالپور تحصیل میں داخل ہو رہا ہے۔ کوششوں کے باوجود تحصیل میں لوگوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی نہیں بنایا جا سکا اس لئے فوری طور پر گیلانی ایکسپریس وے، اُچ شریف روڈ میں شگاف ڈالا جائے۔ ڈی ایس پی محمد لطیف کے اس مراسلے کو اہمیت دینے کی بجائے الٹا ان پر غیر ذمہ داری کا الزام لگا کے انہیں لاہور سنٹرل پولیس آفس میں رپورٹ کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ ڈی ایس پی کی وارننگ درست ثابت ہوئی اور ڈیڑھ لاکھ آبادی کی یہ تحصیل خود دریا کا منظر پیش کرنے لگی۔ ہزاروں افراد پانی میں گھر گئے اور ان کے پاس بچنے کے لئے سوائے مکانوں کی چھت کے اور کوئی راستہ نہ رہا۔ جب میں کالم لکھ رہا ہوں تو ابھی خبر ملی ہے کہ پنجاب حکومت نے جلالپور پیر والا کے اسسٹنٹ کمشنر کو غیر ذمہ داری اور نااہلی کی بنیاد پر عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز نہ آتیں تو شاید ملتان میں تعینات افسر اب بھی گیلانی ایکسپریس وے میں شگاف ڈالنے کا رسک نہ لیتے کہ اس کے بعد جو تباہی ہونی ہے اس کے الزام سے بچ سکیں، حالانکہ تباہی تو اس سے پہلے ہی بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ البتہ یہ شگاف ڈالنے سے جلالپور پیروالا کسی حد تک مزید نقصان سے بچ جائے گا۔ اب یہ بیوروکریسی کی اہلیت پر بہت بڑا سوالیہ نشان ہے کہ اس نے وزیراعلیٰ کو جھوٹی رپورٹیں پیش کر کے بند نہ توڑنے کی یقین دہانی کرائی اور اب وزیراعلیٰ کے حکم سے شگاف ڈال دیا گیا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز نے ایک اچھا فیصلہ یہ کیا کہ پنجاب کی سینئر وزیر مریم اورنگزیب اور وزیر تعلیم رانا سکندر حیات کو جلالپور پیروالا میں رہنے کی ہدایت کی۔ ان کی موجودگی سے امید ہے فیصلے تیزی سے کئے جائیں گے۔ اندازہ لگائیں ہمارے ہاں گورننس کیسے چل رہی ہے۔ ملتان کے دونوں بڑے پولیس افسر آر پی او اور سی پی او موقع پر موجود تھے اور امدادی نیز ریسکیو آپریشن کا جائزہ لیتے رہے، مگر انہوں نے پرائیویٹ کشتیاں چلانے والوں کی غیر انسانی اور بے رحمانہ لوٹ مار پر توجہ نہیں دی۔ جلالپور پیروالا میں اس وقت بھی کہ جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں ہزاروں افراد پانی میں گھرے ہوئے امداد کے منتظر ہیں۔ پرائیویٹ کشتیاں چلانے والے بے رحمی کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور فی آدمی کا کم از کم پانچ ہزار روپیہ مانگ رہے ہیں یہ بات جب وزیراعلیٰ مریم نواز کے نوٹس میں آئی تو انہوں نے ایک اچھا حکم یہ جاری کیا کہ پرائیویٹ کشتیوں کے مالکان لوگوں کو نکالیں، معاوضہ حکومت پنجاب دے گی۔ ساتھ ہی پولیس افسروں کو یہ حکم جاری کیا وہ مالکان کی لوٹ مار سے سیلاب متاثرین کو نجات دلائیں۔ انہوں نے اکٹھے ہونے والے متاثرین سے خطاب کرتے ہوئے یہ نوید بھی سنائی کہ وہ اپنے ساتھ کشتیاں بھی لائی ہیں، اب سنا ہے ڈرون ٹیکنالوجی اور ہیلی کاپٹرز بھی فراہم کر دیئے گئے ہیں یہاں بہت سے سوالات اٹھتے ہیں، دہائی تو پچھلے کئی دنوں سے دی جا رہی تھی کہ سیلابی پانی آبادیوں میں داخل ہو رہا ہے اور کشتی حادثے کے بعد یہ حقیقت بھی سامنے آ چکی تھی کہ لوگوں کو نکالنے کے لئے کشتیاں نہیں اور گنجائش سے زیادہ افراد بٹھا کر لوگوں کو پانی سے نکالا جا رہا ہے جس سے مزید حادثے بھی ہو سکتے ہیں اور دو مزید حادثے ہوئے بھی۔ ایک حادثے میں 1122 کے عملے نے ایک دو ماہ کی بچی کو بڑی مہارت سے بچا بھی لیا لیکن ہسپتال جا کر انتقال کر گئی جونہی پہلی بار یہ حقیقت سامنے آئی تھی کہ نجی کشتیوں کے مالک صریحاً لوٹ مار کر رہے ہیں اور متاثرین کو نکالنے کے لئے ہزاروں روپے مانگ رہے ہیں، اس کا فوراً پولیس و سول افسروں کو سنجیدہ نوٹس لینا چاہیے تھا، مگر یہ نوٹس بھی مریم نواز کو آ کر لینا پڑا۔ بہرحال 2025ء کا یہ سیلاب ایک ڈراؤنا خواب بن کر ان لوگوں کو یاد رہے گا جو اپنا گھر بار اور مال و متاع کھو بیٹھے ہیں۔ وزیراعلیٰ مریم نواز کے یہ الفاظ جلالپور پیروالا کے سیلاب متاثرین کے لئے ایک بہت بڑی ڈھارس تھے کہ پنجاب حکومت جن کے مکان ختم ہو چکے ہیں یا جن کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے بالترتیب دس لاکھ اور پانچ لاکھ معاوضہ دے گی، جانوروں کے نقصان کا بھی ازالہ کیا جائے گا۔ اس میں ایک پہلو رہ گیا ہے اور وہ ہے فصلوں کی تباہی، دوسرا اس سیلابی پانی کی وجہ سے گندم کی فصل بونا بھی فی الوقت ممکن نہیں۔ اس نقصان کا بھی ڈیٹا اکٹھا کیا جانا چاہیے۔ ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ پنجاب حکومت نے جس امدادی پیکیج کا اعلان کیا ہے، اس میں شفافیت کیسے لائی جائے گی۔ کچھ لوگ اپنا نقصان بڑھا چڑھا کر بتائیں گے اور دوسری طرف سروے کرنے والی سرکاری ٹیموں کے ارکان جن میں پٹواری لازمی ہوتا ہے، میرٹ پر امداد کیسے فراہم کریں گی۔ وطن عزیز میں تو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام میں کٹوتی کرنے والے باز نہیں آئے حالانکہ رقم چند ہزار ہوتی ہے، یہاں تو لاکھوں کا معاملہ ہے، بہت زیادہ فرضی اور غیر منصفانہ اعداد و شمار شامل کئے جا سکتے ہیں۔ سیلاب ہر بار بہت سے سبق دے جاتا ہے مگر وقت گزر جائے تو ہم بھول جاتے ہیں، کیا اس بار کا سبق بھی بھول جائیں گے؟ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب جلالپور پیر والا میں اُچ شریف روڈ پر شگاف ڈال کر دریائے چناب کے پانی کو ایک راستہ دیا گیا۔ یہ فیصلہ بہت پہلے ہونا چاہیے تھا۔ وزیراعلیٰ مریم نواز جلالپور کے دورے پر نہ آتیں تو افسر اب بھی یہی سوچتے رہ جاتے کہ شگاف ڈالیں یا نہ ڈالیں۔ قصہ اس اجمال کا یہ ہے کہ وزیراعلیٰ مریم نواز ایک ہفتہ پہلے ملتان کے دورے پر آئی تھیں اور انہوں نے سیلاب سے متاثرہ افراد کے کیمپوں کا دورہ کیا تھا انہیں یہی بتایا گیا تھا حالات کنٹرول میں ہیں۔ پانی گزر جائے گا کوئی بند توڑنے یا شگاف ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ مریم نواز مطمئن ہو کر چلی گئیں، حالانکہ ماہرین بار بار کہہ رہے تھے کہ شیر شاہ بند میں شگاف ڈالنا ضروری ہے وگرنہ پانی بڑی تباہی مچا سکتا ہے مگر افسر یہ سوچتے رہے اب اگر شگاف ڈالتے ہیں اور بڑی آبادی کے انخلا کی ضرورت پیش آئی تو وزیراعلیٰ کو کیا جواب دیں گے اسی شش و پنج کی وجہ سے ملتان کی ایک تحصیل جلالپور پیروالا بری طرح سیلاب کی لپیٹ میں آ گئی، چونکہ یہ تحصیل دریا کے بالکل قریب ہے، اس لئے پانی بڑی تیزی سے پورے علاقے میں پھیلتا گیا، حتیٰ کہ 80 فیصد تحصیل سیلابی پانی میں ڈوب گئی، اس سے پہلے یہ ہوا کہ جلالپور پیروالا کے ڈی ایس پی نے 9 ستمبر 2025ء کو اسسٹنٹ کمشنر کے نام ایک چٹھی لکھی، جس میں کہا گیا کہ سیلابی پانی بڑی تیزی سے جلالپور تحصیل میں داخل ہو رہا ہے۔ کوششوں کے باوجود تحصیل میں لوگوں کے جان و مال کے تحفظ کو یقینی نہیں بنایا جا سکا اس لئے فوری طور پر گیلانی ایکسپریس وے، اُچ شریف روڈ میں شگاف ڈالا جائے۔ ڈی ایس پی محمد لطیف کے اس مراسلے کو اہمیت دینے کی بجائے الٹا ان پر غیر ذمہ داری کا الزام لگا کے انہیں لاہور سنٹرل پولیس آفس میں رپورٹ کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ ڈی ایس پی کی وارننگ درست ثابت ہوئی اور ڈیڑھ لاکھ آبادی کی یہ تحصیل خود دریا کا منظر پیش کرنے لگی۔ ہزاروں افراد پانی میں گھر گئے اور ان کے پاس بچنے کے لئے سوائے مکانوں کی چھت کے اور کوئی راستہ نہ رہا۔ جب میں کالم لکھ رہا ہوں تو ابھی خبر ملی ہے کہ پنجاب حکومت نے جلالپور پیر والا کے اسسٹنٹ کمشنر کو غیر ذمہ داری اور نااہلی کی بنیاد پر عہدے سے ہٹا دیا ہے۔ وزیراعلیٰ مریم نواز نہ آتیں تو شاید ملتان میں تعینات افسر اب بھی گیلانی ایکسپریس وے میں شگاف ڈالنے کا رسک نہ لیتے کہ اس کے بعد جو تباہی ہونی ہے اس کے الزام سے بچ سکیں، حالانکہ تباہی تو اس سے پہلے ہی بہت زیادہ ہو چکی ہے۔

سوشل میڈیا کے اثرات!

آپ نے دیکھا، نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں کیا ہوا؟ وہاں کی حکومت نے سوشل میڈیا پر پابندی عائد کی تو عوام بپھر گئے اور انہوں نے وزیراعظم سمیت بہت سے وزراء کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ پُرتشدد

خالد ارشاد صوفی

ہجوم نے وزیراعظم کے پی شرما اولی اور صدر رام چندر پاؤڈل کی ذاتی رہائش گاہوں میں توڑ پھوڑ کی اور رہائش گاہوں کو آگ لگا دی۔ مشتعل افراد نے سابق وزرائے اعظم پشپا کمل دہال (پرچنڈا) اور شیر بہادر دیوبا کے گھروں سمیت وزیر توانائی دیپک کھڑکا کی رہائش گاہ کو بھی نقصان پہنچایا جبکہ پارلیمنٹ ہاؤس کو بھی نذر آتش کر دیا۔ عوام نے نیپالی وزیر خزانہ کی وہ درگت بنائی کہ ممکن ہے بہت سے ممالک کے وزرائے خزانہ اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی وزارتوں سے الگ ہو جائیں۔ نیپال میں یہ سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ نیپالی حکومت کی جانب سے ملک بھر میں کرفیو کے نفاذ کے باوجود احتجاج جاری رہنے پر کئی وزراء نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے کر حکومت سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے۔ نیپال کے انقلاب پر بات آگے بڑھاتے ہیں، پہلے مختصر سا ذکر انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا کہ عوام کو اب ان سہولتوں سے محروم کرنا ناممکن ہو چکا ہے۔ ایکسیس ناؤ (NowAccess) نیویارک میں قائم ایک نان پرافٹ آرگنائزیشن ہے۔ اس کی ایک رپورٹ کے مطابق تقریباً ہر پیمانے کے مطابق 2023ء انٹرنیٹ کی بندش کا بد ترین سال تھا۔ اس سال 39 ملکوں میں کم از کم 283 بار انٹرنیٹ میں خلل ڈالا گیا اور اس عمل نے تشدد، جنگی جرائم اور جمہوریت پر حملوں کو بڑھایا اور فعال کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان حملوں نے لاکھوں لوگوں کے انسانی حقوق کو کچل دیا اور یہ کہ 116 بار انٹرنیٹ شٹ ڈاؤن کر کے بھارت لگاتار چھ سال سے دنیا میں انٹرنیٹ شٹ ڈاؤن کی گنتی میں سب سے آگے ہے۔ بھارتی حکومت کی جانب سے سوشل میڈیا پر پابندی کتنی شدید ہے اس کا اندازہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کے اس سخت ردعمل سے لگایا جا سکتا ہے، جس میں مودی سرکار کی جانب سے بھارت میں خبر رساں ایجنسی رائٹرز سمیت 2355 اکاؤنٹس کو بلاک کرنے کے احکامات پر سخت برہمی کا اظہار کیا گیا۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلانے والا بھارت سوشل میڈیا مواد کو ہٹانے کی سرکاری درخواستوں کے حوالے سے سرفہرست پانچ ممالک میں شامل رہا ہے۔ نیپال میں انقلابی احتجاجی مظاہروں کو جنریشن زی کا حکومتی پالیسیوں پر سخت ردعمل قرار دیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ یہ جنریشن زی کے احتجاجی مظاہرے ہیں۔ جنریشن زی 1996ء سے 2010ء کے دوران پیدا ہونے والے افراد کو کہا جاتا ہے۔ یہ نسل اب جوان ہو چکی ہے اور خود پر کسی غیر واجب پابندی کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اگر جنریشن زی کا حکومتی اقدامات خصوصاً سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے متعلق فیصلوں پر یہ ردعمل ہے تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے اگلی جنریشن یعنی جنریشن الفا حکومتی قدغنوں پر کیا ردعمل دکھا سکتی ہے۔ 2010ء سے 2024ء تک پیدا ہونے والے دو ارب بچے الفا جنریشن کہلاتے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ یہ تاریخ کی سب سے بڑی نسل ہے، جس کا سب سے بڑا بچہ اس وقت 15 سال کا ہے۔ یہ پہلا بچہ اسی سال پیدا ہوا تھا جب آئی پیڈ منظر عام پر آیا تھا۔ ایک رپورٹ کے مطابق الفا نسل جدید ترین ٹیکنالوجی میں گھرے ماحول میں پروان چڑھ رہی ہے اور اپنے سے پہلے کی کسی بھی جنریشن کی نسبت زیادہ وقت کمپیوٹر کی سکرینوں، سمارٹ فونوں اور ٹیبلٹس کے سامنے گزارتی ہے۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ آن لائن وقت گزارنے کی وجہ سے یہ نسل گہرے عالمی رابطوں کی حامل ہوگی، جس کے نتیجے میں ان کی دنیا ایک الگ ہی دنیا ہوگی۔ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا پر پابندیوں کا اس نسل کی جانب سے کیا اور کتنا شدید ردعمل آ سکتا ہے۔ اب آتے ہیں دوبارہ نیپال کی طرف۔ نیپال میں جو کچھ ہوا، اسے اگر بنگلہ دیش میں گزشتہ برس آنے والے انقلاب سے بڑا انقلاب قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا، کیونکہ بنگلہ دیش میں تو صرف وزیراعظم حسینہ واجد ہیلی کاپٹر پر ملک سے فرار ہوئی تھیں، نیپال میں تو پوری حکومت ہل کر رہ گئی ہے۔ انڈونیشیا میں فوج اور سویلین حکمرانوں کو ملنے والی مراعات کے خلاف ہونے والے احتجاجی مظاہروں کی خبریں فروری 2025ء سے اب تک مسلسل آ رہی ہیں۔ احتجاجیوں نے ایسے کتبے تھام رکھے تھے جن پر لکھا تھا Goverment withoutnothingmeans us، یعنی حکومت ہمارے (عوام) کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔ یہی وہ چیز ہے جو قانون سازی اور فیصلہ سازی کرتے وقت حکمران بھول جاتے ہیں، یہ کہ ان کے پاس جو اختیارات ہیں وہ عوام کے تفویض کردہ ہیں اور یہ انہیں من مانیاں کرنے کے لئے نہیں دیئے گئے۔ بنگلہ دیش، انڈونیشیا اور اب نیپال میں ہونے والے شدید احتجاجوں سے پانچ باتیں واضح تر ہو چکی ہیں۔ پہلی یہ کہ عوام خود پر لگنے والی بے جا پابندیاں اور استبدادی فیصلے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ دوسری یہ کہ عوام حکمرانوں کو بھی اپنے جیسی زندگی بسر کرتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ تیسری یہ کہ اعلیٰ سطح پر ملنے والی بے جا مراعات عوام کی نظر میں ہیں اور ان سے کوئی بات یا کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ چوتھی یہ کہ حکمران جو کچھ بھی کرتے ہیں عوام ان سارے معاملات کا جائزہ لے رہے ہوتے ہیں اور جانتے ہوتے ہیں کہ حکومتوں کو ان کے ساتھ کتنی ہمدردی ہے۔ پانچویں یہ کہ عوام سچ اور جھوٹ سے بھی پوری طرح آگاہ اور واقف ہوتے ہیں اور ناجائز اور بے جا قدغنوں پر ان کے اندر حکومت مخالف لاوا پکنا شروع ہو جاتا ہے جو بالآخر کسی روز پھٹ پڑتا ہے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ آج کے جدید مواصلات کے دور میں عوام کا شعور اتنا بلند ہو چکا ہے کہ وہ کھرے اور کھوٹے کو پہچاننے لگے ہیں۔ ان سے GameBluff نہیں کی جا سکتی۔ انہیں اب بہلایا پھسلایا نہیں جا سکتا۔ اب یہ دنیا بھر کے حکمرانوں اور حکومتوں پر ہے کہ وہ عوام کے رویے میں پیدا ہونے والی اس نئی تبدیلی کے مطابق خود کو ڈھالتے ہیں یا پھر انقلابی مظاہروں کا انتظار کریں گے۔ آپ نے دیکھا، نیپال کے دارالحکومت کھٹمنڈو میں کیا ہوا؟ وہاں کی حکومت نے سوشل میڈیا پر پابندی عائد کی تو عوام بپھر گئے اور انہوں نے وزیراعظم سمیت بہت سے وزراء کو مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا۔ پُرتشدد ہجوم نے وزیراعظم کے پی شرما اولی اور صدر رام چندر پاؤڈل کی ذاتی رہائش گاہوں میں توڑ پھوڑ کی اور رہائش گاہوں کو آگ لگا دی۔ مشتعل افراد نے سابق وزرائے اعظم پشپا کمل دہال (پرچنڈا) اور شیر بہادر دیوبا کے گھروں سمیت وزیر توانائی دیپک کھڑکا کی رہائش گاہ کو بھی نقصان پہنچایا جبکہ پارلیمنٹ ہاؤس کو بھی نذر آتش کر دیا۔ عوام نے نیپالی وزیر خزانہ کی وہ درگت بنائی کہ ممکن ہے بہت سے ممالک کے وزرائے خزانہ اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی وزارتوں سے الگ ہو جائیں۔ نیپال میں یہ سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ نیپالی حکومت کی جانب سے ملک بھر میں کرفیو کے نفاذ کے باوجود احتجاج جاری رہنے پر کئی وزراء نے اپنے عہدوں سے استعفیٰ دے کر حکومت سے لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے۔ نیپال کے انقلاب پر بات آگے بڑھاتے ہیں، پہلے مختصر سا ذکر انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا کہ عوام کو اب ان سہولتوں سے محروم کرنا ناممکن ہو چکا ہے۔ ایکسیس ناؤ (NowAccess) نیویارک میں قائم ایک نان پرافٹ آرگنائزیشن ہے۔ اس کی ایک رپورٹ کے مطابق تقریباً ہر پیمانے کے مطابق 2023ء انٹرنیٹ کی بندش کا بد ترین سال تھا۔ اس سال 39 ملکوں میں کم از کم 283 بار انٹرنیٹ میں خلل ڈالا گیا اور اس عمل نے تشدد، جنگی جرائم اور جمہوریت پر حملوں کو بڑھایا اور فعال کیا۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ان حملوں نے لاکھوں لوگوں کے انسانی حقوق کو کچل دیا اور یہ کہ 116 بار انٹرنیٹ شٹ ڈاؤن کر کے بھارت لگاتار چھ سال سے دنیا میں انٹرنیٹ شٹ ڈاؤن کی گنتی میں سب سے آگے ہے۔ بھارتی حکومت کی جانب سے سوشل میڈیا پر پابندی کتنی شدید ہے اس کا اندازہ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس کے اس سخت ردعمل سے لگایا جا سکتا ہے، جس میں مودی سرکار کی جانب سے بھارت میں خبر رساں ایجنسی رائٹرز سمیت 2355 اکاؤنٹس کو بلاک کرنے کے احکامات پر سخت برہمی کا اظہار کیا گیا۔ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کہلانے والا بھارت سوشل میڈیا مواد کو ہٹانے کی سرکاری درخواستوں کے حوالے سے سرفہرست پانچ ممالک میں شامل رہا ہے۔ نیپال میں انقلابی احتجاجی مظاہروں کو جنریشن زی کا حکومتی پالیسیوں پر سخت ردعمل قرار دیا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ یہ جنریشن زی کے احتجاجی مظاہرے ہیں۔ جنریشن زی 1996ء سے 2010ء کے دوران پیدا ہونے والے افراد کو کہا جاتا ہے۔ یہ نسل اب جوان ہو چکی ہے اور خود پر کسی غیر واجب پابندی کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اگر جنریشن زی کا حکومتی اقدامات خصوصاً سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ سے متعلق فیصلوں پر یہ ردعمل ہے تو اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس سے اگلی جنریشن یعنی جنریشن الفا حکومتی قدغنوں پر کیا ردعمل دکھا سکتی ہے۔

National News
نیشنل نیوز

روزنامہ
Daily ASKAR INTERNATIONAL QUETTA
MEMBER A.P.N.S
عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ
چیف ایڈیٹر: سید فاروق شاہ
رجسٹرڈ نمبر BC-A-21

اسلام آباد، وزیر اعظم کے معاون خصوصی برائے صنعت و پیداوار ہارون اختر خان نے وزارت صنعت و پیداوار میں سمیڈا کے 31 ویں بورڈ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

چینی کی بڑھتی ہوئی قیمتیں، حکومت صورتحال کنٹرول کرنے میں ناکام رہی، قیصر احمد شیخ

جن اداروں نے اسٹاک کی موجودگی کی رپورٹ دی تھی، ان کے خلاف انکوائری ہونی چاہیے کہ حقیقت میں اتنا اسٹاک موجود تھا یا نہیں

اگر تھا تو وہ چینی کہاں گئی، کہ ذخیرہ اندوزی کے خدشات کی بھی تحقیقات ضروری ہیں، چینی عام آدمی کے استعمال کی بنیادی ضرورت ہے، وفاقی وزیر

اسلام آباد (جی این ایم) وفاقی وزیر برائے سرمایہ کاری قیصر احمد شیخ نے اعتراف کیا ہے کہ چینی کی برآمد، درآمد اور بڑھتی ہوئی قیمتوں پر حکومت صورتحال کو کنٹرول کرنے میں ناکام رہی۔ ایک انٹرویو میں وفاقی وزیر قیصر احمد شیخ نے کہا کہ جب چینی ایکسپورٹ کرنے کی بات ہوئی تو کابینہ کو بتایا گیا کہ ملک میں وافر مقدار میں چینی موجود ہے اور (باقی صفحہ 2 نمبر 36)

میجر عزیز بھٹی شہید کی جرات نے مکار دشمن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دیئے، محسن نقوی

ان کی جرات، دلیری اور وطن سے محبت کی داستان تاریخ کے سنہرے اوراق میں ہمیشہ کیلئے لکھی جا چکی ہے

لاہور (سی ایم لنکس) وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے کہا ہے کہ میجر عزیز بھٹی شہید کی جرات اور دلیری نے مکار دشمن کے ناپاک عزائم خاک میں ملا دیئے، شہید کی جرات اور وطن سے محبت کی داستان تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھی جا چکی ہے۔ جمعہ کے (باقی صفحہ 2 نمبر 41)

ایک ہفتے میں مہنگائی میں 0.2 فیصد کمی، سالانہ شرح 5.03 فیصد ہوگئی

اسلام آباد (جی این ایم) گزشتہ ہفتے ملک میں مہنگائی کی شرح میں معمولی کمی کے بعد سالانہ شرح پانچ اعشاریہ صفر تین فیصد ہوگئی۔ وفاقی ادارہ شماریات کے (باقی صفحہ 2 نمبر 40)

قائم مقام صدر کا پنجاب میں حالیہ سیلابی تباہ کاریوں پر اظہار افسوس

عوام کو مزید نقصانات سے بچانے کے لیے ریلیف آپریشنز میں بہتری لائی جائے، یوسف رضا گیلانی

اسلام آباد (سی ایم لنکس) قائم مقام صدر سید یوسف رضا گیلانی نے پنجاب میں حالیہ سیلابی تباہ کاریوں پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ تباہ کاریاں بھارتی آبی جارحیت کا نتیجہ ہیں۔ سینیٹ سیکرٹریٹ سے جاری (باقی صفحہ 2 نمبر 39)

5 اکتوبر احتجاج کیس، علیمہ خان اور عظمیٰ خان کی عبوری ضمانت میں توسیع

لاہور (یو این اے) انسداد دہشت گردی عدالت لاہور نے 5 اکتوبر پولیس پر مبینہ تشدد اور جلاؤ گھیراؤ کیس میں علیمہ خان اور عظمیٰ خان کی عبوری ضمانت میں توسیع کر دی۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 38)

ملک میں پہلا عالمی مقابلہ حسن قرات کرانے کا فیصلہ

تقریب تقسیم انعامات میں سیکرٹری جنرل او آئی سی اور امام کعبہ کی آمد متوقع ہے: ذرائع وزارت مذہبی امور

اسلام آباد (جی این ایم) پاکستان میں پہلا عالمی مقابلہ حسن قرات کرانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذرائع کے مطابق وزارت مذہبی امور کے زیر انتظام پہلا عالمی مقابلہ حسن قرات کروانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ذرائع نے وزارت مذہبی امور نے بتایا ہے کہ اس (باقی صفحہ 2 نمبر 37)

اسلام آباد، وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف سے ایرانی سفیر ڈاکٹر رضا امیری ملاقات کر رہے ہیں

امریکا کی اول و آخر ترجیح اسرائیل ہی ہے، امہ کو یہ مسئلہ حل کرنا پڑے گا، خواجہ آصف

اگر امن ہو جائے تو نیتن یاہو ایک دن کیلئے اقتدار میں نہیں رہ سکتا، امن کو سبوتاژ کرنا نیتن یاہو کا ذاتی فائدہ ہے، جب تک جنگ جاری رہے گی نیتن کا اقتدار چلتا رہے

امریکا کی اسرائیل سے ناراضگی کافی نہیں بلکہ امریکا کو قطر کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے، اگر امن ہو جائے تو نیتن یاہو ایک دن کیلئے اقتدار میں نہیں رہ سکتا

دوحہ (جی این ایم) وزیر دفاع خواجہ آصف نے کہا ہے کہ امریکا کی اول و آخر ترجیح اسرائیل ہی ہے، مسلم امہ کو یہ مسئلہ حل کرنا پڑے گا، امریکا کی اسرائیل سے ناراضگی کافی نہیں بلکہ امریکا کو قطر کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ طالبان کو یہاں لا کر امریکا نے بسایا، پھر امن مذاکرات دوحہ میں ہوئے۔ افغانستان سے طالبان کا وفد جاتا تھا۔ اسی طرح حماس کے پولیٹیکل ونگ کو بھی امریکا نے یہاں قطر میں لا کر بسایا۔ ان کو لا کر بسانا قطر کا کام نہیں تھا بلکہ امریکا نے یہ سب کیا تھا۔ اب امریکا کا بڑا اتحادی اسرائیل حملے کر رہا ہے اور امن و استحکام کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ میرا اپنا تاثر ہے کہ عرب ممالک کو احساس ہو رہا ہے کہ امریکا کی اول و آخر ترجیح اسرائیل ہے۔ 2001 سے کوئی نہ کوئی ریاست اسرائیل کی فرمائش پر فال ہوتی رہی۔ پچھلے دو تین مہینوں میں اسرائیل کے پانچ چھ عرب ممالک پر حملے ہو چکے ہیں۔ ایران، یمن، قطر، لبنان، شام پر حملے ہوئے۔ مسلم امہ کو یہ مسئلہ حل کرنا پڑے گا۔ ورنہ باری باری لگی رہے گی۔ امریکا کی اسرائیل سے ناراضگی کافی نہیں، بلکہ امریکا کو قطر کے ساتھ کھڑا ہونا چاہئے۔ اگر امن ہو جائے تو نیتن یاہو ایک دن کیلئے اقتدار میں نہیں رہ سکتا، امن کو سبوتاژ کرنا نیتن یاہو کا ذاتی فائدہ ہے، جب تک جنگ جاری رہے گی نیتن کا اقتدار چلتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ قطر سمجھتا ہے کہ ان کے ساتھ دھوکا ہوا ہے۔ قطر میں احساس ہے کہ اسرائیل مزید آگے بڑھے گا۔ اسرائیلی حملے کے جواب کیلئے اتوار اور سوموار کو مسلم لیڈرز کی سمٹ ہے۔ یاد رہے وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے قطر کی قیادت کو اسرائیل کی بلاجواز اشتعال انگیزی کے خلاف پاکستان کی طرف سے مکمل یکجہتی اور حمایت کا یقین دلاتے ہوئے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کی ڈھٹائی سے جاری جارحیت کو روکنا ہوگا۔ جمعرات کو وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے دوحہ پر حالیہ اسرائیلی حملے کے تناظر میں قطر کی قیادت اور عوام سے اظہار یکجہتی کے لئے قطر کا ایک روزہ سرکاری دورہ کیا۔ دورے کے دوران وزیر اعظم شہباز شریف کی قطر کے امیر شیخ تمیم بن حمد الثانی سے (باقی صفحہ 2 نمبر 42)

جنوبی پنجاب میں ریسکیو آپریشن کے دوران کشتیاں الٹنے کے مزید واقعات، اموات کی تعداد 30 ہوگئی

اس طرح کے حادثات کے نمبر بہت کم ہیں، جتنی بڑی آفت ہے، اس میں چھوٹے موٹے حادثات ہو جاتے ہیں، ڈاکٹر رضوان

لیاقت پور (جی این ایم) جنوبی پنجاب میں ریسکیو آپریشن کے دوران کشتیاں الٹنے کے مختلف واقعات میں ہلاکتوں کی تعداد 30 تک پہنچ گئی۔ لیاقت پور، جلال پور پیروالا، مچن آباد، علی پور اور اچ شریف میں دس کے قریب حادثات پیش آئے، جاں بحق افراد میں زیادہ تر خواتین، بچے اور بزرگ شامل ہیں۔ حکام کے مطابق آٹھ سے زائد افراد اب بھی لاپتہ ہیں جن کی تلاش کے لیے ریسکیو ٹیمیں مسلسل کارروائی کر رہی (باقی صفحہ 2 نمبر 43)

چیئرمین سینیٹ کا میجر عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر) کو خراجِ عقیدت

میجر عزیز بھٹی شہید مادر وطن کے دفاع کی تاریخ میں ایسا روشن باب رقم کیا جسے قوم کبھی فراموش نہیں کر سکتی

اسلام آباد (سی ایم لنکس) چیئرمین سینیٹ سید یوسف رضا گیلانی نے وطن کے بہادر سپوت اور نشان حیدر کے حامل عظیم ہیرو میجر عزیز بھٹی شہید کی برسی کے موقع پر اپنے پیغام میں انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ میجر عزیز بھٹی شہید (باقی صفحہ 2 نمبر 52)

پاکستان اور بحرین کا منشیات کی روک تھام کیلئے مشترکہ لائحہ عمل اپنانے پر اتفاق

کراچی (یو این اے) پاکستان اور بحرین کے درمیان منشیات کی روک تھام کیلئے مشترکہ لائحہ عمل اپنانے پر اتفاق کیا گیا ہے۔ بحرین کے وزیر داخلہ لیفٹیننٹ (باقی صفحہ 2 نمبر 50)

قومی شاہراہ پر مسافر وین کو حادثہ، 17 مسافر زخمی 3 کی حالت تشویشناک

تیز رفتاری اور اوورلوڈنگ حادثات کی بڑی وجہ ہیں، زخمیوں میں خواتین و بچے بھی شامل

بختیار آباد (لیاقت علی ڈوکی) قومی شاہراہ پر مسافر وین کو حادثہ، 17 مسافر زخمی 3 کی حالت تشویشناک، حادثہ تیز رفتاری کے باعث مسافر وین کی ٹائر برسٹ ہونے کی وجہ سے ہوا، واقع کی اطلاع ملتے ہی 1122 ریسکیو کا عملہ اور لیویز فورس بختیار آباد (باقی صفحہ 2 نمبر 48)

ایمان مزاری کے متعلق بات سیاق و سباق سے ہٹ کر پیش کی گئی، جسٹس سرفراز ڈوگر

اسلام آباد (یو این اے) چیف جسٹس اسلام آباد ہائیکورٹ سرفراز ڈوگر نے کہا ہے کہ ایمان مزاری ان کی بیٹیوں کی طرح ہیں لیکن ان کی بات کو سیاق و سباق سے (باقی صفحہ 2 نمبر 46)

ناڑکوٹ، لیویز کی بڑی کارروائی، ملازم امیر بخش کے قتل میں مفرور ملزم سعید احمد گرفتار

قتل اور دیگر سنگین دفعات میں مطلوب ملزم کو گرفتار کر کے تھانہ ہیڈ کوارٹر منتقل کر دیا گیا، لیویز حکام

ناڑکوٹ (یو این اے) لیویز تھانہ ناڑکوٹ حبیب خان دفعدار کی قیادت میں کامیاب کارروائی کے دوران لیویز فورس نے اہم کامیابی حاصل کی۔ کارروائی میں ملازم لیویز امیر بخش ولد نبی بخش اقوام زکریانی کو قتل کرنے والا مفرور ملزم سعید احمد ولد حاجی کالا زکریانی کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم کے خلاف مقدمہ فرد نمبر 66/2024 بجرم 302، 337اے ڈی ایف، 396، 353، 147، 148، 149 اور 189 لیویز تھانہ کھنہ عیشانی (باقی صفحہ 2 نمبر 44)

میجر راجہ عزیز بھٹی نشان حیدر کی جرأت و بہادری رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی، وزیر اعظم

شہید نشان حیدر نے دشمن کے لاہور پر قبضہ کر کے جشن منانے کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ میجر راجہ عزیز بھٹی نشان حیدر نے جرأت و بہادری کی ایسی مثال قائم کی جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائے گی۔ میجر راجہ عزیز بھٹی شہید نشان حیدر کے 60 ویں یوم شہادت پر انہیں خراج عقیدت (باقی صفحہ 2 نمبر 53)

کراچی، رینجرز کی کارروائی، معطل پولیس اہلکار سمیت 6 اسمگلرز گرفتار

کراچی (جی این ایم) کراچی میں رینجرز نے کارروائی کرتے ہوئے 6 اسمگلرز گرفتار کر لیے ان میں ایک معطل (باقی صفحہ 2 نمبر 51)

وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف سے ایرانی سفیر ڈاکٹر رضا امیری مقدم کی ملاقات

ملاقات میں فرقہ واریت کے خاتمے، اور بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کیلئے تجاویز پر تبادلہ خیال

اسلام آباد (سی ایم لنکس) وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف سے ایرانی سفیر ڈاکٹر رضا امیری مقدم نے جمعہ کو ملاقات کی۔ ایرانی سفیر نے پاکستان میں حالیہ بارشوں اور سیلاب سے جانی و مالی نقصان پر افسوس کا اظہار کیا۔ ایرانی سفیر نے کہا کہ پاکستان (باقی صفحہ 2 نمبر 49)

نور مقدم قتل کیس، ظاہر جعفر کی نظرثانی درخواست پر سماعت تین ہفتوں کیلئے ملتوی

اسلام آباد (یو این اے) سپریم کورٹ نے نور مقدم قتل کیس میں مرکزی مجرم ظاہر جعفر کی نظر ثانی درخواست پر (باقی صفحہ 2 نمبر 47)

میجر عزیز بھٹی شہید کی قربانی قومی تاریخ کا درخشاں باب ہے، سردار ایاز صادق

میجر عزیز بھٹی شہید نے 1965 کی جنگ میں بے مثال دلیری دکھائی، اسپیکر قومی اسمبلی

اسلام آباد (سی ایم لنکس) اسپیکر قومی اسمبلی سردار ایاز صادق نے نشان حیدر میجر عزیز بھٹی شہید کو ان کی 60 ویں برسی پر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ میجر عزیز بھٹی شہید کی قربانی قومی تاریخ کا درخشاں باب ہے۔ جمعہ کو اپنے پیغام میں انہوں نے کہا کہ نشان حیدر میجر عزیز بھٹی شہید کی بے مثال قربانی کا اعتراف ہے۔ قوم اپنے عظیم سپوت میجر عزیز بھٹی شہید کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ میجر عزیز بھٹی شہید نے 1965 کی (باقی صفحہ 2 نمبر 45)

کراچی، کونکر ندی میں 3 روز قبل ڈوبنے والے ایک اور شخص کی لاش برآمد

کراچی (جی این ایم) کراچی کے علاقے گڈاپ ٹاؤن کونکر ندی میں تین روز قبل ڈوبنے والے ایک اور شخص کی لاش برآمد ہوگئی۔ ریسکیو حکام کے مطابق نہر سے اب تک خاتون سمیت 5 افراد کی لاشیں نکالی جا چکی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ نہر میں بچے سمیت 2 افراد کے ڈوبنے کی اطلاعات ہیں، جن کی تلاش جاری ہے۔ ریسکیو حکام نے کہا کہ 9 ستمبر کو ایک رکشہ اور گاڑی حادثے کے بعد نہر میں گر گئے تھے۔

کوئٹہ، ممتاز عالم دین مولانا الحاج نور الدین آغا، الحاج مولانا احمد اللہ، مولانا رشید احمد حقانی، حاجی عبدالستار درانی، مولانا ثناء اللہ، ملک ارشاد شاہوانی، سفر خان بارکزئی، ملک فہیم شاہوانی، مولانا عبدالعزیز اور دیگر اختر آباد مغربی بائی پاس پر مدرسہ دارالتادیب حاجی ملا مرکز برائے انسداد منشیات کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے ہیں

پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں شدید مندی، انڈیکس 1,500 پوائنٹس گر گیا

کراچی (یو این اے) پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں جمعہ کے روز دوسرے کاروباری سیشن میں شدید مندی دیکھنے میں آئی اور سرمایہ کاروں کے فروخت کے دباؤ کے باعث مارکیٹ کو بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔ دوپہر 3 بج کر 20 منٹ تک کے ایس ای 100 انڈیکس 1,556.96 پوائنٹس کمی کے بعد 154,584.28 پوائنٹس پر ٹریڈ کر رہا تھا۔ (باقی صفحہ 2 نمبر 54)

غزہ پر قیامت خیز مظالم، پاک بھارت جنگ میں ہماری تاریخی فتح اہم واقعات ہیں، خواجہ آصف

کبھی ملک و ملت کے مسائل پر تھوڑی بات کر لو، قوم اور ہم وطنوں کی خوشی غم میں شریک ہو، وزیر دفاع کی بانی پی ٹی آئی پر تنقید

اسلام آباد (جی این ایم) وزیر دفاع خواجہ آصف نے بانی پی ٹی آئی پر تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ کبھی ملک و ملت کے مسائل پر تھوڑی بات کر لو، قوم اور ہم وطنوں کی خوشی غم میں شریک ہو۔ اپنے ایک بیان میں خواجہ آصف نے کہا کہ پاکستان، خطے اور دنیا میں کئی واقعات بانی پی ٹی آئی کے اقتدار سے محروم ہونے کے بعد ہوئے۔ وزیر دفاع نے بتایا کہ غزہ پر قیامت خیز مظالم، پاک بھارت جنگ میں ہماری تاریخی فتح اہم واقعات ہیں (باقی صفحہ 5 نمبر 18)

کراچی کے مسائل کی ذمہ دار پیپلز پارٹی اور اسے اقتدار میں لانے والے ہیں، نعیم الرحمان

کراچی (یو این اے) امیر جماعت اسلامی حافظ نعیم الرحمان نے کہا ہے کہ موجودہ سسٹم کے نام پر جو نظام چل رہا ہے اس کی ذمہ داری صرف پیپلز پارٹی پر نہیں بلکہ انہیں اقتدار میں لانے والوں پر بھی عائد ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کراچی وسائل (باقی صفحہ 5 نمبر 17)

بارشوں کے بعد کراچی کی تباہ حال سڑکوں کی مرمت کا فیصلہ

معیاری کام نہ کرنے والے ٹھیکیداروں کو بلیک لسٹ کیا جائے گا، میئر کراچی مرتضیٰ وہاب

کراچی (جی این ایم) کراچی میٹروپولیٹن کارپوریشن (کے ایم سی) نے بارشوں کے بعد شہر کی تباہ حال سڑکوں کی مرمت کا فیصلہ کیا ہے۔ کے ایم سی ترجمان کے مطابق میئر کراچی مرتضیٰ وہاب نے ڈی جی ٹیکنیکل سروسز کو اس حوالے سے احکامات بھی دے دیئے ہیں۔ میئر کراچی نے کہا ہے کہ بارشوں کے باعث سڑکوں پر پڑنے والے شگاف ہنگامی بنیادوں پر بھرے جائیں، 14 ستمبر سے شہر قائد میں سڑکوں کی بحالی کے کام کا آغاز ہوگا۔ (باقی صفحہ 5 نمبر 4)

9 مئی مقدمات، شاہ محمود کی درخواستوں پر پراسیکیوشن سے ریکارڈ طلب

لاہور (یو این اے) انسداد دہشت گردی عدالت لاہور نے سابق وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کی 9 مئی کے تین مقدمات میں ضمانت کی درخواستوں پر پراسیکیوشن سے ریکارڈ طلب کر لیا۔ اے ٹی سی کے جج منظر علی گل نے سابق وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی (باقی صفحہ 5 نمبر 3)

فتنہ الخوارج کے دہشتگرد مساجد اور قرآن کی بے حرمتی کرتے ہیں، منحرف خارجی کا انکشاف

اسد ملا مسجد میں گانے چلاتا اور غلط کاموں کے لیے اس نے اپنے ساتھ دو بچے رکھے ہوئے تھے

اسلام آباد (یو این اے) پاک فوج کے کامیاب آپریشن میں ہتھیار ڈالنے والے خارجی کا تہلکہ خیز اعترافی بیان سامنے آ گیا، گل بہادر گروپ کے دہشت گرد عبدالصمد نے فتنہ الخوارج کے بارے میں ہوش ربا انکشافات کیے۔ عبدالصمد نے اعترافی بیان دیتے ہوئے کہا کہ میں نے تقریباً ساڑھے چار سال افغانستان میں گزارے اور وہاں میں نے کلاشنکوف چلانے کی ٹریننگ حاصل کی اور اس کے بعد منظر ہیل پہنچا جہاں گل بہادر گروپ (باقی صفحہ 5 نمبر 1)

پاکستان اور بھارت کے بڑے ڈیمز میں پانی کی سطح خطرناک حد تک بلند

آئندہ 48 گھنٹوں میں گدو بیراج میں بہت اونچے درجے کے سیلاب کی پیشگوئی

اسلام آباد (جی این ایم) پاکستان اور بھارت کے بڑے ڈیمز میں پانی کی سطح خطرناک حد تک بلند ہوگئی۔ تربیلا ڈیم مکمل بھر گیا جبکہ منگلا اور بھارتی ڈیمز بھی اپنی زیادہ سے زیادہ گنجائش کے قریب پہنچ گئے۔ وزارت آبی وسائل کے مطابق دریائے سندھ پر تربیلا ڈیم مکمل طور پر بھر چکا ہے اور اس کی سطح 1550 فٹ تک پہنچ گئی ہے۔ دریائے جہلم کا منگلا ڈیم بھی 93 فیصد بھر چکا ہے، موجودہ سطح 1235 فٹ ریکارڈ کی گئی۔ وہاں مزید 6 (باقی صفحہ 5 نمبر 16)

بیوی کا حق نان نفقہ ازدواجی تعلقات یا رخصتی سے مشروط نہیں، سپریم کورٹ

اسلام آباد (یو این اے) سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ بیوی کے حق نان نفقے کے لیے رخصتی یا ازدواجی تعلق ضروری نہیں بلکہ نکاح ہوتے ہی شوہر پر لازم ہو جاتا ہے کہ وہ بیوی کے نان نفقے کا بندوبست کرے۔ سپریم کورٹ کے جج جسٹس منصور علی شاہ (باقی صفحہ 5 نمبر 15)

اسلام آباد، وفاقی وزیر برائے اقتصادی امور احد چیمہ اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

مشعال کا پریانکا گاندھی کے نام خط، یاسین ملک کی پھانسی کو امن کیلئے خطرہ قرار دیدیا

اسلام آباد (یو این اے) کشمیری حریت رہنما محمد یاسین ملک کی اہلیہ مشعال حسین ملک نے کانگریس رہنما پریانکا گاندھی واڈرا کے نام خط لکھ دیا۔ مشعال ملک نے اپنے خط میں خبردار کیا کہ یاسین ملک کی پھانسی جنوبی ایشیا میں امن کی امید کو ختم کر دے گی۔ انہوں (باقی صفحہ 5 نمبر 5)

نیپال کے سابق وزیر اعظم کی اہلیہ کو زندہ جلا دینے کے دعوے کی حقیقت کچھ اور ہی نکلی

سابق نیپالی وزیر اعظم جھالا ناتھ کنال کی اہلیہ روی لکشمی چترکار کا زندہ ہونے اور ہسپتال میں زیر علاج ہونے کا انکشاف

کھٹمنڈو (جی این ایم) نیپال کے سابق وزیر اعظم کی اہلیہ کو زندہ جلا دینے کے دعوے کی حقیقت کچھ اور ہی نکلی، سابق نیپالی وزیر اعظم جھالا ناتھ کنال کی اہلیہ روی لکشمی چترکار کا زندہ ہونے اور ہسپتال میں زیر علاج ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق نیپال میں جاری نوجوانوں کی بغاوت کے دوران گزشتہ روز ایک تشویش ناک اور دل دہلا دینے والی خبر سامنے آئی تھی۔ دعویٰ کیا گیا کہ نیپال کے پرتشدد مظاہرین نے سابق وزیر اعظم کی (باقی صفحہ 5 نمبر 2)

کوئٹہ، مشیر محکمہ لیبر اینڈ مین پاور سردار غلام رسول عمرانی سے مختلف قبائل کے سیاسی و عوامی لوگ ملاقات کر رہے ہیں

پنجاب، سیلاب سے 97 شہری جاں بحق، 4500 دیہات متاثر ہوئے، پی ڈی ایم اے

لاہور (یو این اے) پی ڈی ایم اے پنجاب نے سیلاب کے باعث ہونے والے نقصانات کی رپورٹ جاری کر دی۔ ریلیف کمشنر کے مطابق حالیہ سیلاب میں مختلف حادثات میں 97 شہری جاں بحق ہوئے جبکہ دریائے راوی، ستلج اور چناب میں سیلاب (باقی صفحہ 5 نمبر 6)

کراچی، گلستان جوہر میں 3 خواتین کے قتل کا مقدمہ ماموں کیخلاف درج

کراچی (جی این ایم) کراچی میں ملیر کینٹ پولیس نے گلستان جوہر بھٹائی آباد میں 2 بھانجیوں اور بھانجے کی اہلیہ کو قتل کرنے اور ایک بھانجی اور پڑوسی خاتون کو زخمی کرنے کے دلخراش واقعے کا مقدمہ ماموں کیخلاف درج کر لیا۔ ملیر کینٹ تھانے کے (باقی صفحہ 5 نمبر 14)

شہر میں جاری منصوبوں میں تاخیر کے ذمہ داروں کو سزا ملنی چاہیے، ایم کیو ایم

بلدیاتی نظام کی بربادی میں جماعت اسلامی برابر کی ذمہ دار ہے، اپوزیشن لیڈر علی خورشیدی

کراچی (سی ایم لنکس) سندھ اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر علی خورشیدی نے کہا ہے کہ شہر میں جاری منصوبوں میں تاخیر کے ذمہ داروں کو سزا ملنی چاہیے۔ میڈیا سے گفتگو میں علی خورشیدی نے کہا کہ گزشتہ کئی دنوں سے صوبے میں بارشوں کا سلسلہ جاری ہے، لوگوں کو بنیادی ضروریات فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے، کراچی میں حالیہ بارشوں کے بعد شہر کا انفرااسٹرکچر تباہ ہو گیا۔ انہوں نے کہا کہ شہر کی ذمہ داری کئی اتھارٹیز کے پاس ہے، (باقی صفحہ 5 نمبر 7)

کراچی، پاک نیوی ایمرجنسی رسپانس ٹیم کے اہلکار سیلابی صورتحال میں امدادی کاموں میں مصروف ہیں

ریاست جن کو دہشت گرد کہتی رہی، اب ان کو ادائیگیاں کریں گے، اسلام آباد ہائیکورٹ

اسلام آباد (یو این اے) اسلام آباد ہائی کورٹ میں لاپتہ شہری کی بازیابی کے لیے دائر درخواست پر سماعت ہوئی جس میں جسٹس محسن اختر کیانی نے ریمارکس دیئے کہ ریاست جن کو دہشت گرد کہتی رہی اب ان کو ادائیگیاں کریں گے۔ عدالت نے لاپتہ شہری عمر عبداللہ کے والد سے استفسار کیا (باقی صفحہ 5 نمبر 9)

پنجاب حکومت فوٹو شوٹ میں مصروف، عوام بے سہارا ہے، شیخ وقاص اکرم

ماضی میں ایسے مواقع پر حفاظتی انتظامات کیے جاتے تھے، مگر اس بار عوام کو بے سہارا چھوڑ دیا گیا ہے

لاہور (یو این اے) پاکستان تحریک انصاف کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات شیخ وقاص اکرم نے کہا ہے کہ پنجاب حکومت کو عوامی مشکلات کے بجائے صرف اپنے فوٹو شوٹ کی فکر ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات شیخ وقاص اکرم نے پشاور ہائیکورٹ کے باہر میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب میں سیلابی صورتحال نے عوام کی زندگیاں تباہ کر دی ہیں، لیکن حکومت کو عوامی مشکلات کے بجائے (باقی صفحہ 5 نمبر 13)

سینیٹر محمد اسحاق ڈار کی زیر صدارت آئی ٹی اور ٹیلی کام ریفارمز سے متعلق اجلاس

اسلام آباد (یو این اے) نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے جمعہ کو یہاں آئی ٹی اور ٹیلی کام ریفارمز سے متعلق اجلاس کی صدارت کی۔ نائب وزیر اعظم کے آفس سے جاری بیان کے مطابق اجلاس میں سرمایہ کاری کو راغب کرنے اور پاکستان کی ڈیجیٹل معیشت کی ترقی کو آگے بڑھانے (باقی صفحہ 5 نمبر 12)

سیلاب متاثرین کو بجلی بلوں میں ریلیف دینے کیلئے آئی ایم ایف سے رابطے کی ہدایت

حکومت نے سیلاب متاثرین کو بجلی کے بلوں میں ایک ماہ کا استثنیٰ دینے پر غور شروع کر دیا

اسلام آباد (اے این این) حکومت نے سیلاب متاثرین کو بجلی کے بلوں میں ایک ماہ کا استثنیٰ دینے پر غور شروع کر دیا، اس حوالے سے وزیر اعظم شہباز شریف نے بجلی بلوں میں ریلیف دینے کے لیے وزارت خزانہ کو عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے رابطے کی ہدایت کر دی۔ ذرائع کے مطابق وزیر اعظم محمد شہباز شریف نے کہا کہ وزارت خزانہ آئی ایم ایف کے ساتھ ممکنہ ریلیف پر بات چیت کرے، شہر ہوں یا دیہات، ریلیف (باقی صفحہ 5 نمبر 8)

وزیر مملکت چوہدری ارمغان سبحانی کا بجوات کا دورہ

سیلابی صورتحال سے پیدا مسائل کا جائزہ لیا، سالیج اور ونڈا بھی تقسیم کیا

سیالکوٹ (سی ایم لنکس) وزیر مملکت برائے ترقی منصوبہ بندی و خصوصی امور چوہدری ارمغان سبحانی نے سیلاب سے متاثرہ علاقہ بجوات کا دورہ کیا اور متاثرین سیلاب سے ملاقات کر کے ان کے نقصانات کے ازالے کا عزم کیا۔ انہوں نے کہا کہ متاثرہ علاقوں میں راشن بیگز کی تقسیم اور دیگر ریلیف سرگرمیاں تسلسل کے ساتھ جاری ہیں۔ انہوں نے کھانے کے ہیمپر اور مال مویشی کے لیے سالیج اور ونڈا بھی تقسیم کیا۔ (باقی صفحہ 5 نمبر 10)

چینی ناظم الامور کا این ڈی ایم اے کا دورہ، متاثرین کیلئے تعاون کی یقین دہانی

این ڈی ایم اے ٹیم کی جانب سے حالیہ سیلابی صورتحال اور امدادی کارروائیوں کے حوالے سے بریفنگ دی

اسلام آباد (سی ایم لنکس) چینی ناظم الامور شی یانکیا نگ کا این ڈی ایم اے میں نیشنل ایمرجنسیز آپریشن سینٹر کا دورہ کیا۔ این ای او سی کے دورہ پر چینی ناظم الامور کو این ڈی ایم اے ٹیم کی جانب سے حالیہ سیلابی صورتحال اور امدادی کارروائیوں کے حوالے سے بریفنگ دی گئی۔ چیئرمین این ڈی ایم اے لیفٹیننٹ جنرل انعام حیدر ملک کی متاثرہ علاقوں میں ریلیف اور ریسکیو اقدامات پر تفصیلی بریفنگ دی۔ این ڈی ایم اے کی جانب (باقی صفحہ 5 نمبر 11)

کوئٹہ، کوئٹہ ویلفیئر سوسائٹی کے صدر نعیم احمد مدنی، تحریک لبیک پاکستان کوئٹہ ڈویژن کے امیر حاجی طارق محمود عباسی، چوہدری نعیم کریم، حاجی محمد ظریف رضوی، کامران مدنی، حامد لطیف رانا، سید عنایت شاہ، اعظم چشتی، ملک عرفان الحق اور دیگر ممتاز ٹرانسپورٹر و بزرگ قبائلی شخصیت الحاج میر فیروز خان لہڑی کی وفات پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

01

کے کمانڈر صادق سے ملا اور تین ماہ گزارے۔ خارجی نے انکشاف کیا کہ بعدازاں زنگوٹی خرسین آیا جہاں حافظ گل بہادر گروپ کے کمانڈر اسد سے ملا اور گروپ میں شامل ہوا، زنگوٹی کی مینار والی مسجد میں اسد ملا فوج کو مرتد کہہ کر آئی ڈیز، مائنز اور ڈرون بم بنواتا تھا، مسجد میں آئی ڈیز اور مائنز بناتے وقت گندی ویڈیوز چلتی رہیں۔ عبدالصمد نے بتایا کہ اسد ملا مسجد میں گانے چلاتا اور غلط کاموں کے لیے اس نے اپنے ساتھ دو بچے رکھے ہوئے تھے، اسد ملا کہتا کہ فوج مرتد ہے اور ہمیں مائنز دے کر ہدایت کرتا کہ یہ فوج کے خلاف استعمال کرو، جب میں نے ان کے کام دیکھے تو مجھے لگا کہ یہ کافروں سے بھی بدتر ہیں۔ اعترافی بیان میں عبدالصمد نے مزید بتایا کہ فتنہ الخوارج کے دہشت گرد قرآن کی بے حرمتی، بچوں سے زیادتی اور مساجد کی توہین کرتے ہیں، جب میں نے ان کو چھوڑنے کا ارادہ کیا تو اسی دوران فوج نے چھاپہ مارا اور یہ لوگ وہاں سے بھاگ گئے، بھاگنے سے پہلے اسد ملا نے ہم سب سے موبائل فون اور شناختی کارڈ جمع کیا، موبائل فارمیٹ کر دیے لیکن شناختی کارڈ اپنے ساتھ لے گیا۔ عبدالصمد نے انکشاف کیا کہ زنگوٹی کی مساجد ان کا مرکز تھیں، دین اکبر، مرزا خان اور لاودخیل مساجد میں 10، 10 بندے موجود تھے جبکہ مینار والی

ایم ایف کے ساتھ مل کر ادائیگیاں کی جائیں گی؟ آدھا پاکستان آج سیلاب میں ڈوبا ہوا ہے۔ جسٹس محسن اختر کیانی نے کہا کہ کتنی عجیب بات ہے کہ جن لوگوں کو پراسیکیوٹ کرنا تھا ان کو بچانے کیلئے ہم لوگوں کو پیسے دیں گے، جن مسنگ پرسنز کو پہلے دہشت گرد کہتے رہے اب ان کو پیسے دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریاست جن کو دہشت گرد کہتی رہی اب ان کو ادائیگیاں کریں گے، عجیب بات ہے پہلے مسنگ پرسنز کو دہشت گرد کہو پھر ان کو پیسے دو، مسنگ پرسنز پیش نہ کرنے پڑیں بس کروڑوں روپے دے دو۔ جسٹس محسن اختر کیانی نے کہا کہ جنہیں دہشت گرد کہتے تھے انہیں گرفتار کرتے، ٹرائل کرواتے، سزائے موت کروا دیتے۔ بعدازاں عدالت نے کیس کی سماعت 26 ستمبر تک ملتوی کر دی۔

10

اس موقع پر انہوں نے واپڈا سمیت دیگر محکموں کے حکام کو عوامی مسائل ترجیحی بنیادوں پر حل کرنے کی تاکید کی۔ اس موقع پر رکن صوبائی اسمبلی و چیئرمین پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی چوہدری طارق سبحانی، چیئرمین یونین کونسل بلانوالہ چوہدری فلک شیر، چیئرمین یونین کونسل مراکیوال ملک ذوالفقار اعوان، صوفی اسحاق، اکبر گل سمیت

[illegible]

سے بچنے کے لیے پیشگی اقدامات کیے جائیں تاکہ عوام کو مشکلات نہ ہوں۔

48

ایسے اقدامات خوش آئند ہیں اور امید ظاہر کی کہ یہ ترقیاتی سلسلہ آئندہ بھی تسلسل کے ساتھ جاری رہے گا۔ اہلیان کاکڑ کالونی نے حاجی ولی محمد نورزئی کو زبردست خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی دلچسپی اور کوششوں سے علاقہ نئی ترقی کی راہوں پر گامزن ہوا ہے۔

49

سلامتی پالیسی میں امریکا اور چین کے ساتھ متوازن تعلقات پر زور ہے۔ پاکستان ماضی میں امریکا اور چین کو قریب لانے کا پل بن چکا ہے۔ فارن افیئرز میگزین کے مطابق بھارت پر مرکوز امریکی پالیسی پاکستان کو دور اور خطے میں واشنگٹن کو کمزور کرے گی۔

50

اس وقت اسلامی دنیا کو اتحاد کا پیغام دینا چاہیے، بیانات سب دیتے ہیں لیکن یہ وقت متحد ہو کر پیغام دینے کا ہے، قطر عالمی ثالثی کا مرکز بن چکا ہے لیکن اسرائیل نے اس کو بھی چیلنج کیا۔

51

[illegible]

فصلیں سیلاب کی نذر ہونے سے معاشی ترقی کے اہداف متاثر ہو سکتے ہیں جس کے لیے پاکستان آئی ایم ایف سے رعایت کی درخواست کرے گا۔ وزارت خزانہ کے ذرائع کے مطابق ایک اہم شرط پالیسی بورڈ کو ایف بی آر سے علیحدہ کرنا تھا جو پوری ہو چکی ہے۔ پالیسی بورڈ کو وزارت خزانہ کے ماتحت کر دیا گیا ہے، مختلف ممالک سے قرض بھی رول اوور ہو گیا ہے۔

تلاش گمشدگی

میرا ایک عدد لوکل سرٹیفکیٹ نمبر 1955/LC/B بنام قسیم اللہ ولد حاجی عبدالباقی سکنہ راغہ سلطانی نرئی، کہیں گر کر گم ہو گیا ہیں۔

المشتہر

قسیم اللہ ولد حاجی عبدالباقی

57

کے کمانڈر صادق سے ملا اور تین ماہ گزارے۔ خارجی نے انکشاف کیا کہ بعدازاں زنگوٹی خرسین آیا جہاں حافظ گل بہادر گروپ کے کمانڈر اسد سے ملا اور گروپ میں شامل ہوا، زنگوٹی کی مینار والی مسجد میں اسد ملا فوج کو مرتد کہہ کر آئی ڈیز، مائنز اور ڈرون بم بنواتا تھا، مسجد میں آئی ڈیز اور مائنز بناتے وقت گندی ویڈیوز چلتی رہیں۔ عبدالصمد نے بتایا

[illegible]

بات ہے کہ جن لوگوں کو پراسیکیوٹ کرنا تھا ان کو بچانے کیلئے ہم لوگوں کو پیسے دیں گے، جن مسنگ پرسنز کو پہلے دہشت گرد کہتے رہے اب ان کو پیسے دے رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریاست جن کو دہشت گرد کہتی رہی اب ان کو ادائیگیاں کریں گے، عجیب بات ہے پہلے مسنگ پرسنز کو دہشت گرد کہو پھر ان کو پیسے دو، مسنگ پرسنز پیش نہ کرنے پڑیں بس کروڑوں روپے دے دو۔

CORRIGENDUM

It is to state that ASSISTANT DIRECTOR, LGRD Dalbandin tendered a scheme in daily news paper on 28th august 2025 vide PRQ No. 874/27-8-2025 having TSE-252608828733.

The evaluation criteria has been modified in bidding documents as per BPPRA direction and the date of opening is extended from 12th September ,2025 to 29th September ,2025.

PRQ No.1206/11-9-2025

ASSISTANT DIRECTOR
LOCAL GOVERNMENT /RD
CHAGAI

www.dpr.gob.pk. @dpr_gob dpr.gob @dgpr.balochistan

اسرائیل کا قطر پر بلاجواز حملہ عالمی دنیا کیلئے ایک سبق ہے، مولانا حیدری

محض احتجاجی بیانات کافی نہیں، بلکہ متعلقہ بین الاقوامی فورمز، علاقائی اتحاد اور مشترکہ سفارتی وسیاسی اقدامات ضروری ہیں تاکہ جارحانہ اقدامات کا منہ توڑ جواب دیا جاسکے

اسرائیل عالمی دہشتگرد ثابت ہو چکا ہے قطر کی سلامتی کے لیے ہم کھڑے ہیں، جے یو آئی، اسرائیل کے قطر پر حملے کی مذمت، مسلم ممالک کا اتحاد ناگزیر ہو چکا ہے

کوئٹہ (یو این اے) جمعیت علماءِ اسلام کے سیکرٹری جنرل اور رکنِ قومی اسمبلی مولانا عبدالغفور حیدری نے اسرائیل کے قطر پر ہونے والے بلاجواز حملے کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ واقعہ عالمی برادری کے لیے ایک عبرت آموز پیغام ہے اور واضح کرتا ہے کہ اسرائیل ایک عالمی دہشتگرد قوت بن چکا ہے۔ مولانا عبدالغفور حیدری نے اپنے بیان میں کہا قطر ہمارا برادر اسلامی ملک ہے اور ہم اس کی سلامتی اور خودمختاری کے لیے ہر فورم پر کھڑے ہیں۔ اگر عالمی برادری خصوصا مسلم دنیا نے اس رویے کے خلاف متحدہ اور فوری ردعمل نہ دیا تو خطرہ یہ ہے کہ حملوں کا دائرہ مزید پھیل سکتا ہے۔ انہوں نے عالمی قیادت خصوصا اسلامی ریاستوں پر زور دیا کہ وہ مشترکہ حکمتِ عملی اختیار کر کے اسرائیل کو منہ (باقی صفحہ 5 نمبر 33)

صوبے کے بیشتر اضلاع میں جمعہ کے روز موسم گرم اور خشک رہے گا' علاقائی موسمیاتی مرکز

کوئٹہ (اے این این) علاقائی موسمیاتی مرکز بلوچستان کے مطابق صوبے کے بیشتر اضلاع میں جمعہ کے روز موسم گرم اور خشک رہے گا تاہم جنوبی حصوں میں مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہنے اور خضدار وملحقہ علاقوں میں ہلکی بارش اور گرج چمک کے امکانات ہیں۔ ہفتہ کے روز بھی صوبے کے بیشتر اضلاع میں موسم گرم اور خشک جبکہ ساحلی علاقوں میں مطلع جزوی طور پر ابر آلود (باقی صفحہ 5 نمبر 32)

کوئٹہ، وائس چانسلر بیوٹمز پروفیسر ڈاکٹر خالد حفیظ بیوٹمز میں منعقدہ سیرت النبی کانفرنس میں صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ درانی کو شیلڈ پیش کر رہے ہیں

کوئٹہ، راہزنوں نے تیرامیل کے مقام پر صحافی جعفر خان بلوچ کو لوٹ لیا

تین نقاب پوش ڈاکوؤں نے صحافی کو اسلحہ کے زور پر موٹر سائیکل، نقدی، موبائل ودیگر اشیاء سے محروم کر دیا

کوئٹہ (جی این ایم) کوئٹہ میں جرائم کی بڑھتی ہوئی وارداتوں کے باعث شہری تو کجا صحافی بھی محفوظ نہیں رہے صحبت پور کے صحافی جعفر خان بلوچ کو کوئٹہ کے علاقے تیرامیل کے مقام پر صحبت پور جاتے ہوئے تین نقاب پوش ڈاکوؤں نے اسلحہ کے زور پر لوٹ لیے۔ تفصیلات کے مطابق کوئٹہ شہر میں سخت پولیس چیکنگ کے باوجود ڈاکو سرعام وارداتیں کرنے میں مصروف ہیں کوئٹہ کے علاقے تیرامیل (باقی صفحہ 5 نمبر 20)

عالمی برادری بھارتی آبی دہشت گردی روکنے میں ہمارا ساتھ دے، پاکستان

بھارت کے سندھ طاس معاہدے جیسے اقدامات نے عالمی یقین دہانیوں کی ساکھ کو نقصان پہنچایا ہے

نیویارک (یو این اے) اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب عاصم افتخار نے پاکستان میں ہونے والے سیلاب کے نقصانات کا ذمہ دار بھارت کو قرار دیتے ہوئے عالمی برادری سے حمایت کا مطالبہ کر دیا۔ اقوام متحدہ میں سندھ طاس معاہدے اور پاکستان کے آبی بحران کے مسائل اور لائحہ عمل کے موضوع پر اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی (باقی صفحہ 5 نمبر 21)

مچھ وگردونواح میں ملیریا کے کیسز میں تشویشناک اضافہ، سینکڑوں افراد متاثر

فوری اسپرے اور حفاظتی اقدامات نہ کیے گئے تو مریضوں کی تعداد ہزاروں تک پہنچ سکتی ہے، علاقہ مکین

مچھ (یو این اے) مون سون کی بارشوں کے بعد مچھ اور اس کے نواحی دیہاتوں میں مچھروں کی یلغار نے عوام کو شدید مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ علاقے میں ملیریا کے کیسز میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اور اب تک سینکڑوں افراد بخار، کپکپی اور ملیریا کی دیگر علامات میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ مقامی ذرائع کے مطابق مچھ شہر کے ساتھ ساتھ قریبی دیہاتوں سمیت کئی علاقوں میں ملیریا کے مریض (باقی صفحہ 5 نمبر 22)

بلاول بھٹو کا حکومت سے سیلاب متاثرین کیلئے بین الاقوامی امداد کی اپیل کا مطالبہ

وزیراعظم نے ذاتی طور پر مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ متاثرین سیلاب کو بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت ریلیف فراہم کیا جائے گا

ہم وفاقی حکومت کی جانب سے پیپلز پارٹی کے مطالبے پر ماحولیاتی اور زرعی ایمرجنسی کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں، چیئرمین پیپلز پارٹی

کراچی (یو این اے) پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئرمین اور سابق وزیر خارجہ بلاول بھٹو زرداری نے حکومت سے سیلاب متاثرین کیلئے فوری بین الاقوامی امداد کی اپیل کا مطالبہ کر دیا۔ سماجی رابطے کی ویب سائٹ ایکس پر اپنے پیغام میں بلاول بھٹو زرداری نے لکھا کہ ہم وفاقی حکومت کی جانب سے پاکستان پیپلز پارٹی کے مطالبے پر ماحولیاتی اور زرعی ایمرجنسی کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں، یہ قابل افسوس ہے کہ وفاقی حکومت اب تک گلگت بلتستان، خیبر پختونخوا، پنجاب اور بالخصوص جنوبی پنجاب کے متاثرہ اضلاع کیلئے بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے تحت کسی ریلیف کا اعلان نہیں کر سکی۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف نے ذاتی طور پر مجھے یقین دہانی کرائی تھی کہ متاثرین سیلاب کو بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کے (باقی صفحہ 5 نمبر 19)

ڈپٹی کمشنر زیارت کا لیویز تھانہ زیرو پوائنٹ زیارت اور غنڈی سرتھانہ کا دورہ

زیارت (خ ن) ڈپٹی کمشنر زیارت محمد ریاض خان نے لیویز تھانہ زیرو پوائنٹ زیارت اور غنڈی سرتھانہ کا دورہ کیا ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر سردار محمد حنیف کاکڑ اور تحصیلدار نور احمد کاکڑ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ ڈپٹی کمشنر محمد ریاض خان نے لیویز تھانوں کے انچارج کو کلیر کٹ ڈائریکشن دیتے ہوئے کہا کہ وہ تمام لیویز کو آل ٹائم الرٹ رکھیں ایک دوسرے کے ساتھ کوارڈینیشن اور کمیونیکیشن (باقی صفحہ 5 نمبر 23)

کوئٹہ، صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی، سیکرٹری خزانہ زرکون اور سماجی رہنما عطاء اللہ کھوسہ ملاقات کر رہے ہیں

اسرائیل نے ہمارے ملک کی حدود پر حملہ کر کے سفارتکاری کی توہین کی ہے، وزیراعظم قطر

اسرائیل حماس رہنماؤں پر حملہ کر کے غزہ میں جنگ ختم کرنے کی کوششوں کو ناکام بنانا چاہتا ہے، خطاب

دوحہ (جی این ایم) قطر کے وزیراعظم محمد بن عبدالرحمان الثانی نے کہا ہے کہ اسرائیل نے ہمارے ملک کی حدود پر حملہ کر کے سفارتکاری کی توہین کی ہے، اسرائیلی حملے میں جانی اور مالی نقصان ہوا جس کی مذمت کرتے ہیں۔ سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس سے خطاب میں محمد بن عبدالرحمان کا کہنا تھا کہ قطر کا ثالثی کردار عالمی سطح پر سراہا گیا، حملہ امن کوششوں کو نقصان پہنچانے (باقی صفحہ 5 نمبر 30)

عوامی خدمت میری سیاست کا بنیادی محور ہے، سردارزادہ فیصل جمالی

عوامی اعتماد پر پورا اترنے کے لیے پرعزم ہوں، میرے دروازے ہر وقت عوام کے لیے کھلے ہیں، صوبائی وزیر

گنداخہ (یو این اے) صوبائی وزیر برائے لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے کہا ہے کہ عوامی خدمت ان کی سیاسی جدوجہد کا بنیادی محور ہے اور وہ اپنے حلقے کے عوام کو قدر واحترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حلقے کی تعمیر وترقی کے لیے دن رات کام جاری ہے اور دستیاب وسائل بروئے کار لاتے ہوئے عوامی مسائل کا مستقل حل نکالا جا رہا ہے۔ (باقی صفحہ 5 نمبر 28)

صدرِ مملکت چین کے سرکاری دورے پر چنگدو پہنچ گئے

چین کے نائب وزیر خارجہ سن وی دونگ اور صوبہ سچوان کے نائب گورنر ہوانگ ریشیانے پرتپاک استقبال کیا

چنگدو (اے این این) صدرِ مملکت آصف علی زرداری چین کے سرکاری دورے پر چنگدو پہنچ گئے۔ ایئرپورٹ پر چین کے نائب وزیر خارجہ سن وی دونگ اور صوبہ سچوان کے نائب گورنر ہوانگ ریشیا نے صدر مملکت کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر پاکستان کے سفیر خالد ہاشمی اور چین میں پاکستان کے لیے نامزد سفیر جیانگ زائی ڈونگ بھی موجود تھے۔ چینی سفیر جیانگ زائی ڈونگ (باقی صفحہ 5 نمبر 25)

بلوچستان میں پیپلز پارٹی کارکنوں کو نظرانداز کیا جارہا ہے، میر سمیع اللہ جمالی

اگر مطالبات تسلیم نہ ہوئے تو بلاول ہاؤس اور محترمہ بینظیر بھٹو کے مزار پر احتجاجی دھرنا دیں گے، رہنما پی پی

گنداخہ (نامہ نگار) پاکستان پیپلز پارٹی کے صوبائی کونسل ممبر و تحصیل گنداخہ کے صدر میر سمیع اللہ جمالی نے گنداخہ پریس کلب میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ بلوچستان میں ایک ماہ سے صوبائی صدر منتخب ہونے کے باوجود اب تک پارٹی کی کوئی میٹنگ نہیں بلائی گئی اور نہ ہی کارکنوں سے رابطہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کارکنوں (باقی صفحہ 5 نمبر 24)

اشیاء خوردنی کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ سے متوسط طبقہ نانِ شبینہ کے محتاج ہوگیا، اے کیو ایم

نااہل حکمرانوں میں اشیا خوردونوش کی قیمتیں کنٹرول کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی، بیان

کوئٹہ (جی این ایم) افغان قومی موومنٹ کے بیان میں سوئی گیس اٹا، گھی ایل پی جی گیس گوشت اور دیگر اشیا خوردونوش کی قیمتوں میں مسلسل اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے اسے حکمرانوں کی ناقص کارکردگی اور نااہلی قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں راتوں رات آٹے کی قیمتوں میں اضافہ ہوتا ہے جسکی وجہ سے سرکاری نرخ نامہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے آٹا ڈیلر اور دکاندار (باقی صفحہ 5 نمبر 31)

عمان کے قریب کشتی حادثہ، 19 پاکستانی لاپتہ، ایک کو زندہ بچا لیا گیا

کشتی میں موجود گیس سلنڈر پھٹنے سے آگ لگی، جس پر مسافروں نے سمندر میں چھلانگ لگادی

عمان (جی این ایم) عمان کے قریب پیش آنے والے کشتی حادثے میں 19 پاکستانی لاپتہ ہوگئے جبکہ ایک شہری کو زندہ بچا لیا گیا۔ ایف آئی اے کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق 20 پاکستانیوں پر مشتمل یہ کشتی 7 ستمبر کو سمندر میں طوفان کا شکار ہوئی۔ حادثے کے دوران کشتی میں موجود گیس سلنڈر پھٹنے سے آگ لگ گئی، جس پر مسافروں نے سمندر میں چھلانگ لگادی۔ (باقی صفحہ 5 نمبر 29)

حب، ڈی جی پی ڈی ایم اے جہانزیب خان کا ہنگامی دورہ، لسبیلہ کینال کی تین روز میں بحالی کی ہدایت

بارشیں قدرتی آفت ہیں، متاثرین کی فوری بحالی اور ریلیف آپریشن میں کوتاہی برداشت نہیں ہوگی، ڈی جی پی ڈی ایم اے

حب (یو این اے) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی ہدایت اور صوبائی وزیر میر علی حسن زہری کی درخواست پر ڈائریکٹر جنرل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی پی ڈی ایم اے (جہانزیب خان کاکڑ ہنگامی دورے پر ضلع حب پہنچ گئے۔ ڈی جی پی ڈی ایم اے نے انتظامی افسران کے ہمراہ سیلاب سے متاثرہ لسبیلہ کینال کا معائنہ کیا۔ ایریگیشن حکام نے بریفنگ میں بتایا کہ (باقی صفحہ 5 نمبر 27)

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پاکستانی مندوب کا اسرائیل کو منہ توڑ جواب

عاصم افتخار نے اسرائیل کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے قطر حملوں سے جھوٹا موازنہ مسترد کر دیا

نیویارک (سی ایم لنکس) سلامتی کونسل کے اجلاس میں پاکستانی مندوب عاصم افتخار نے اسرائیل کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے قطر حملوں سے جھوٹا موازنہ مسترد کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب عاصم افتخار نے سلامتی کونسل میں اسرائیلی مندوب کے ریمارکس پر سخت ردعمل دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان سے متعلق اسرائیلی موازنے (باقی صفحہ 5 نمبر 26)

کوئٹہ، صوبائی وزیر تعلیم راحیلہ حمید درانی اور وائس چانسلر بیوٹمز پروفیسر ڈاکٹر خالد حفیظ سیرت النبی کانفرنس کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں

پاکستان کے مقابلے میں بھارت پر انحصار امریکی پالیسی کی ناکامی ہے، فارن افیئرز

بھارت امریکا کی توقعات پر پورا نہیں اترا جبکہ پاکستان زیادہ قابلِ اعتماد شراکت دار ہے

صدر ٹرمپ نے دہشت گردی کے خلاف اقدامات سمیت بھارت سے کشیدگی کم کرنے کی پاکستانی کوششوں کو سراہا، میگزین

نیویارک (جی این ایم) فارن افیئرز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کبھی امریکا کا قابل بھروسا شراکت دار نہیں رہا۔ بھارت امریکا کی توقعات پر پورا نہیں اترا جبکہ پاکستان زیادہ قابلِ اعتماد شراکت دار ہے۔ اب امریکا کو پاکستان پر اعتماد کر کے دیکھنا ہوگا۔ میگزین میں مزید کہا گیا ہے کہ صدر ٹرمپ نے دہشت گردی کے خلاف اقدامات سمیت بھارت سے کشیدگی کم کرنے کی پاکستانی کوششوں کو سراہا۔ اس کے علاوہ امریکا اور پاکستان کے تجارتی وتوانائی معاہدے دونوں ممالک کے لیے فائدہ مند ہیں۔ فارن افیئرز کے مطابق ریکوڈیک سمیت پاکستانی وسائل میں امریکی سرمایہ کاری خطے کو مستحکم بنا سکتی ہے جب کہ بھارت پر یکطرفہ توجہ خطے میں دراڑیں اور جنگ کا خطرہ بڑھائے گی۔ میگزین نے بتایا کہ پاکستان کی قومی (باقی صفحہ 5 نمبر 49)

جعفر ایکسپریس کو سیکورٹی خدشات کے باعث جیکب آباد اسٹیشن پر روک دیا گیا، مسافر پریشان

جیکب آباد (اے این این) جعفر ایکسپریس کو سیکورٹی خدشات کے باعث جیکب آباد اسٹیشن پر روک دیا گیا، مسافر پریشان۔ تفصیلات کے مطابق پشاور سے کوئٹہ جانے والی جعفر ایکسپریس کو سیکورٹی خدشات کے باعث جیکب آباد ریلوے اسٹیشن پر روک دیا گیا اچانک ٹرین کے رکنے سے مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، ریلوے حکام کے مطابق مسافروں کو متبادل ٹرانسپورٹ (باقی صفحہ 5 نمبر 47)

تربت، کمشنر مکران ڈویژن قادر بخش پرکانی میرانی ہاؤسنگ اسکیم سے متعلق اجلاس کی صدارت کر رہے ہیں

جے یو آئی عوامی خدمت، اسلامی نظام اور شفاف حکمرانی کے لیے جدوجہد کر رہی ہے، ضلعی قیادت

بلوچستان کے وسائل پر پہلا اور آخری حق مقامی عوام کا ہے، کرپٹ مافیاز کو قابض نہیں ہونے دیں گے، جے یو آئی

گنداخہ (یو این اے) جمعیت علماء اسلام ضلع اوستہ محمد کے امیر صوفی خاوند بخش چنہ، جنرل سیکرٹری میر نعیم خان عمرانی اور ضلعی مجلس عاملہ کے دیگر رہنماؤں نے ایک مشترکہ پریس بیان میں کہا ہے کہ جے یو آئی نہ صرف ایک دینی جماعت ہے بلکہ بلوچستان کی سب سے بڑی سیاسی، نظریاتی اور عوامی حقوق کی محافظ تحریک ہے، جو ہر دور میں اسلام، آئین، جمہوریت اور عوامی فلاح کے لیے (باقی صفحہ 5 نمبر 34)

پناہ گزینوں کو واپس نہ لینے والے ممالک کے لیے برطانیہ کا سخت انتباہ

برطانیہ کی سرحدوں کو محفوظ بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہے، ہوم سیکرٹری شبانہ محمود

لندن (جی این ایم) برطانیہ کی ہوم سیکرٹری شبانہ محمود نے کہا ہے کہ اگر کوئی ملک اپنے شہریوں کو واپس لینے سے انکار کرے گا تو برطانیہ ان ممالک کے شہریوں کو ویزے جاری کرنا بند کر سکتا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے کے مطابق شبانہ محمود نے واضح کیا کہ برطانیہ کی سرحدوں کو محفوظ بنانا حکومت کی اولین ترجیح ہے اور کسی کو غیرقانونی طور پر رہنے کی اجازت نہیں دی جائے گی (باقی صفحہ 5 نمبر 36)

چھتر، دن دہاڑے موٹر سائیکل چھین لی گئی، پولیس تاحال ناکام

اساتذہ برادری اور عوام کا اعلان، 18 ستمبر کو احتجاجی مظاہرہ ہوگا

چھتر (یو این اے) گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول دولت گھاڑی میر حسن کے ہیڈ ماسٹر عبدالغفار کھوسہ نے اپنے اساتذہ کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ وہ تھانہ شہید ملک محمد کی حدود میں دن دہاڑے موٹر سائیکل چھننے کی واردات کا شکار ہوئے، مگر پولیس تاحال ملزمان کو گرفتار کرنے یا موٹر سائیکل برآمد کرنے میں ناکام رہی ہے۔ ہیڈ ماسٹر نے کہا کہ دن (باقی صفحہ 5 نمبر 38)

بلوچستان اسمبلی اجلاس، سوشل میڈیا قوانین، موسمیاتی تبدیلی سمیت متعدد قراردادوں کی منظوری

اپوزیشن لیڈر یونس زہری نے خضدار میں شراب کی دکان کے لائسنس جاری کرنے پر شدید احتجاج، صوبے کے قبائل کی زمینیں محکمہ جنگلات کے زیر قبضہ جا رہی ہیں، مالک بلوچ

مون سون بارشوں اور حالیہ سیلاب نے بلوچستان کی معیشت کو شدید نقصان پہنچایا ہے اگر اقدامات نہ کیے گئے تو مستقبل میں بلوچستان بھی بڑے پیمانے پر متاثر ہو سکتا ہے، زمرک

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان اسمبلی کا اجلاس اسپیکر عبدالخالق اچکزئی کی صدارت میں 30 منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا۔ اجلاس میں حکومتی واپوزیشن ارکان نے اہم عوامی وسیاسی امور پر بحث کی جبکہ مختلف قراردادیں پیش اور منظور کی گئیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ایوان میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سوشل میڈیا ایک بے قابو جن کی شکل اختیار کرتا جا رہا ہے، جس کے ذریعے بغیر کسی ثبوت کے الزامات لگائے جاتے ہیں، جس کا جی چاہتا ہے، کسی کی بھی پگڑی اچھال دی جاتی ہے، یہ سلسلہ بند ہونا چاہیے وزیراعلیٰ نے تجویز دی کہ سوشل میڈیا کے خلاف موثر قانون سازی ہونی چاہیے تاکہ الزام تراشی کرنے والوں کو سزا دی جا سکے اور اس رجحان کو روکا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اپوزیشن کے ساتھ مل (باقی صفحہ 5 نمبر 35)

بلوچستان اسمبلی کا اجلاس، سوشل میڈیا پر قانون سازی اور زمینوں کے تنازع پر گرما گرم بحث

کوئٹہ (اے این این) بلوچستان اسمبلی کا اجلاس اسپیکر عبدالخالق اچکزئی کی صدارت میں 30 منٹ کی تاخیر سے شروع ہوا۔ اجلاس میں وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی، اپوزیشن ارکان اور صوبائی وزراء نے اہم سیاسی وعوامی امور پر اظہار خیال کیا۔ وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی نے کہا کہ سوشل میڈیا ایک بے قابو جن کی طرح ہوتا جا رہا ہے، جس کا جی چاہتا ہے کسی پر الزام لگا (باقی صفحہ 5 نمبر 37)

کوئٹہ، براہوئی اکیڈمی پاکستان کے چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر سوسن براہوئی کو مہتاب عمر اکیڈمی کے دورے کے موقع پر کتابوں کا تحفہ دے رہے ہیں

عوامی مسائل کے حل کے لیے اقدامات جاری، عوامی تعاون ناگزیر ہے، اسسٹنٹ کمشنر منگچر

ڈائنامک سروے کے لیے دفتر فراہم کیا جائے گا تاکہ عوام بلاتعطل سہولت حاصل کر سکیں، ڈاکٹر علی گل عمرانی

منگچر (یو این اے) اسسٹنٹ کمشنر منگچر ڈاکٹر علی گل عمرانی نے کہا ہے کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن اقدامات کیے جائیں گے، تاہم عوامی تعاون کے بغیر ان مسائل کا دیرپا حل ممکن نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اپنے دفتر میں این سی ایچ ڈی منگچر اور ڈائنامک سروے سینٹر کے انچارج میر جاوید اقبال لانگو، صدر پریس کلب مختیار قادری، قبائلی رہنما حفیظ اللہ لہڑی (باقی صفحہ 5 نمبر 46)

عوام کو صحت کی سہولیات کی فراہمی کے لیے بہتر اقدامات کیے گئے ہیں، سراج بلوچ

مریضوں کو مکمل صحت کی سہولیات فراہم کرنا اسپتال اسٹاف کی ذمہ داری ہے، اے ڈی سی جنرل لسبیلہ

لسبیلہ (خ ن) اے ڈی سی جنرل لسبیلہ سراج احمد بلوچ نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر اسپتال اوتھل کے میڈیکل اسٹور میں ادویات کی انسپکشن کے سلسلے میں وزٹ کیا ڈرگ انسپکٹر ڈاکٹر عبید محمد بلوچ بھی ان کے ہمراہ تھے اے ڈی سی جنرل سراج بلوچ نے ادویات کا معائنہ کیا اور ادویات کے تحفظ اور مریضوں میں تقسیم کے عمل سمیت ٹوٹل ذخیرے کے بارے میں ایم ایس ڈاکٹر عمران نے بریفنگ (باقی صفحہ 5 نمبر 43)

بی ایف اے اسکول بیلا کی پرنسپل کی مبینہ برطرفی، طلبا وطالبات کا شدید احتجاج، چار گھنٹے دھرنا

پرنسپل عابدہ اسماعیل خان کی برطرفی ناانصافی ہے، فیصلہ واپس لیا جائے ورنہ احتجاج جاری رہے گا، طلبا طالبات

بیلا (یو این اے) بلوچستان پبلک اکیڈمک فاؤنڈیشن (بی ایف اے) اسکول بیلا کی پرنسپل کی مبینہ بلاجواز برطرفی کے خلاف طلبا وطالبات سراپا احتجاج بن گئے۔ جمعہ کے روز اسکول سے بڑی تعداد میں طلبا و طالبات نے احتجاجی ریلی نکالی اور اسسٹنٹ کمشنر بیلا کے دفتر کے سامنے پہنچ کر چار گھنٹے طویل دھرنا دیا۔ احتجاج میں شریک طلبا و طالبات نے شدید نعرے بازی کرتے (باقی صفحہ 5 نمبر 39)

چھتر، انٹرنیٹ کی ناقص سروس عوام کے لیے عذاب بن گئی

عوامی مطالبہ: پی ٹی اے فوری نوٹس لے، ورنہ احتجاج ہوگا

چھتر (یو این اے) تحصیل میر حسن خان کھوسہ میں نجی ٹیلی کمیونیکیشن کمپنی ٹیلی نار کا نیٹ ورک عوام کے لیے درد سر بن گیا ہے۔ موبائل صارفین کا کہنا ہے کہ 3G اور 4G انٹرنیٹ کی سروس شدید سست روی کا شکار ہے، جس کی وجہ سے طلبہ، کاروباری حضرات اور عام شہریوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ علاقہ مکینوں کے مطابق انٹرنیٹ کی رفتار اس قدر کم ہو چکی ہے کہ بینکنگ ایپلیکیشنز (باقی صفحہ 5 نمبر 40)

پشین میں متعدد افغان باشندوں کی دکانوں کو سیل کر دیا گیا

مختلف علاقوں میں غیر قانونی طور پر مقیم افغان مہاجرین کی ملک بدری کے سلسلے میں کارروائیاں کی گئیں

پشین (خ ن) ڈپٹی کمشنر منصور احمد قاضی کی ہدایت پر گزشتہ روز ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) انجینئر نجم کبزئی کی قیادت میں اسسٹنٹ کمشنر نوید بلوچ نے لیویز فورس اور ایف سی اہلکاران کے ہمراہ سرانان میں غیر قانونی (باقی صفحہ 5 نمبر 45) شہر میں دکانداری کرنے والے متعدد افغان باشندوں کے دکانوں کو سیل کر دیا ہے، اور اس بابت شہر کے مضافات سمیت افغان پناہ گزین کیمپ تحصیل سرانان میں غیر قانونی

اورماڑہ میں شدید بارشوں سے پبلک کلب کی چھت گر گئی، عمارت ناکارہ قرار

کلب کی بحالی کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں، جنرل سیکرٹری محمد طارق انور کا مطالبہ

اورماڑہ (یو این اے) شدید بارشوں سے پبلک کلب کی چھت گر گئی، بحالی کا مطالبہ اور ماڑہ میں حالیہ شدید بارشوں نے پبلک کلب کی عمارت کو شدید نقصان پہنچایا ہے جس کے بعد یہ عمارت عوامی استعمال کے قابل نہیں رہی۔ کلب کے ہال کی چھت گرنے اور عمارت کا بڑا حصہ تباہ ہونے سے یہ جگہ مکمل طور پر ناکارہ ہو چکی ہے جو کسی بھی وقت مزید جانی ومالی نقصان کا (باقی صفحہ 5 نمبر 44)

جھل مگسی، سیلاب متاثرین کے لیے بی آر ایس پی کا بحالی پراجیکٹ اچانک بند، متاثرین سراپا احتجاج

پراجیکٹ کی بندش سے ان کے زخموں پر نمک چھڑک دیا گیا، فوری نوٹس اور فنڈز کی فراہمی کا مطالبہ، متاثرین

جھل مگسی (یو این اے) جھل مگسی میں سیلاب متاثرہ غریب خاندانوں کے لیے امید کی کرن بننے والا بی آر ایس پی (بلوچستان رورل سپورٹ پروگرام) کا بحالی منصوبہ اچانک روک دیا گیا، جس سے ہزاروں متاثرین شدید مایوسی اور مشکلات کا شکار ہو گئے ہیں۔ یہ منصوبہ اسلامی ریلیف کے اشتراک سے سیلاب زدگان کے گھروں کی دوبارہ تعمیر اور بنیادی سہولیات کی فراہمی (باقی صفحہ 5 نمبر 42)

بی سی آر اے نے بلوچستان میں این جی اوز کے ملازمین کی تفصیلات طلب کر لیں

دوہری ملازمت پر پابندی، خلاف ورزی پر رجسٹریشن منسوخی وسخت کارروائی کا عندیہ

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان چیریٹیز رجسٹریشن اینڈ ریگولیشن اتھارٹی (BCRA) نے صوبے میں کام کرنے والی تمام رجسٹرڈ غیر سرکاری تنظیموں (NGOs) اور غیر منافع بخش اداروں (NPOs) کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے تمام موجودہ ملازمین کی مکمل، تصدیق شدہ اور دستخط شدہ فہرست سات دن کے اندر اتھارٹی کو فراہم کریں۔ اس فیصلے کا مقصد (باقی صفحہ 5 نمبر 41)

کوئٹہ، سابق وفاقی وزیر سردار فتح محمد حسنی، میر محمد عارف محمد حسنی، میر قادر بخش محمد حسنی کی ہمشیرہ سابق صوبائی وزیر سردارزادہ میر عمیر جان محمد حسنی کی پھوپھی قبائلی شخصیت حاجی خان محمد حسنی کی اہلیہ کی وفات پر سابق وزیراعلیٰ ایم پی اے بلوچستان ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ، سردار اختر جان مینگل صوبائی وزراء سلیم کھوسہ، شعیب نوشیروانی، ظہور بلیدی، اصغر اچکزئی اور دیگر سیاسی وقبائلی شخصیات محمد حسنی ہاؤس میں تعزیت وفاتحہ خوانی کر رہے ہیں

قدرتی آفات سے نمٹنے کیلئے بھی نیشنل ایکشن پلان بنایا جائے، بیرسٹر گوہر

سیاست کو ایک طرف رکھ کر سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے ایک ہونا ضروری ہے مجھے لوگوں کی تنقید کی کوئی پرواہ نہیں

ایک مخصوص سیاسی جماعت پر سختیاں بند کی جائیں، 3 سال سے ہم سختیاں برداشت کر رہے ہیں، چیئرمین پی ٹی آئی

حافظ آباد (سی ایم لنکس) چیئرمین پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) بیرسٹر گوہر نے کہا ہے کہ مجھے لوگوں کی تنقید کی کوئی پرواہ نہیں۔ حافظ آباد میں سیلاب سے متاثرہ دیہات میں میڈیا سے گفتگو میں بیرسٹر گوہر نے کہا کہ سیاست کو ایک طرف رکھ کر سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے ایک ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ سیاست کا وقت نہیں، مصیبت کی گھڑی میں سیلاب متاثرین کی مدد اہم ہے، قدرتی آفات سے نمٹنے کیلئے بھی نیشنل ایکشن پلان بنایا جائے۔ بیرسٹر گوہر نے مزید کہا کہ حکومت کی جانب سے سیلاب متاثرین کی امدادی سرگرمیوں سے مطمئن نہیں، اپنے سیلاب متاثرہ بہن بھائیوں کی امداد کے لیے عوام کو نکلنا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک مخصوص سیاسی جماعت پر سختیاں بند کی جائیں، 3 سال سے ہم سختیاں (باقی صفحہ 5 نمبر 54)

سروائیکل کینسر ویکسینیشن کے متعلق عوام میں آگاہی کے لیے ریلی نکالی گئی

جیکب آباد (اے این این) سروائیکل کینسر ویکسینیشن کے متعلق عوام میں آگاہی کے لیے ریلی نکالی گئی۔ تفصیلات کے مطابق جیکب آباد (باقی صفحہ 5 نمبر 55)

آئی ایم ایف وفد 25 ستمبر سے 2 ہفتے کیلئے پاکستان کا دورہ کرے گا

پہلے مرحلے میں تکنیکی مذاکرات ہوں گے، دوسرے مرحلے میں پالیسی سطح کے مذاکرات کیے جائیں گے

اسلام آباد (جی این ایم) آئی ایم ایف کا وفد 25 ستمبر سے 2 ہفتے کیلئے پاکستان کا دورہ کرے گا، پہلے مرحلے میں تکنیکی مذاکرات ہوں گے، دوسرے مرحلے میں پالیسی سطح (باقی صفحہ 5 نمبر 56)

کاکڑ کالونی میں ترقیاتی منصوبوں کا آغاز، عوام کا حاجی ولی محمد نورزئی سے اظہار تشکر

کاکڑ کالونی میں برسوں کے مسائل حل ہونے لگے، حاجی ولی محمد نورزئی کی کاوشیں قابل تعریف ہیں، ڈاکٹر بسم اللہ کاکڑ

کوئٹہ (یو این اے کوئٹہ) کاکڑ کالونی کے مکینوں نے اپنے علاقے میں جاری ترقیاتی منصوبوں اور بنیادی سہولیات کی فراہمی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے حاجی ولی محمد نورزئی کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اس موقع پر ممتاز سماجی شخصیت ڈاکٹر بسم اللہ خان کاکڑ نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ طویل عرصے بعد پہلی مرتبہ علاقہ مکینوں کے دیرینہ مسائل حل ہونے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سڑکوں کی تعمیر، سیوریج سسٹم کی بہتری اور دیگر منصوبوں کی بدولت شہریوں کو حقیقی ریلیف ملے گا اور علاقے کی محرومیوں کا خاتمہ ہوگا۔ ڈاکٹر بسم اللہ خان کاکڑ نے کہا کہ عوامی مسائل کے حل کے لیے (باقی صفحہ 5 نمبر 48)

بلوچستان قبائلی تنازعات کے بارود کے ڈھیر پر ہے، میر عبدالرحیم جتک

تنازعات کے خاتمے کے بغیر ترقی وخوشحالی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا، رہنما بلوچستان نیشنل پارٹی

کوئٹہ (یو این اے) بلوچستان نیشنل پارٹی کے مرکزی رہنما اور معروف قبائلی شخصیت میر عبدالرحیم جتک نے کہا ہے کہ بلوچستان کی پسماندگی اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ کی سب سے بڑی وجہ قبائلی تنازعات ہیں، جنہوں نے نہ صرف عوام کو تقسیم کر رکھا ہے بلکہ تعلیم، معیشت اور ترقی کے عمل کو بھی شدید نقصان پہنچایا ہے۔ انہوں نے قبائلی جرگے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب تک ان تنازعات کو ختم نہیں کیا جاتا تا بلوچستان میں حقیقی خوشحالی اور امن قائم نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے (باقی صفحہ 5 نمبر 53)

خلیجی ممالک کو متحد ہو کر اسرائیل کو جواب دینا چاہیے، پیپلز پارٹی

وزیراعظم شہباز شریف کا قطر جانا اچھی اسٹریٹجی ہے نیتن یاہو اور حواریوں کو واضح کردوں کہ اگر پاکستان کی طرف آئے تو لگ پتا جائے گا

وزیراعظم کا قطر جانا اچھی اسٹریٹجی ہے، اس وقت اسلامی دنیا کو اتحاد کا پیغام دینا چاہیے، مرکزی رہنما، سینیٹر شیری رحمان

اسلام آباد (جی این ایم) مرکزی رہنما پیپلز پارٹی شیری رحمان نے کہا ہے کہ نیتن یاہو اور حواریوں کو واضح کردوں کہ اگر پاکستان کی طرف آئے تو لگ پتا جائے گا، خلیجی ممالک کو متحد ہو کر اسرائیل کو جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل نے غزہ میں خون کی ہولی شروع کر رکھی ہے۔ مغربی ایشیا میں اسرائیل نے ہر ملک پر حملے کیے ہیں۔ اسرائیل نے حملے کر کے جنگل کا قانون بنالیا ہے اور آگے بڑھتا جا رہا ہے، خلیجی ممالک متحد ہو کر اسرائیل کو جواب دیں گے تو زیادہ موثر عمل ہوگا۔ نیتن یاہو اور حواریوں کو واضح کردوں کہ وہ پاکستان کی طرف آنے کا سوچ بھی نہیں سکتے، نیتن یاہو اور حواری اگر پاکستان کی طرف آئے تو لگ پتا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کا قطر جانا اچھی اسٹریٹجی ہے، (باقی صفحہ 5 نمبر 50)

لینڈ سیٹلمنٹ میں بے ضابطگیوں کا انکشاف، نیشنل پارٹی وزمینداروں کا مشترکہ بیان

کوئٹہ (یو این اے) نیشنل پارٹی کے صوبائی کسان سیکرٹری غلام رسول شاہوانی نے زمینداروں کے ہمراہ مشترکہ بیان میں (باقی صفحہ 5 نمبر 52)

اے جی آفس بلوچستان کرپشن کا گڑھ بن چکا ہے، جے یو آئی ضلع کوئٹہ

جدید نظام کے باوجود ملازمین کو ذلیل وخوار کیا جا رہا ہے، صوبائی حکومت نوٹس لے ورنہ احتجاج کریں گے، حافظ حسین احمد

کوئٹہ (یو این اے) جمعیت علماء اسلام ضلع کوئٹہ کے امیر شیخ الحدیث مولانا حافظ حسین احمد شرودی، حاجی عبدالصادق نورزئی، مولانا شاہ محمد، حاجی سید عبدالواحد آغا، مولانا محمد ساسولی، (باقی صفحہ 5 نمبر 51)

چیف ایڈیٹر وپبلشر سید فاروق شاہ نے روزنامہ عسکر انٹرنیشنل کوئٹہ کو انڈیپینڈنٹ پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر دفتر روزنامہ عسکر انٹرنیشنل آفس نمبر 315 یونیورسل کمپلیکس 3ed فلور سے شائع کیا۔ فون نمبر: 0812837048 - 03318383955